بارش
جمیلہ نواب
Pdf available at
www.novelsclubb.com
FB/INSTA:
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

بارش

از

جمیلہ نواب

www.novelsclubb.com

**********_

(یہ ایک فرضی کہانی ہے)

"سعد بیٹا اٹھو اٹھ کر تار پر سے کپڑے اکھٹے کر لاؤ۔۔۔بادل گرج رہے ہیں ۔۔۔بارش بھی آتی ہی ہو گی۔۔۔چل میرا پُتر نہیں اٹھ سکتی میں گرم رضائی سے اب رات کے اس وقت میں۔۔۔"

سعد گہری نیند میں تھا شاید کوئی جواب نہیں آیا تھا سفورا کو۔۔۔

اس کی نظر جیسے ہی گھڑی پر پڑی وہ فوراً اٹھ کر بیٹھی تھی۔۔۔اس نے سعد کو جھنجھوڑ کر نیند سے اٹھایا تھا جو اس کے پاس والی چارپائی پر سو رہا تھا وہ سیدھا اٹھ کر بیٹھ گیا تھا وہ پانچ منٹ تک ایک ہی سمت میں مسلسل دیکھ رہا تھا

"امی۔۔۔۔۔کتنی بار کہا ہے مت اٹھایا کریں مجھے اس طرح سے اتنی مشکل سے مناہل میرے پاس آئی تھی۔۔۔جب بھی وہ میرے پاس آکر کچھ کہنے لگتی ہے آپ مجھے اٹھا دیتی ہیں۔۔۔۔۔میں پاگل ہو جاؤں گا ان سوالوں کے جواب خود سے سوچ سوچ کر۔۔۔۔۔"

"اور کفن کیوں پہن رکھا ہے آپ نے آج پھر؟؟؟؟"

"بس مجھے یہی پہن کر سونا پسند ہے۔۔۔"

بجلی زور سے کڑکی تھی جہاں کھلے صحن میں سیاہ برقعے میں کوئی اندر دیکھتا ہوا کھڑا نظر آیا تھا سفورا نے جلدی سے خود کو رضائی کے اندر لپیٹ کر اپنا چہرہ اندر کیا تھا

بارش شروع ہو چکی تھی وہ لال اینٹوں سے بنا ہوا صحن بارش کی بوندوں سے لال ہونے لگا تھا اور ہوا اتنی تیز کے صحن میں لگا برگد کا درخت جھک کر زمین سے لگتا نظر آتا۔۔۔

سعد نے جلدی سے صحن میں تار سے گر کر یہاں وہاں بکھرے کپڑوں کو اکھٹا کیا تھا وہ خود بھی بھیگ چکا تھا۔۔۔

"میرے پاس آجاؤ۔۔۔۔۔"

سعد کے کان میں ایک نسوانی آواز سنائی دی تھی۔۔۔۔ جس پر وہ ساکن سا کھڑا اس یخ بستہ موسم میں بھیگتا چلا گیا۔۔۔۔

_**********،*****

وہ ایک سرکنڈوں اور چھوٹی چھوٹی باریک لکڑیوں سے بنی ہوئی جھونپڑی تھی جس میں آٹھ سے دس لوگ آرام سے آسکتے تھے جس میں نیچے پھٹا پرانا سا بستر بچھایا گیا تھا کچھ کھانے کے برتن اور ضرورت کا کچھ سامان ایک طرف پڑا تھا

جھونپڑی میں اس طوفانی رات میں بھی کوئی نہیں تھا گھر کے مکین اس میں موجود نہیں تھے رات کے دو بجے کا وقت تھا۔۔۔

اب وہ باپ بیٹی اس کے اندر داخل ہوئے تھے جو بہت خوش لگ رہے تھے

وہ بوسیدہ اور بدبودار کپڑے پہنے ہوئے تھے دونوں کی صفائی اپنی بدترین حالت میں تھی جگہ جگہ سے پھٹے ہوئے کپڑے کیچڑ لگنے کی وجہ سے مزید بوسیدہ لگ رہے تھے

لڑکی کے بال گہرے بھورے تھے جو گندگی اور بارش میں بھیگ کر اور بھی برے لگ رہے تھے اس کے بال اس کے سینے پر دونوں طرف پھیلے ہوئے تھے اس کا لباس کسی بھی قسم کے دوپٹے سے عاری تھا

"اباں آج تو بہت مزہ آیا۔۔۔۔بس ٹھنڈ زیادہ تھی آج۔۔۔۔اور کھانا بھی بہت سرد۔۔۔۔۔"

"دانت بج رہے تھے میرے کھاتے ہوئے۔۔۔"

"وہ تازہ مال تھا جھلی۔۔۔۔تازہ مال۔۔۔۔۔۔مزہ تو آنا ہی تھا۔۔۔۔۔اور حرارت کیسے آتی اس میں؟؟؟؟فرق تو ہوتا ہے نا زندگی اور موت میں؟؟؟"

"موت تو سرد ہی ہوا کرتی ہے نا جھلی۔۔۔۔"

"اباں چل اب سوتے ہیں۔۔۔۔"

وہ نیم غنودگی میں بولتی ہوئی لیٹ گئی تھی

باپ نے جھونپڑی سے نکل کر دیکھا تھا جہاں ایک گاڑی آکر رکی تھی ایک بندہ بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا تھا

"تم ہو یہاں کے گورکن؟؟؟؟"

بہادر شاہ نے اپنا سر اثبات میں ہلایا تھا وہ ایک ہاتھ سے اپنے پیلے دانتوں میں سے تیلی مار کر پھنسا ہوا گوشت نکال رہا تھا

www.novelsclubb.com

"میت کس کی ہے؟؟؟؟"

"میرے بھائی کی۔۔۔۔اس کو جلدی دفنانا ہے سرد خانے سے لا رہے ہیں میت ایک مہینہ پہلے کی ہے۔۔۔۔"

"لاوارث پڑی تھی کیا؟؟؟"

بہادر شاہ کے اس سوال پر وہ شخص شرمندہ سا ہوا تھا

"نہیں۔۔۔۔وہ دراصل اس کو اغوا کر کے مار دیا گیا تھا۔۔۔۔۔شکل شناخت کے قابل نہیں تھی تو۔۔۔۔پولیس نے سرد خانے میں لاش بھجوادی۔۔۔۔"

"اب میری ماں نے پہچانا ہے میرے بھائی کو۔۔۔۔تو فوراد فنانے آئے ہیں ۔۔۔قبر کھودو۔۔۔"

وہ شخص کسی طرح سے بھی غم زدہ نہیں لگ رہا تھا ایسا لگ رہا تھا بس اپنا فرض پورا کرنا چاہتا ہے۔۔۔وہ مزید کسی سوال سے بچنے کی خاطر فوراواپس ایمبولینس میں بیٹھ گیا تھا

www.novelsclubb.com

بہادر شاہ نے اندر سے قبر کھودنے کا سامان لیا تھا اور ایمبولینس میں جا کر تابوت میں پڑی لاش کے قد کا اندازہ لگایا تھا۔۔۔ڈرائیور اور اس شخص کے علاوہ اس میت کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا میت نیلی ہو رہی تھی

بارش زوروں پر تھی قبرستان میں اس وقت عجیب سا خوف پھیلا ہوا تھا۔۔۔

بہادر شاہ لنگڑاتا ہوا چلتا ہوا بنا کسی چھتری کے قبرستان کے وسط میں گیا تھا اب وہ قبر کھود رہا تھا۔۔۔

وہ جو گھڑا بنا رہا تھا وہ تیز بارش سے فورا بھر گیا تھا وہ اس بات پر تنگ ہونے کی بجائے قہقہ لگا رہا تھا۔۔۔

وہ قبر کھود چکا تھا وہ پراسرار مسکراہٹ لئے اب اس طوفانی رات میں ایمبولینس کے فرنٹ لائٹ کے سامنے کھڑا ہو کر میت لانے کا اشارہ کر رہا تھا

"گورکن تم بھی آجاؤ میت بہت بھاری ہے اور قبر بہت دور یہ ہم دو لوگوں کے بس

کا کام نہیں ہے۔۔۔"

اس بات پر بہادر شاہ لنگڑاتا ہوا ادھر آیا تھا ان تین لوگوں نے مل کر اس میت کو اس پانی سے بھری ہوئی قبر میں ڈالا تھا اب وہ تیزی سے مٹی ڈال رہے تھے۔۔۔

ایک دم بجلی زور سے کڑکی تھی جس پر وہ ڈرائیور اور وہ آدمی خوفزدہ ہوئے تھے ۔۔۔

قبرستان میں آنا آسان تھا مگر اب قدم مَن مَن کے محسوس ہو رہے تھے۔۔۔

وہ دونوں بڑی مشکل قدم اٹھا رہے تھے ایسے جیسے زمین پر کوئی ایسی مقناطیسیت تھی جو قدم پکڑ رہی تھی۔۔۔۔

"ارے صاحب۔۔۔۔میرا گھر ادھر ہی ہے بہت جگہ ہے ادھر رات میرے پاس ہی گزار لو۔۔۔"

www.novelsclubb.com

بہادر شاہ ایک دم سے ان کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا بجلی ایک بار پھر تیزی سر کڑکی تھی۔۔۔

ان دونوں نے تیز بارش میں اس خوفناک قبرستان میں چاروں طرف دیکھا تھا۔۔

**********_

دن چڑھ چکا تھا رات کی طوفانی بارش کی وجہ سے جگہ جگہ پانی کے جوہڑ بن گئے تھے کافی قبریں اندر دھنس گئی تھیں ابھی بھی سورج کا نام و نشان نہیں تھا ایسا لگ رہا تھا شام کا منظر ہے ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی جس میں ننھی بوندیں بھی شامل تھیں

"منی؟؟؟؟"

چل اٹھ جا کھانا کھا لے۔۔۔۔جلدی کر لے کوئی آ جائے گا جتنا کھا سکتی ہے کھا باقی دفنا دیتے ہیں"

بہادر شاہ رات والے دونوں آدمیوں کے سینے پر جھک کر ان کی دل کی دھڑکن چیک کرتے ہوئے پاس سوئی منی کو اٹھا رہا تھا وہ سر کھجاتی ہوئی اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔

"اباں۔۔۔سیدھا سیدھا چیک کرا اگر جسم برف جیسا سرد ہے تو ہاتھ سے کھانا شروع کر دے۔۔۔۔یہ کالی پینٹ والے کو۔۔۔یہ جو پرانے کوٹ میں ہے اسے راستے پر پھینک دے۔۔۔۔اس کو نہیں کھانا ہم نے یہ ہمارے مطلب کا نہیں ۔۔۔۔"

"منی رات سر میں ڈنڈے مار مار کر سلا دیا تھا دونوں کو۔۔۔۔اب سوچ رہا ہوں ۔۔۔۔جانے دیتا تو اچھا تھا۔۔۔۔"

"وہ کیوں اباں؟؟؟"

منی پاس آ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"گوشت مزے کا نہیں لگ رہا دونوں کا ڈرائیور کے جسم کا سگرٹ کا ذائقہ ہو گا اور اس امیر کے گوشت میں نِری بغاوت اور حسد کی آمیزش ہو گی۔۔۔۔اگلا شرابی بھی تھا۔۔۔۔"

"اباں اس شرابی کا دل نکال کر دے مجھے۔۔۔یہ کم عمر لگ رہا ہے۔۔۔فلسفہ نہ جھاڑ اباں"

"اچھا چل پہلے اس ڈرائیور کو گاڑی میں چھوڑ آتے ہیں۔۔۔۔رات کا سوچ کر یہ یہی سمجھے گا کوئی خواب دیکھا ہے۔۔۔۔۔پھر اس امیر زادے کا دل اور جگر میں اپنی بیٹی کو دیتا ہوں۔۔۔"

"ٹھیک ہے اباں۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

منی خوش ہوئی تھی وہ دونوں ڈرائیور کو اٹھا کر اس کی ایمبولینس میں چھوڑ آئے تھے اب وہ جلدی سے واپس آئے تھے جہاں وہ شخص ہوش کی دنیا میں واپس آ چکا تھا مگر سر میں چوٹ کی وجہ سے وہ سر کو پکڑ کر بیٹھا ہوا تھا خون ابھی بھی اس کے سر سے

بہہ رہا تھا کپڑے گیلے ہونے کی وجہ سے وہ سارے کپڑوں میں پھیل چکا تھا ۔۔۔۔وہ صورت حال سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا اسی لمحے وہ دونوں باپ بیٹی وہاں پہنچے تھے۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ کوئی مزاحمت کرتا منی اس کی گردن پر جھپٹ گئی تھی جبکہ باپ نے اس کے سر پر ڈنڈوں کی بارش کر دی تھی۔۔۔

"تھو۔۔۔۔اباں ذرا بھی مزے کا نہیں اس کا خون۔۔۔۔۔اتنا نشہ کرتا رہا ہے کہ خون کی مٹھاس ہی غائب ہے۔۔۔چل دفنا کر آتے ہیں۔۔۔۔اپنے بھائی کے پاس پہنچ گیا یہ تو۔۔۔۔"

منی بدمزہ سی اس کے مردہ وجود کو پیچھے جھٹک کے بولی تھی

"جھلی اس کا دل تجھے نکال کر دیتا ہوں وہ تو کھالے"

بہادر شاہ نے کسی بھیڑیے کی طرح اسے چیر پھاڑ کر اس کا دل نکالا تھا اب منی اسے سیخ پر لگا کر بھون رہی تھی

بہادر شاہ اس کا باقی ماندہ وجود اکھٹا کر رہا تھا وہ جھونپڑی میں موجود ایک چھوٹے سے بکسے سے کفن نکال کر اس میں اب اسے لپیٹ رہا تھا

"اباں دل مزے کا ہے لگتا ہے بہت ہی گناہ گار تھا دل کی ہر فرمائش پوری کی تھی دل کو خوش رکھتا تھا"

وہ آنکھیں بند کیئے مزہ لیتے ہوئے بولی تھی

"ہاہاہاہا۔۔۔۔ چل اسے دفنا کر آتے ہیں تاکہ فرشتے اس کی کاروائی شروع کریں ۔۔۔۔ جہنمی سالا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"اباں کفن کیوں ضائع کیااس پر؟؟؟یہ کفن کا حقدار تو نہیں لگتا اپنا سگا بھائی اغوا کر کے مروادیااس نے اور پھر بنا جنازے کے کسی جانور کی طرح دفنادیا رات کے اندھیرے میں کسی گناہ کی طرح۔۔۔۔"

"منی کفن کا حق ہم نہیں چھین سکتے کسی سے۔۔۔۔ہم نے بس اپنا کام کرنا تھا کر لیا ۔۔۔چل ٹھکانے لگا کر آتے ہیں۔۔۔۔۔وہ ہی مٹی جسے یہ مہذب انسان بھول گیا تھا

ھاھاھاھاھا۔۔۔۔۔

وہ بھول گیا تھا وہ یہ دولت اگر اپنے بھائی سے چھین سکتا تھا تو اپنی قسمت میں لکھنے کا اختیار تھوڑی ہے اس کے پاس۔۔۔جیسی کرنی ویسی بھرنی"

بہادر شاہ نے خوفناک قہقہ لگایا تھا

وہ دونوں اسے اس کی بھائی کی قبر میں موجود تابوت میں اسے اس کے اوپر لٹا کر دفنا رہے تھے جب دور سے ایک جنازہ آتا نظر آیا تھا دونوں نے تیزی سے اپنا کام نپٹا کر اپنی جھونپڑی کا رخ کیا تھا

منی نے جھونپڑی کی حالت درست کی تھی جبکہ بہادر شاہ دروازے میں آنے والے جنازے کا منتظر تھا دو آدمی اس کے پاس آئے تھے

"یہاں کے گورکن تم ہو؟؟؟؟"

بہادر شاہ کا قہقہ بلند ہوا تھا۔۔۔

**********_

"امی؟؟؟"

"یہ سامان سنبھال لیں اور کھانا دے دیں مجھے بہت بھوک لگی ہے"

سعد دروازہ بند کر کے اندر آیا تھا جبکہ سفورا کمرے میں خاموش بیٹھی تھی

www.novelsclubb.com

"امی؟؟؟"

وہ اپنے گرد راکھ کا دائرہ سا بنا کر سر نیچے کیئے بیٹھی ہوئی تھی اس نے لال آنکھوں سے سعد کی طرف دیکھا تھا اور اپنی انگلی ہونٹوں پر رکھ کر چپ رہنے کا اشارہ کیا تھا سعد نے ناگواری سے دیکھ کر خود ہی کچن سے کھانا لے کر کھانے لگا تھا

وہ کھانا کھا کر واپس کمرے میں آیا تھا جہاں سفورا اب جھاڑو سے راکھ صاف کر رہی تھی اوپر سے شام کی اذان ہونے کو تھی

"امی۔۔۔۔آپ نے پھر شروع کر دیا یہ سب؟"

"قاری صاحب نے منع کیا تھا نا اس سب سے؟؟؟؟"

سفورا بنا کوئی جواب دیئے اپنا کام مکمل کر کے سعد کے ساتھ آ کر بیٹھی تھی

www.novelsclubb.com

"سعد کتنی بار کہا ہے جب میں یہ سب کر رہی ہوتی ہوں تو مجھ سے کوئی بات مت کیا کرو۔۔۔۔ذرا سا دھیان ہٹا اور سارے موکل غائب۔۔۔۔آج بھی کوئی خبر نہیں دی۔۔۔۔"

"کیسی خبر امی؟؟؟آخر کیا چل رہا ہے یہ سب؟؟؟"جب مناہل زندہ تھی تب آپ کہتی تھی اس کے علاج کے لئے یہ سب کر رہی ہوں وہ تو پھر بھی چلتی پھرتی چلی گئی میری زندگی سے پھر اب یہ سب کس لئے؟؟؟"

"وہ خاص قوتیں ہیں سعد انسان نہیں ہیں جو کام پورا ہو جانے پر رقم دی اور جان چھڑوالی۔۔۔۔وہ چیزیں اتنی جلدی پیچھا نہیں چھوڑتیں ان کی بات سننی پڑتی ہے خبر رکھنی پڑتی ہے اگر ایسا نہ کیا جائے تو وہ آپ کے خلاف ہو کر کسی اور کی وفاداری میں آپ کو نقصان پہنچا سکتی ہیں۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"امی ہمیشہ آپ شام کی اذان کے وقت اور رات کے بارہ بجے ہی یہ سب کیوں لے کر بیٹھ جاتی ہیں ان اوقات میں ویسے ہی دل تنگ ہوتا ہے بندے کا اور آپ یہ سب کر کے اور پریشان کر دیتی ہیں مجھے۔۔۔"

سعد برسوں کا بیمار لگ رہا تھا جب سے اس کی بیوی مناہل اس دنیا سے اچانک گئی تھی وہ تب سے سو نہیں پایا تھا وہ بے چین تھا۔۔۔وہ مضطرب سا بس اپنے حصے کی سانسیں پوری کر رہا تھا۔۔۔

وہ زرد چہرہ لئے اپنا بستر ٹھیک کر کے منہ پر ہاتھ رکھے اداس سا لیٹ گیا تھا دن بہ دن اس کی صحت گر رہی تھی جس نے سفورا کو سخت پریشان کر رکھا تھا

اب سفورا بڑی سی موٹے موٹے بڑے دانوں والی تسبیح لئے کچھ پڑھ رہی تھی وہ ہر بار سر کل پورا ہو جانے پر سعد کو پھونک مار دیتی۔۔۔سعد نے ایک نظر ماں کو یہ عمل کرتے دیکھا۔۔۔

ایک آنسو اس کی آنکھوں سے نکل کر گال پر آیا تھا آج اسے مناہل شدت سے یاد آ رہی تھی۔۔۔وہ ماضی میں کھو گیا تھا

"مناہل؟؟؟؟میری مناہل؟؟؟؟"

"کدھر ہو تم؟؟؟سموسے لایا ہوں ساتھ پودینے کی چٹنی بھی ہے بس بارش آنے والی ہے پھر بارش میں بھیگ بھیگ کر کھائیں گے۔۔۔"

سعد نے حسب عادت بنا مناہل کو دیکھے کچن میں سامان رکھتے ہوئے اپنا پورا پروگرام بتایا تھا

سفورا خاموش کھڑی اپنے اکلوتے بیٹے کی اپنی کل کی آئی بیوی کے لئے دیوانگی دیکھ رہی تھی

www.novelsclubb.com

"امی؟؟؟کدھر ہے آپ کے سعد کی جان؟؟؟"رات کے 8 بج رہے ہیں اوپر سے موسم بھی خراب ہے"

"ماں کو پکڑا دیتا یہ سب سعد، ضروری ہے کہ ہر چیز اس کے ہاتھ میں ہی تھمائی جائے۔۔۔ایک مہنے تک تو امی امی کرتا نہیں تھکتا تھا اور اب ماں سامنے کھڑی بھی نظر نہیں آرہی؟؟؟"

سعد نے شاپر رکھ کر ماں کے گرد بازو حائل کر کے ان کو پیار سے چارپائی پر بیٹھا کر خود ان کے قدموں میں دونوں ہاتھ پکڑ کر بیٹھ گیا تھا

"امی آپ میری جنت ہیں اور جنت کا کسی کے ساتھ کیا جوڑ؟؟؟اپ میرے دل کی ٹھنڈک ہیں آپ بہت معتبر ہیں میرے لئے آپ ایسی چھوٹی بات کر کے مجھے گناہ گار مت کیا کریں پلیز امی۔۔۔۔وہ وہ ہی لڑکی ہے جیسے میں نے نکاح والے دن ہی دیکھا تھا بس وہ مکمل طور پر فقط آپ کی پسند تھی پھر اگر میں آپ کی پسند کو محبت کرنے لگا ہوں تو اس میں غلط تو کچھ نہیں نا میری پیاری امی۔۔۔۔۔میں بہت خوش ہوں بہت زیادہ۔۔۔۔ایسا لگتا ہے میں اب جینے لگا ہوں۔۔۔اور یہ سب آپ کی

www.novelsclubb.com

وجہ سے ہے سراسر آپ کی وجہ سے۔۔۔تو کیا اپ مجھے خوش دیکھ کر خوش نہیں ؟؟؟"

سفورا کسی گہری سوچ میں تھی اس نے محض مسکرا کر سر ہلایا تھا

"میری پیاری امی"

سعد نے ماں کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا دھول اڑاتا ہوا کا طوفان آچکا تھا صحن میں موجود برگد کا درخت جھومنے لگا تھا

سعد تیزی سے سیڑھیاں چڑھ کر چھت پر گیا تھا جہاں مناہل گم سم سی آسمان کی طرف دیکھ رہی تھی اس کا دوپٹہ ہوا میں اڑ کر کسی اور کی چھت پر جانے والا تھا جب سعد نے اسے پکڑ کر مناہل کے گرد لپیٹا تھا وہ سعد کو دیکھ کر مسکرائی تھی۔۔۔

"ارے آگئے آپ ؟؟؟"

"جی۔۔۔سموسے لایا ہوں"

"واو۔۔۔۔۔۔ چلیں نیچے چلتے ہیں۔۔۔ بارش تیز ہو جائے بس پھر کھاتے ہیں ۔۔۔۔"

وہ کسی بچے کی طرح خوشی سے اچھل کر بولی تھی

بارش کی ننھی بوندیں دھیرے دھیرے تیز ہونے لگی تھیں وہ دونوں نیم گیلی حالت میں ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے نیچے اترے تھے جہاں سفورا ہاتھ میں تسبیح تیزی سے گھوماتی ان کی طرف سپاٹ چہرہ لئے دیکھ رہی تھی

سعد اور مناہل ایک دوسرے میں اتنے مگن تھے کہ ان کو سفورا کی کوئی خبر نہیں تھی ایک دم بجلی زور سے کڑکی تھی جس نے رات کو دن میں بدلہ تھا پورا صحن اور برگد کا درخت پتا پتا روشن ہوا تھا ساتھ ہی بارش نے بھی زور پکڑ لیا تھا جس کے ساتھ ہی علاقے کی بجلی بھی غائب ہوئی تھی

مناہل بھاگ کر کچن میں آئی تھی وہ دو سموسوں کو چٹنی میں ڈبو کر ہاتھ میں اٹھائے بمسکراتی ہوئی سعد کے پاس آئی تھی جو مکمل طور پر بھیگ چکا تھا

"منہ کھولیں سعد"

وہ پیار سے اسے ایک بائٹ دے کے پھر خود لے کر خوشی سے اچھلی تھی دونوں بہت خوش تھے وہ آسمان کی طرف دیکھ کر یک زبان چلا چلا کر بول رہے تھے

"اللہ اور تیز۔۔،۔۔اور تیز کر دیں بارش۔۔۔۔اللہ آج ساری رات بارش ختم نا ہو ۔۔۔۔۔"

وہ دیوانہ وار اس برگد کے درخت کے گرد چکر کاٹ کر ایک دوسرے کے آگے پیچھے بھاگ رہے تھے ان کی خوشی کے قہقے اس تیز بارش میں بھی آواز پیدا کر رہے تھے۔۔۔

بجلی ایک بار پھر زور سے کڑکی تھی مناہل کے گرد کالے برقعے والی بہت سی عورتیں نظر آئی تھیں جیسے دیکھ کر سفورا کے چہرے پر مسکراہٹ ایک دم گہری ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

منی کی آنکھ بھوک سے کھل گئی تھی وہ باپ کو سوتا دیکھ کر اکیلی ہی قبرستان کی طرف نکل گئی تھی ہلکی ہلکی بارش اب بھی ہو رہی تھی وہ مختلف قبروں پر ہاتھ سے ان کی مٹی کو چھو کر ان کی عمر کا اندازہ لگا رہی تھی کیوں کہ روز روز کی بارش سے ساری قبریں ایک جیسی ہی لگتی تھیں نئی پرانی سب کی سب خستہ حالت میں ہو جاتی تھیں۔۔۔

وہ سر کھجاتی رات کے اس پہر کیچڑ زدہ زمین پر ایسے چل رہی تھی گویا کسی پارک میں ہو بنا کسی ڈر اور خوف کے۔۔۔

بجلی کی کڑک سے پورا قبرستان روشن ہوا تھا منی کی نظر ایک قبر پر پڑی تھی جو بارش کی وجہ سے اندر گر گئی تھی اس کے اندر موجود سفید گارے زدہ کفن بجلی کی چمک میں صاف نظر آیا تھا مگر بات یہ نہیں تھی جس نے منی کو وہاں رکنے پر مجبور کیا تھا

۔۔۔

"اس کفن سے باہر حرکت کرتا ہاتھ اس کی توجہ کا مرکز بنا تھا وہ نسوانی ہاتھ تھا جو خود پر مٹی ہٹانے کی جدوجہد میں تھا وہ جو بھی تھی وہ چیخ بھی رہی تھی۔۔۔

"مجھے سانس نہیں آرہی۔۔۔مجھے باہر نکالو۔۔۔کوئی ہے؟؟؟میری مدد کرو ۔۔۔خدا کے لئے۔۔میں زندہ ہوں۔۔۔۔میں زندہ ہوں۔۔۔۔مجھے بچالو کوئی۔۔۔میری آنکھیں گیلی مٹی سے بھری ہوئی ہیں۔۔۔میری سانس ۔۔۔۔۔میرا دم گھٹ رہا ہے"

منی کے کانوں میں اس کی آواز صاف سنائی دی تھی

منی کی بھوک کا انتظام ہو چکا تھا وہ قہقہ لگا کر اس قبر کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔

بارش آہستہ آہستہ تیز ہو رہی تھی۔۔۔

****

www.novelsclubb.com

منی نے اس لڑکی کو کھینچ کر قبر سے باہر نکلنے میں اس کی مدد کی تھی وہ گارے میں لت پت تھی بارش تیز ہو چکی تھی وہ لڑکی زمین پر اپنی آنکھیں سختی سے بھینچے آڑھی ترچھی لیٹ گئی تھی۔۔۔

تیز بارش کی بوندیں اس کو گویا دھو رہی تھیں اس کا چہرہ مٹی سے پاک ہو چکا تھا اس نے آنکھیں کھول کر اپنے محسن کو دیکھنا چاہا تھا مگر وہاں وہ قبرستان کے وسط میں رات کے اس پہر تنہا تھی

وہ اٹھنے کی جدوجہد کرنے لگی مگر جسم میں کمزوری اتنی تھی کہ اس نے اس کا وزن اٹھانے سے معزرت کر دی تھی

وہ رینگی رینگتی اس طوفانی بارش میں کچھ قبریں عبور کر کے آگے آئی تھی۔۔۔

بجلی بار بار چمک رہی تھی جس سے پورا قبرستان خوفناک حد تک روشن ہو جاتا۔۔۔

اس طوفانی بارش میں وہ کفن میں لپیٹا وجود جو کسی بچے کی طرح کرولنگ کر رہا تھا جو شروع کے مہینوں میں ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا سیکھتا ہے۔۔۔۔۔

وہ کھڑی ہو کر اپنی جگہ کا تعین کرنا چاہتی تھی وہ اپنی پوری طاقت جمع کر کے ایک قبر کا نسبتا بلند تختہ پکڑ کر کھڑی ہونے میں کامیاب ہوئی تھی اس نے دوسرے ہاتھ سے خود پے لپیٹے کفن کو پکڑ رکھا تھا دور کہیں سے فجر کی اذان کی آواز سنائی دی تھی جیسے سنتے ہی وہ خوشی سے رونے لگی تھی۔۔۔

اللہ ّ ہو اکبر۔۔۔۔۔اللہ ّ ہو اکبر۔۔۔۔

اس نے موذن کی پکار پر جواب دیا تھا۔۔۔۔وہ اپنے کانوں کو زور زور سے تھپڑ مار کر اس آواز کا یقین کر رہی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"یا اللہ ّ۔۔سنا تھا اذان مرنے کے بعد سنائی نہیں دیتی۔۔۔۔لوگ مر جانے کے بعد ترستے ہیں اس ایک اذان کی پکار سننے کے لئے۔۔۔۔نماز پڑھنے کے لئے ۔۔۔۔تو نے مجھے وہ آخری موقع دے دیا؟؟؟؟مجھے۔۔۔۔اذان۔۔۔۔میں

سن سکتی ہوں۔۔۔میں۔۔۔میں نماز پڑھ سکتی ہوں۔۔۔۔اللہّ

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں زندہ ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"میں زندہ ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں نماز پڑھ سکتی ہوں۔۔۔۔۔۔"

وہ چیختے ہوئے بلند آواز سے آسمان کی طرف دیکھ کر درد سے رونے لگی تھی تیز بارش سے اس کی آنکھیں درد کرنے لگی تھیں پانی کے قطرے کنکر کی طرح آنکھوں میں چبھ رہے تھے۔۔۔

"میں زندہ ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔میں نے اذان سن لی۔۔۔۔۔"

"میں۔۔۔۔۔میں اب کوئی بھی نماز قضا نہیں کروں گی۔۔۔۔۔"

وہ اب بیٹھ گئی تھی وہ دونوں ہاتھ ملا کر بارش کا پانی اکھٹا کرتی اور وضو کا کوئی فرض پورا کرتی تھوڑی ہی دیر میں وہ وضو مکمل کر چکی تھی اب وہ تیز طوفانی بارش میں نماز پڑھ رہی تھی اس کا جسم ٹھنڈ سے بری طرح ٹھٹھر رہا تھا اس نے بجتے دانتوں

کے ساتھ نماز مکمل کی تھی وہ ایسے خوش ہو رہی تھی جیسے کوئی بہت بڑا خزانہ ہاتھ لگ گیا ہو۔۔۔اس کے چہرے پر اس حالت میں بھی بلا کا سکون تھا وہ بار بار سجدہ کرتی اور آسمان کی طرف آتی تیز بوندوں کو فراموش کئے آسمان کی طرف سر اٹھا کر اللہ ؐ کو اپنی طرف سے تشکر سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔وہ یہ عمل بار بار دوہراتی اور مسکرا کر آسمان کی طرف دیکھتی۔۔۔اس کی آنکھیں مزید لال ہو چکی تھیں مگر وہ اپنے رب میں اتنا کھو چکی تھی کہ اسے اس بات کی گویا کوئی خبر ہی نہیں تھی، پرواہ تو دور کی بات ہے۔۔۔

اس کا جسم مزید یہ ٹھنڈ برداشت کرنے سے قاصر تھا وہ اب کی بار سجدے میں جا کر واپس نہیں اٹھی تھی وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

جب اس کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو گرم بستر میں پایا یہ ایک کچا کمرہ تھا جہاں پاس ہی کوئلے سلگا کر کمرے میں ٹھنڈ سے بچنے کا بندوبست کیا گیا تھا۔۔۔کمرے میں ایک چارپائی اور بھی موجود تھی جسے دیکھ کر لگ رہا تھا کوئی یہاں رضائی میں لیٹا رہا

ہے۔۔۔کمرے میں جگہ جگہ مادھوری کی مختلف مشہور تصاویر لگی ہوئی تھیں جس میں وہ رقص کے خوبصورت انداز اپنائے مسکرا رہی تھی۔۔۔

اس نے خود کو دیکھا تو وہ ایک پرانا مگر صاف ستھرا جوڑا پہنے ہوئے تھی بارش اب بھی ہو رہی تھی مگر اب رفتار کم ہو چکی تھی۔۔۔

فضا میں چز کے آواز کے ساتھ پکوڑوں کی اشتعال انگیز خوشبو آنے لگی تھی۔۔۔

وہ اٹھنا چاہتی تھی مگر نقاہت سے سر چکرا رہا تھا کمزوری ایسی کہ بولنا بھی کوئی بہت بڑا کام لگ رہا تھا۔۔۔

وہ بے بس سی رضائی اوڑھ کر واپس آنکھیں موندے لیٹ گئی تھی جب اس کو کسی کا ہاتھ اپنے ماتھے پر محسوس ہوا تھا اس نے ڈر کر فوراً آنکھیں کھول دی تھیں

"نا میرا بچہ۔۔۔۔۔۔ڈرنا نہیں ہے۔۔۔۔۔۔جہاں تم ہو یہاں تمہیں کسی کا ڈر نہیں ہونا چاہیے۔۔۔۔"

وہ اس کو پیار سے کسی چھوٹے بچے کی طرح پچکار کر پر سکون کر رہی تھی۔۔۔

"چلو اٹھو گرم گرم پکوڑے کھاتے ہیں ساتھ گرم نان اور پودینے کی چٹنی بھی بنائی ہے۔۔۔ چلو اٹھو ہاتھ دھولو۔۔۔"

اس بات پر اس لڑکی کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے

"میں اٹھ نہیں سکتی۔۔۔ جسم میں جان نہیں۔۔۔۔۔ہے۔۔۔"

وہ بہت درد سے بہت آہستہ آہستہ بولی تھی

"تو کوئی بات نہیں۔۔۔۔ میں ہاتھ دھو دیتی ہوں۔۔۔ اپنی بنو کو۔۔۔ ابھی لاتی ہوں پانی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ فورا ایک لوٹے میں پانی لائی تھی

اسے سہارا دے کر بیٹھایا تھا اور اب ہاتھ دھونے لگی تھی وہ اس لڑکی کے۔۔۔۔

"چلو۔۔۔اب تم لیٹ نائٹ میں کھانا لاتی ہوں۔۔۔۔ مجھ بدنصیب کو آج کافی دنوں بعد کسی کا ساتھ ملا ہے۔۔۔"

وہ دونوں ہاتھوں سے تالی مار کر خوشی سے بولی تھی اس نے ایک پرانا سا خستہ حال ٹیبل لا کر اس کے آگے رکھ کر اپنے گلے میں رسی کی طرح جھولتے دوپٹے سے اس کو صاف کیا تھا۔۔

پھر وہ ایک ادا سے ایک ٹوٹی سے پلیٹ میں اخبار میں پکوڑے رکھ کر لائی تھی وہ چاہتی تو سب دو چکر میں لا سکتی تھی مگر وہ ایک ایک چیز لچک لچک کر چلتی ہوئی لا رہی تھی۔۔۔ایسا لگ رہا تھا وہ ناچ رہی ہے۔۔۔

"چل میری تتلی کھا کر بتا پھر کیسے بنے ہیں؟؟"

وہ دوسری چارپائی آگے کر کے اس پر چونکڑا مار کر مزے سے بیٹھ گئی تھی

www.novelsclubb.com

اس لڑکی نے ایک نوالہ لے کر اس نیم خواجہ سرا لڑکی جس کی شکل لڑکی جیسی مگر آواز کسی مرد جیسی تھی اس کی طرف دیکھا تھا جو تعریف کی منتظر اسے تاک رہی تھی

"اچھے ہیں۔۔۔۔بہت مزے کے۔۔"

وہ مسکرا کر بولی تھی تعریف سن کر وہ کھل گئی تھی وہ بیٹھی بیٹھی مانو خوشی سے جھوم گئی تھی

"گروجی کو بھی بہت پسند تھے میرے ہاتھ کے پکوڑے۔۔۔۔ادھر بارش کی پہلی بوند گری اور ادھر گروجی کی پکوڑوں کی فرمائش.....وہ کہا کرتی تھیں۔۔۔مدھو تو مکمل عورت ہوتی تو تیرا گھر والا تیرے پکوڑوں پر ہی لٹو ہو جاتا۔۔۔۔تیرا گھر پکوڑوں کی وجہ سے بسا رہتا۔۔۔۔بھلا کبھی کھانے کی چیز سے بھی گھر بسا کرتے ہیں؟؟؟بس گروجی کی محبت کا اظہار کا اپنا ہی انداز تھا۔۔۔۔"

اس کی آنکھوں میں نمی آئی تھی گرو کے ذکر پر۔۔۔۔"

"چل کھامیری رانی۔۔۔پتہ نہیں کب سے بھوکی ہو گی توں۔۔۔۔"

اب وہ خود بھی خاموشی سے کھانے لگی تھی وہ ہر نوالا اچھی طرح سکون سے کافی دیر چبا کر کھاتی پھر دوسرا لیتی۔۔۔اس نے پورا کھانا کسی مہذب لڑکی کی طرح کھایا تھا بلکل خاموشی میں۔۔۔کھانا کھانے کے بعد وہ دعا کے انداز میں سر پر دوپٹہ ڈال کر کافی دیر تک اللہ ﷻ کا شکر ادا کرتی رہی وہ اس ایک وقت کے کھانے پر ایسے شکر گزار ہو رہی تھی جیسے یہ بہت بڑی نعمت ہو۔۔۔۔وہ شکر کرتی رج نہیں رہی تھی۔۔۔پھر اس لڑکی پر نظر پڑتے وہ دوپٹہ واپس گلے میں ڈالتے ہوئے بولی تھی

"ہاتھ کیوں روک لیا بنوں؟؟؟؟"

"بس۔۔اور نہیں کھا سکتی۔۔۔۔"

"چلو لیٹ جاؤ پھر میں برتن دھو کر آتی ہوں"

www.novelsclubb.com

وہ کچھ دیر بعد واپس آکر دوپٹے سے ہاتھ خشک کرتی رضائی میں گھس کر بیٹھ گئی تھی باہر بارش آہستہ آہستہ تیز ہو رہی تھی مگر کمرے میں موجود انگھیٹی کی وجہ سے کمرہ خاصا گرم اور پر سکون تھا

"میرا نام مدھو ہے۔۔۔۔۔ گرو نے رکھا ہے۔۔۔وہ کہتی تھیں میں ان کی مادھوری ہوں۔۔۔۔میں ان کو ناچتی ہوئی بلکل ویسے ہی پکی لگتی تھی۔۔۔۔بس پھر۔۔۔۔یہی نام پکا ہو گیا میرا۔۔۔"

وہ ہاتھ لہرا لہرا کر دل چسپ انداز میں بولی تھی۔۔۔

"تیرا نام کیا ہے رانی؟؟؟؟"

اس سوال پر وہ لڑکی پریشان ہوئی تھی۔۔۔وہ سہم سی گئی تھی

"کیا ہوا بنوں؟؟؟؟"

"آپ کسی کو بھی میرا نام بتاو گی تو نہیں؟؟؟"

وہ سرگوشی میں تھوڑا آگے ہو کر گویا ہوئی تھی

"لے۔۔۔۔ مجھ سے کس نے پوچھنا۔۔۔۔۔ چل پوچھے گا بھی کوئی تو نہیں بتاؤ گی ۔۔۔۔ گرو کی قسم۔۔۔"

وہ شہ رگ کو ہاتھ سے دبا کر بولی تھی۔۔۔

"مناہل۔۔۔۔۔ مناہل ہے میرا نام"

**********_

صبح ہو چکی تھی سعد اپنی چارپائی پر سر پکڑ کر بیٹھا ہوا تھا

سفورا اس کے پاس آ کر بیٹھی تھی

www.novelsclubb.com

"سعد ناشتہ تیار ہے چلو منہ ہاتھ دھو لو"

"امی۔۔۔۔"

وہ دونوں ہاتھ سے اپنا چہرے چھپائے بولا تھا

"جی میرا بیٹا؟؟؟"

"امی۔۔۔۔ مناہل تو آپ کے عمل سے بہتر ہو گئی تھی نا وہ میرے ساتھ بلکل پہلے کی طرح باتیں بھی کرنے لگی تھی میں اس دن اسے بھلا چنگا چھوڑ کر گیا تھا مجھے اچھی طرح یاد ہے وہ بہت خوش تھی اس دن کہہ رہی تھی آج بارش میں ضرور نہائیں گے تم گھر جلدی آجانا۔۔۔۔ پھر جب میں آیا تو وہ مری ہوئی تھی۔۔۔۔ امی دن میں ایسا کیا ہوا تھا؟؟؟ وہ کیسے مری تھی؟؟؟"

اس بات پر سفور اکا رنگ اڑا تھا

"بیٹا۔۔۔ سعد میری جان میرے بتا دینے سے کیا ہو گا؟؟؟ وہ زندہ ہو جائے گی ان سب سوالوں سے؟؟؟"

www.novelsclubb.com

"مت سوچا کرو اس کے بارے میں، میں جلد ہی تمہارے لئے کوئی لڑکی دیکھتی ہوں۔۔۔۔ پہلے بھی میری پسند تمہاری محبت بن گئی تھی نا؟؟؟ اس بار بھی تمہارا دل جیت لے گی وہ۔۔۔۔"

"امی۔۔۔۔"

وہ دونوں ہاتھ جھٹک کر ضبط سے بولا تھا

"امی۔۔۔انسان تھی وہ جیتی جاگتی انسان۔۔۔۔۔اس کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا ۔۔۔۔۔میں محبت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔محبت کرتا تھا اس سے۔۔۔۔۔۔صرف بیوی نہیں تھی وہ میری۔۔۔۔۔"

وہ کسی بچے کی طرح رونے لگا تھا سفورا اس کے ساتھ آکر بیٹھ گئی تھی

"سعد۔۔۔۔۔مت تکلیف دیا کرو اپنی ماں کو۔۔۔۔بیٹا اس کو دوبارہ دورہ پڑا تھا اپنے دونوں ہاتھ گلے پر رکھ کر چیخ رہی تھی میں چھت پر تھی میں جب تک نیچے آتی وہ اپنا گلا دبا کر

بے جان ہو چکی تھی۔۔۔۔"

"بس اس کا ساتھ اتنا ہی لکھا تھا تمہارے ساتھ۔۔۔بس بھول جاؤ اسے۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

سفورا اب مسلسل کچھ پڑھنے لگی تھی

"امی پھر وہ روز میرے خواب میں کیوں آتی ہے۔۔۔وہ روتی ہے۔۔۔مجھے اپنے پاس آنے کا کہتی ہے۔۔۔۔جب اس سے پوچھتا ہوں کہ کیا کمی رہ گئی تھی میری چاہت میں۔۔۔کیوں چھین لیا مجھ سے خود کو تو اس کے رونے میں مزید تیزی آ جاتی ہے۔۔۔وہ کہتی ہے۔۔۔میرے پاس آ جاؤ۔۔۔۔امی وہاں تیز بارش ہو رہی ہے۔۔۔۔وہ اس بارش میں دیوانہ وار روتے ہوئے مجھے اپنے پاس بلاتی ہے وہ جب بھی مجھے کچھ بتانے لگتی ہے آپ ہر بار مجھے اٹھا دیتی ہیں۔۔۔۔میں نہیں جان پا رہا ۔۔۔۔۔یہ سوال۔۔میرا دماغ پھٹ جائے گا۔۔۔۔"

وہ اپنی کنپٹی پر ہاتھ رکھ کر اپنا سر سہلا رہا تھا

www.novelsclubb.com

وہ دوبارہ رضائی اوڑھ کر لیٹ گیا تھا صحن میں صبح کے وقت بھی اندھیرا سا چھایا ہوا تھا۔۔۔۔

آج پھر اس کو اذیت دینے کے لئے بارش آنے کو تیار تھی۔۔۔

وہ اپنا سینہ مسلنے لگا تھا۔۔۔۔

**********_

سفورا قبرستان میں تیز تیز قدموں سے چل رہی تھی رات کا کوئی پہر تھا ۔۔۔۔ ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی بارش کے بعد کی مٹی کی سوندھی سوندھی خوشبو ناک کو بھلی لگ رہی تھی۔۔۔۔ ہوا کبھی تیز ہو جاتی کبھی ایک دم رک جاتی۔۔۔ سفورا نے آج بھی کفن پہن رکھا تھا وہ وقت دیکھتی اور اس کی رفتار میں اضافہ ہو جاتا۔۔۔

وہ ڈری سہمی سی کوئی خاص قبر ڈھونڈ رہی تھی

www.novelsclubb.com

"سفورا؟؟؟؟؟"

"کدھر جا رہی ہے سفورا؟؟؟"

اس کے عقب سے کسی کی آواز آئی تھی اس کی سانسیں تیز ہو گئی تھیں وہ بنا دیکھے بولی تھی

"کون ہے وہاں؟؟؟؟میرا پیچھا مت کرو تم جو بھی ہو میرا کام جیسے ہی ختم ہوا میں یہاں آنا چھوڑ دوں گی۔۔۔"

وہ گھبرائی سی بول رہی تھی پھر وہ منہ میں کچھ پڑھنے لگی تھی جس سے وہ آواز دوبارہ نہیں آئی تھی

اس نے تشکر کی لمبی سانس کھینچی تھی اب وہ گھڑی دیکھ کر تقریبا بھاگنے لگی تھی

اس کے کانوں میں ایسی آوازیں آنے لگی تھیں جیسے بہت سی عورتیں ایک ساتھ رو رہی ہوں وہ بین ڈال رہیں تھیں سفورا کا دل اس آواز سے منہ کو آیا تھا اس نے ہمت کر کے پیچھے دیکھا تھا

کالے لباس میں ملبوس بہت سی عورتیں ایک میت کے ارد گرد بال کھولے بین ڈال کر رو رہیں تھیں ان کے چہرے اتنے بھیانک تھے کہ ان کی شناخت ناممکن تھی۔۔۔

میت پر کالی چادر ڈالی گئی تھی جس پر کوئی خاص زبان لکھی ہوئی تھی وہ زور قطار روتے ہوئے ایک دم خاموش ہو گئیں تھیں اب وہ سر نیچے کئے بیٹھ گئیں تھیں وہ اونگھنے لگیں تھیں گویا سو رہی ہوں

سفورا بے چینی کا شکار ہوئی تھی وہ دبے پاؤں چلتے ہوئے ان عورتوں کے درمیان میں آگئی تھی اس نے کانپتے ہاتھوں سے اس کے اوپر سے چادر اٹھائی تھی وہ خود کو اس میت کی صورت دیکھ کر چیخ دبا کر اندر ہی چیخی تھی

www.novelsclubb.com

اس کو کالے رنگ کے کفن میں رکھا گیا تھا اس کی ناک میں روئی والی جگہ پر کچھ نہیں تھا وہاں سے کالے بچھو باہر آرہے تھے۔۔۔

میت والی سفورا ایک دم آنکھیں کھول کر بیٹھ گئی تھی

"تو سفلی کرتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سفورا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میری اس حالت کی ذمہ دار تم ہو۔۔۔"

وہ بیٹھ کر بولی تھی بچھو اس کی ناک سے درجنوں کے حساب سے نکل کر اس کے پورے جسم پر پھیل رہے تھے۔۔۔

"اس کو جانے مت دینا"

اس سفورا نے ان عورتوں کو چیخ کر کہا تھا وہ جاگ گئیں تھیں وہ بین ڈالتی اٹھ کر سفورا کے گرد گھیرا کم کرتی جا رہی تھیں"

"نہیں۔۔۔۔۔ مجھے جانے دو۔۔۔۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا"

وہ چیخی تھی اور مسلسل آنکھیں بند کیئے بول رہی تھی جب کسی نے اس کا کندھا جنجھوڑا تھا

"امی؟؟؟؟ امی؟؟؟؟"

"کیا ہوا ہے؟؟؟"

سعد ان کی چارپائی کے پاس بیٹھا ان کو اٹھا رہا تھا

سفورا نے آنکھیں کھولتے ہی لمبی سانس کے ساتھ شکر ادا کیا تھا

بجلی زور سے کڑکی تھی سفورا اٹھ کر بیٹھ گئی تھی اس نے صحن میں دیکھا تھا جہاں تیز بارش میں وہ عورتیں اس میت کے گرد بیٹھی بین ڈال رہی تھیں۔۔۔

اس نے اپنی تسبیح اٹھا کر کچھ پڑھنا شروع کیا تھا

"امی کتنی بار کہا ہے مت سویا کریں جیتے جی کفن میں۔۔۔ مگر آپ کسی کی سنتی کب ہیں"

www.novelsclubb.com

سعد سر نفی میں دھن کر دوبارہ سونے لیٹ گیا تھا

سفورا کی نیند اڑ چکی تھی وہ کمرے کا دروازہ بند کر کے رضائی میں گھس گئی تھی جو تھوڑی ہی دیر میں چوں چراں کی آواز کے ساتھ دوبارہ کھلا تھا۔۔۔

وہ بارش کمرے میں موجود دونوں فرقین کے لئے ہی اذیت کا باعث تھی۔۔۔۔

**********_

"ابا۔۔۔۔بھوک لگی ہے۔۔۔کچھ کھانے کو لادے۔۔۔"

بوسیدہ لباس میں ملبوس اندھیری رات جتنی کالی منی نے اپنے پیلے دانتوں کو مسکرا کر دیکھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔اس کے بال اتنے گندے تھے کہ ہاتھ کی انگلی بھی پھیریں تو نا پھرے۔۔۔

"میری بیٹی صبر رکھ بارش بہت تیز ہے جھوپڑی کے اندر تک پانی آچکا ہے اس کا بندوبست کرنے دے پہلے مجھے۔۔۔۔"

"اباں اس موسم میں تو کوئی قبرستان بھی نہیں آتا۔۔۔۔میری بھوک کیسے مٹے گی

وہ پیٹ پر ہاتھ مارتے ہوئے بولی تھی

"ھاھاھاھا۔۔۔۔۔ایک تازہ قبر موجود ہے بارش شروع ہونے سے پہلے دفنا کر گئے ہیں۔۔۔ایک چھوٹا بچا دفنایا ہے شاید۔۔۔۔ تبھی مجھے نہیں کہا خود ہی جو ساتھ آئے تھے قبر کھود کر دفنا کر چلتے بنے۔۔۔۔"

اسی وقت ایک قیمتی پینٹ کوٹ میں ملبوس لڑکا چھتری لئے اس جھونپڑی کے اندر آیا تھا۔۔۔

"سوری سر بارش بہت تیز تھی قبرستان سے نکلنے کا کوئی چارہ نہیں بن رہا تھا کیچڑ بہت زیادہ ہے میں عجلت میں اندر آگیا۔۔۔۔بنا پوچھے۔۔۔۔سوری۔۔۔۔"

وہ خوبصورت نوجوان لڑکا اپنے کپڑے جھاڑتا ہوا شرمندہ سا بولا تھا اسے دیکھ کر باپ نے بیٹی کی طرف دیکھ کر قہقہ لگایا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"آجاؤ بیٹھ جاؤ لڑکے۔۔۔۔اس طوفانی بارش میں رات کے اس پہر کیسے آنا ہوا ؟؟؟"

بہادر شاہ نے جھونپڑی کی چھت کا پانی روکتے ہوئے اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا

"میں ملک سے باہر تھا اور میری غیر موجودگی میں میری بیوی کی ڈیتھ ہو گئی تھی میں فورا نہیں آسکا تھا کچھ مالی حالات خراب تھے ایک ہفتہ ہو گیا ہے اس کے وصال کو۔۔۔ابھی آیا ہوں وقت کم ہے میرے پاس بس اسی لئے بارش کی وجہ سے مجھے وقت کا اندازہ نہیں ہوا۔۔۔مجھے لگا اس کی آخری آرام گاہ اتنی دور نہیں ہو گی وہ تو گھر والوں سے مل کر گھر سے نکلا تو آتے آتے یہ وقت ہو گیا۔۔۔فورا اپنی پیاری بیوی سے ملنے آیا ہوں۔۔۔

وہ عام سے انداز میں بتاتا ہوا بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"مجھے بہت زیادہ ٹھنڈ لگ رہی ہے کچھ اوڑھنے کو ملے گا؟؟وہ اپنے دونوں ہاتھ آپس میں رگڑتا ہوا بولا تھا

منی نے سوالیہ نظروں سے باپ کی طرف دیکھا تھا جس کی نظروں میں منی کو جواب مل گیا تھا

**********_

مناہل ظہر پڑھ کر جائے نماز اٹھا رہی تھی جب مدھو دوپہر کا کھانا اٹھا کر اندر آئی تھی

"چل بنو کھانا کھاتے ہیں"

دونوں نے خاموشی سے کھانا کھایا تھا اب مدھو برتن رکھ کر واپس آئی تھی وہ ایک پرانے بکسے سے دو جوڑے نکال کر مناہل کے پاس لائی تھی

"منو بتاؤ ان میں سے کونسا جوڑا پہنوں؟؟؟رات یک جگہ فنکشن پر جانا ہے میں نے ۔۔۔۔بیٹا ہوا ہے کسی کا پورے پندرا سال بعد۔۔۔۔بہت بڑا فنکشن ہے ۔۔۔ بڑے لوگ ہیں۔۔۔یہ بڑی بڑی گاڑیاں۔۔۔۔"

"مگر مجھ محض ایک خواجہ سرا کی نظر میں وہ بہت غریب ہیں۔۔۔جو بیٹا بیٹی میں الجھے ہوئے ہیں ابھی تک۔۔۔۔۔اس بات کا احساس ہی نہیں ہے کہ ان کی اولاد کم از کم کسی ایک طرف تو ہے ہماری طرح کوئی بد نصیب نہیں پیدا ہو گیا، کوئی سوچتا ہی نہیں ہے کہ اگر تو ان کی اولاد بیٹی کی بجائے خواجہ سرا پیدا ہوئی ہوتی تو وہ کدھر جاتے۔۔۔۔مگر افسوس بیٹا بیٹی کا تضاد۔۔۔۔

مدھو کافی مرعوب لگ رہی تھی

"دونوں ہی اچھی ہیں۔۔۔مگر یہ زیادہ اچھا ہے۔۔۔"

مناہل نے ایک کو ہاتھ میں پکڑ کر کہا تھا

"اچھا میں رات کو لیٹ آؤں گی۔۔۔تم اچھے سے دروازہ بند کر لینا۔۔۔اور پھر میں وہاں سے فارغ ہو کر گرو سے مل کر پھر گھر آؤں گی۔۔۔صبح ہو جائے گی مجھے آتے آتے۔۔۔"

"آپ فجر کے وقت ہی کیوں جاتی ہیں روز قبرستان آپ کو ڈر نہیں لگتا مدھو آپی ؟؟"

"ھاھاھاھا۔۔۔۔۔"

مدھو پیٹ پکڑ کر کافی دیر بلند آواز سے ہنستی رہی۔۔۔ مناہل کے چہرے پر بھی اس کی اس بھرپور ہنسی پر مسکراہٹ آئی تھی

"یہ ڈر کیسے کہتے ہیں میری رانی؟؟؟"

"عورت ہوتی تو عزت کا ڈر ہوتا۔۔۔۔۔ مرد میں نہیں ہوں۔۔۔۔۔اور جو ڈر مجھے ڈرا سکتا تھا اس سے میں دن میں بھی گزر جاتی ہوں۔۔۔۔۔خواجہ سرا کا دل تھوڑی ہوتا ہے مکمل لوگ ہمیں جانداروں میں بھی نہیں گنتے۔۔۔۔۔ہم تو کھلونا ہیں جسے کھیل کر توڑ دیا جاتا ہے۔۔۔۔"

مدھو کی بات سے مناہل کو اپنے سوال پوچھنے پر شرمندگی ہوئی تھی

"میرا مطلب تھا۔۔۔ قبرستان۔۔۔ گھپ اندھیرا۔۔۔۔ پھر بارش۔۔۔ میرا مطلب وہ خوف اور ڈر تھا۔۔۔

"میری ماں باپ کون ہیں میں نہیں جانتی۔۔۔۔ جس انسان نے مجھے اپنی گود کی گرمی دے کر زندہ رکھا وہ وہاں دفن ہے۔۔۔۔ ایک اسی جگہ تو مجھے ڈر نہیں لگتا ۔۔۔ ایسا لگتا ہے۔۔۔۔ ماں کی گود میں آگئی ہوں۔۔۔۔ پہلے نماز۔۔ پہلے اللہّ ۔۔۔۔۔ پھر قبرستان۔۔۔ گرو کی قبر۔۔۔۔ میرا فرض دونوں جگہ فاتحہ پڑھ کر پورا ہوتا ہے منو۔۔۔۔۔"

"پورا دن پھر وہ روٹی کمانے کا رونا۔۔۔ اور میں نہیں چاہتی کہ میں اپنے پیٹ کی آگ بجھانے کی خاطر اپنے محسن کو بھول جاؤں۔۔۔ بس اسی لئے صبح اٹھتے ساتھ ہی ۔۔۔"

"اس دن بھی میں گرو سے ملنے جا رہی تھی تو تمہیں بیہوش پایا پھر۔۔۔ ایک رکشہ گزر رہا تھا بس اس کی مدد سے تمہیں گھر لے آئی"

www.novelsclubb.com

"آپ کے گرو کو کیا ہوا تھا؟؟؟"

"بیمار تھے۔۔۔۔"

"تم مکمل لوگ تو بہت خوش نصیب ہوتے ہو۔۔۔میں تم لوگوں کی عداوتیں دیکھ کر حیران ہو جاتی ہوں۔۔۔۔ہر بندہ فقط اپنی سوچ کی وجہ سے دکھی ہے ۔۔۔۔جانتی ہو رانی دکھ کیا ہوتا ہے؟؟؟"

"جب نا باپ ہو، ناماں ہو، نا بھائی ہو، نا بہن ہو، ناشوہر ہو، نا بیوی ہو، نا بیٹا، نا بیٹی ۔۔۔۔۔۔حد تو یہاں آکر ختم ہو جاتی ہے جب کوئی ہم سے انسانیت کا رشتہ بھی نہیں رکھتا۔۔۔۔ارے ہماری جنس نہیں بنائی اللہّ نے مگر دل تو ہمارا بھی ہے جو دکھتا ہے۔۔۔۔ارے ہماری بھی آنکھیں ہیں۔۔۔۔جو اکثر بھیگ جایا کرتی ہیں ۔۔۔۔۔"

"ساری عمر ہوش سنبھالنے سے بھی پہلے سے روٹی کا نوالہ کھانا مقصد رہ جاتا ہے ہماری زندگی کا۔۔۔۔

کوئی نہیں ہوتا جو سر پر ہاتھ رکھ کر ہمیں کھانا گھر پر دے۔۔۔۔ بعض اوقات یہ مکمل لوگ ہمارا سانس لینا بھی نا ممکن کر دیتے ہیں۔۔۔ تم مکمل لوگ کیا جانو ادھورا ہونا کتنا بڑا دکھ ہے۔۔۔ارے تم لوگوں کو تو اپنے مکمل ہونے کی نعمت تک کا احساس نہیں۔۔۔۔ہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔رانی مجھے اکثر لگتا ہے ہم لوگوں پر اللہ کا زیادہ کرم ہے کیوں کہ ہمیں صرف جسمانی طور پر ادھورے ہیں مگر تم لوگ تو زہنی طور پر ادھورے رہ گئے ہو۔۔۔۔ھاھاھاھاھا۔۔۔"

وہ تالی مار کر ہنسی تھی مناہل کو اس ان پڑھ خواجہ سرا کی باتوں پر حیرانی ہوئی تھی وہ دم سادھے اس کی باتوں کو سن رہی تھی وہ کہتی بھی کیا پلٹ کر؟؟؟آج تو مدھو نے خواجہ سرا ہو کر بھی ثابت کر دیا تھا کہ یہ گلی محلوں میں ہر کسی حلانکہ چھوٹے بچوں سے ذلیل ہونے والی حقیر سمجھی جانے والی ذات بھی عقل سمجھ رکھتی ہے

۔۔۔مدھو مزید بولی تھی

www.novelsclubb.com

"میں نے زندہ انسانوں سے اتنے نقصان اٹھائے ہیں پھر مردہ انسانوں سے کیسا ڈر ؟؟؟؟ڈرنا ہے تو زندہ لوگوں سے ڈرو جو تمہیں اپنی زبان سے مار دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔۔۔ایک مرا ہوا شخص تو نفرت اور انا کی جنگ سے بہت آگے نکل جاتا ہے۔۔۔یاد رکھنا منو زندہ انسان ایک مرے ہوئے سے کئی زیادہ خوفناک اور خطرناک ہوتا ہے۔۔۔"

"آپ بہت گہری باتیں کرتی ہیں مدھو آپی۔۔۔"

مناہل نے ان کے جوڑے کو واپس پکڑاتے ہوئے کہا تھا

"گہری باتیں کرنے کے لئے گہرت زخم برداشت کرنے پڑتے ہیں رانی ۔۔۔۔۔یہ گہری باتیں بہت قیمت لیتی ہیں۔۔۔۔کاش میرا گرو زندہ ہوتا۔۔۔۔"

"اچھا آج میں آپ کو تیار کروں گی۔۔۔۔اپنے ہاتھوں سے"

مناہل نے موضوع گفتگو کو بدلنے کی کوشش کی تھی

"مدھو آپی چلیں آپ کے بال بناتی ہوں"

وہ پاس ہی لگے پرانے سے شیشے کے ساتھ جڑے فریم سے کنگی اٹھا کر لے آئی تھی

مدھو کو اس بات سے گرو کی یاد شدت سے آئی تھی وہ کنگی کرتے ہوئے بولی تھی

"مدھو آپی میں سمجھ رہی تھی مجھے قبر سے نکلنے میں بھی آپ نے میری مدد کی تھی وہ جو بھی تھا مجھے بچا کر غائب ہو گیا تھا"

ہو گا کوئی اللہ کا بندہ جو اپنے بندے کو بچانے کے لئے اوپر والے نے بھیجا ہو گا

۔۔۔اللہ کا بندہ احسان تلے دبانے کے لئے، آنکھوں میں اپنا رعب دیکھنے کے لئے کھڑا تھوڑی رہتا ہے۔۔۔وہ تو اپنا کام کیا اور یہ جا وہ جا۔۔۔"

مدھو نے آنکھیں موندے سکون سے کہا تھا

مناہل اس محسن کے بارے میں سوچنے لگی تھی

"مدھو آپی مجھے بارش بہت پسند ہے۔۔۔آنے والی ہے نہائیں؟؟؟"

"میری پیاری منو بخار ہو جائے گا ٹھنڈ ہے بہت۔۔۔۔"

مدھو نے مناہل کو ہاتھ سے پکڑ کر اپنے سامنے بٹھا کر نرمی سے ٹالا تھا

"مجھے نہیں ہوتا کچھ بھی آپی۔۔۔۔اب تو مجھے یہ بھی نہیں یاد میں کب سے نہیں نہائی..."

"آپی آج کیا تاریخ ہے؟؟؟"

مدھو نے ایک خستہ حال، جگہ جگہ ٹیپ لگے موبائل کو نکال کر آج کی تاریخ بتائی تھی جسے سن کر مناہل کا دل ڈوبا تھا وہ زیر لب بولی تھی

"آج دو مہینے ہو گئے مجھے بارش میں نہائے"

www.novelsclubb.com

باہر بارش گرج چمک کے ساتھ تیز ہوئی تھی

مناہل بھاگ کر مٹی والے چھوٹے سے کچے صحن میں نکل گئی تھی

وہ ہاتھ پھیلا کر آسمان کی طرف منہ کر کے بند آنکھوں سے بارش میں بھیگنے لگی تھی

بارش اتنی تیز تھی کہ وہ فورا بھیگ گئی تھی مدھو حیران پریشان اسے دیکھ رہی تھی

"اللہ تمہارا دکھ ختم کر دے رانی"

وہ زیر لب بڑبڑائی تھی

****

"تم ابھی تک سو رہی ہو؟؟؟ سعد آج پھر بنا ناشتہ کئے نکل گیا ہے؟؟؟؟"

سفورا نے نفرت سے سوئی ہوئی مناہل کے سر پر کھڑے ہو کر کہا تھا وہ آنکھیں ملتی بیٹھ گئی تھی

www.novelsclubb.com

"امی۔۔۔وہ رات بارش میں بھیگنے سے بخار ہو گیا تھا بس اسی لئے سعد نے اٹھایا نہیں مجھے۔۔۔"

وہ اپنا سر دبا رہی تھی اب

"امی بہت درد ہے سر اور پورے جسم میں۔۔۔"

"تو یہ کہانیوں والی زندگی چھوڑ کیوں نہیں دیتی تم؟؟؟؟میرے بیٹے کو سرے عام نہانے پر لگا رکھا ہے؟؟؟

سفورا کی بات سے مناہل کی آنکھیں پوری کھل گئی تھیں وہ حیران پریشان ان کی طرف دیکھ رہی تھی

اس سے پہلے کے وہ مزید کچھ کہتی سعد تیزی سے اندر آیا تھا

"اٹھو مناہل موسم خراب ہے اس لئے تمہیں بائیک پر نہیں لے کر گیا صبح۔۔ابھی رکشہ لایا ہوں باہر کھڑا ہے چلو ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔۔۔"

مناہل نے سہم کر سفورا کی طرف دیکھا تھا سعد مناہل کی گرم شال اٹھا کر اس کو اوڑھا کر باہر لے آیا تھا وہ ڈاکٹر کے پاس چلے گئے تھے

"ہر طرح سے معمولی بیوی ڈھونڈ کر لائی ہوں سعد کی مگر یہ ہے کہ کچھ نظر ہی نہیں آتا اس کے علاوہ۔۔۔لگ رہا ہے سعد کے باپ کے رشتہ داروں کے پاس بھیجنا پڑے گا مناہل کو بھی۔۔۔"

وہ اپنی کالی چادر اوڑھے چھتری لئے گھر سے باہر نکل آئی تھی وہ تیز تیز قدم چلتی روڈ سے نیچے ایک کچے راستے پر ہو گئی تھی بارش بہت تیز تھی راستہ سنسان تھا

وہ ایک پرانے سے مکان کے آگے رک گئی تھی دروازہ پہلے ہی کھلا تھا ہر طرف کافور کی تیز بو پھیلی ہوئی تھی اندر ایک عورت سر سے پاؤں تک کالے لباس میں ملبوس تھی وہ کھلی کھڑکی سے آسانی سے دیکھی جا سکتی تھی وہ بہت سی انسانی ہڈیاں اپنے گرد رکھ کر ترتیب دے رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

سفورا کو دیکھ کر وہ بلکل بھی حیران نہیں ہوئی تھی جیسے اس کے آنے کی اطلاع اسے پہلے ہی مل گئی ہو۔۔۔

"آگئی ہو بیٹھ جاؤ بہت خاص عمل کرنے لگی ہوں اس کے لئے خاص موسم اور تیز بارش کا انتظار کرنا پڑتا ہے۔۔"

سفورا خاموشی سے بیٹھ گئی تھی اس عورت نے درمیان میں موجود کالا کپڑا اوپر اٹھایا تھا جس کے نیچے بہت سے انسانی بالوں کا ڈھیر لگا تھا اس نے ایک تصویر ان بالوں کے اوپر رکھ کر اس کو آگ لگا دی تھی ساتھ ساتھ وہ کچھ پڑھ رہی تھی جس کے ساتھ ہی ساری کھڑکیاں خود سے بند ہو گئی تھیں اب کمرے میں گھپ اندھیرا ہو گیا تھا بارش پہلے ہی زوروں پر تھی اس عمل سے وہ تصویر والی لڑکی کی روح وہاں حاضر ہوئی تھی وہ سہم کر اس عورت کو دیکھ رہی تھی

"پیچھا چھوڑ دے اس لڑکے کا۔۔۔۔۔ورنہ تیرے ساتھ اچھا نہیں ہو گا ۔۔۔۔اپنے ماں باپ کے گھر چلی جا۔۔۔خود طلاق لے کر۔۔۔ورنہ ایسے ہی پل پل تڑپے گی۔۔۔"

وہ عمل والی عورت چیخ کر بولی تھی

www.novelsclubb.com

"م م م م م۔۔۔میں مممممم۔۔۔۔محبت۔۔۔۔ کککککرتی ہوں۔۔"

وہ سہم کر بولی تھی

پھر اس نے کچھ دیر کچھ پڑھا جس سے وہ غائب ہو گئی اور سب پہلے جیسا ہو گیا وہ اب سفورا کی طرف متوجہ ہوئی تھی

"میری بہو پر کوئی کرنے کے لئے ایسا عمل بتادے باجی کہ بس ختم ہو جائے دنوں میں۔۔۔سخت تنگ ہوں میں اس بدذات سے۔۔۔"

"مجھے ایک بہت خاص عمل کے لئے ایک زندہ وجود کی ضرورت ہے۔۔۔۔اس سے میرا کام بھی ہو جائے گا۔۔۔اور تمہارا بھی۔۔"

وہ کچھ سوچ کر بولی تھی

www.novelsclubb.com

سات دن تک شام کی اذان کے وقت تم نے یہ منتر پڑھ کر اس پر پھونکنا ہے اور اس کے میلے کپڑے مجھے لا کے دینے ہیں۔۔۔۔اس کا ٹوٹا ہوا ناخن اور کنگی کے بال ۔۔۔یہ سب لے آکل تک پھر اس پر کام شروع کرتے ہیں"

اس بات پر سفورا نے اس کا ہاتھ چوم کر اپنے ماتھے پر لگایا تھا

**********_

منی نے ایک بدبودار رضائی اس جوان کو اوڑھنے کو دے دی تھی وہ اس میں موجود تیز بو کے بھبھوکے سے ناک بند کر کے رہ گیا تھا مگر مجبور تھا وہ اسے اوڑھ کر لیٹ گیا تھا

"بچے ہیں تمہارے؟؟؟"

www.novelsclubb.com

بہادر شاہ تیز نظروں سے اسے اندر تک جانچتے ہوئے پوچھ رہا تھا

"نہیں۔۔۔۔میں شادی کے بعد دو دن بعد ہی واپس چلا گیا تھا"

وہ اپنی جیب میں سے رومال نکال کر اپنی ناک پر لپیٹ کر بولا تھا

"کیوں؟؟؟؟"اتنی جلدی کس بات کی تھی؟؟؟"نئی نویلی کم عمر بیوی کون چھوڑ کر جاتا ہے اتنی جلدی؟؟؟"

وہ لڑکا جو ٹیک لگا کر مطمئن سا بیٹھا تھا اس سوال پر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا تھا

"وہ۔۔۔۔۔وہ۔۔۔دراصل میری چھٹی ختم ہو گئی تھی۔۔۔شادی کا دن آتے آتے پردیس کا بلاوا آ گیا بس پھر بیلا کو چھوڑ کر جانا پڑا مجھے۔۔۔۔بہت اچھی لڑکی تھی وہ۔۔۔"

"مری کیسے؟؟؟"

"امی بتا رہی تھیں بیمار تھی وہ۔۔۔"

"جوان جہان کم عمر لڑکی کو اچانک ایسا کیا ہوا کہ وہ بچ ہی نا پائی۔۔"

"نمونیا،ڈبل نمونیا"

www.novelsclubb.com

"ٹھنڈ تو تمہیں بھی بہت لگتی ہے، لگ رہا ہے تمہیں بھی وہ ہی ہونے والا ہے"

بہادر شاہ نے منی کی طرف کن انکھیوں سے دیکھا تھا منی کے ہاتھ میں سیخ تھی وہ مسلسل اس پر ٹاکی مار رہی تھی

"کیا؟؟؟؟؟ کیا ہو جائے گا مجھے ؟؟؟"

"نمونیا۔۔۔وہ بھی ڈبل ھاھاھاھا۔۔."

بہادر شاہ کا قہقہ بلند ہوا تھا بارش نے زور پکڑا تھا اب جھونپڑی میں پانی زیادہ آنے لگا تھا بستر بھی گیلا ہونے لگا تھا ہوا کی تیز آواز اس منظر کو اور خوفناک کر رہی تھی

وہ لڑکا پھیکی سی ہنسی ھنسا تھا

www.novelsclubb.com

"چلو منی اس کو بیلا کی قبر پر لے کر چلتے ہیں

"ابھی بارش بہت زیادہ تیز ہے۔۔۔ابھی کیسے۔۔۔۔۔بارش رک جائے پھر ۔۔۔۔پھر میں خود ہی چلا جاؤں گا۔۔۔"

وہ لڑکا محفوظ ہوتا ہوا بولا تھا

؟؟'

"نہیں ابھی چلتے ہیں اتنی دور سے آ گئے ہو پھر ابھی کیسے صبر سے بیٹھ گئے ہو

؟؟؟ چلو۔۔"

بہادر شاہ اسے اس کی چھتری تھما کر ساتھ آنے کا اشارہ کر کے باہر نکل گیا تھا منی اس لڑکے کو کھڑی دیکھ رہی تھی

وہ لڑکا حیران پریشان ان کے ساتھ ہو لیا تھا بہادر شاہ لنگڑاتا ہوا تیز تیز طوفانی بارش میں آگے آگے جا رہا تھا جبکہ وہ لڑکا اس کے ساتھ قدم ملانے کی غرض سے تقریبا بھاگ رہا تھا منی اس کے پیچھے اٹکھیلیاں کرتی ہوئی جا رہی تھی

تیز تیز چلتا ہوا بہادر شاہ ایک دم رک گیا تھا بجلی زور سے کڑکی تھی وہ لڑکا دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھ کر ہانپ رہا تھا

"ایک منٹ۔۔۔سر میری بات سنیں۔۔۔۔آپ کو کیسے پتہ بیلا کی قبر کہاں ہے ؟؟؟"

بارش نے پہلے سے زیادہ زور پکڑا تھا دوبارہ بجلی کی چمک سے پورا قبرستان روشن ہوا تھا بہادر شاہ نے ہاتھ سے ایک قبر کی طرف اشارہ کیا تھا جس پر "بیلا زوجہ فاروق" عمر 20 سال لکھا تھا وہ لڑکا یہ دیکھ کر انجانے خطرے کی گھنٹی سننے لگا تھا وہ بھاگنے کے لئے پیچھے پلٹا تھا جہاں منی ایک قبر پر بیٹھی دونوں ہاتھوں میں بارش کا پانی بھر کر کھیل رہی تھی

وہ لڑکا بنا سمت کا تعین کئے اندھا دھند بھاگنے لگا تھا وہ کافی دیر مسلسل بھاگنے کے بعد سانس بحال کرنے رک گیا تھا چھتری وہ پھینک چکا تھا وہ بری طرح بھیگ چکا تھا اور ابھی بھی بارش زوروں پر تھی

www.novelsclubb.com

اس نے آنکھیں بند کئے خود کو پر سکون کرنے کے بعد جیسے ہی آنکھیں کھولیں بجلی کی تیز کڑک سے پورا آسمان روشن ہوا تھا اس کے پیر یہ دیکھ کر بے جان ہوئے تھے کہ وہ اب بھی بیلا کی قبر کے سامنے کھڑا تھا۔۔

اس نے پھٹی آنکھوں سے بے سود ہوتے پیچھے دیکھا تھا جہاں بہادر شاہ اور منی اسے کھڑے دیکھ رہے تھے

کوئی چیز اس کو اپنے پیٹ کے آر پار جاتی محسوس ہوئی تھی اس نے خود کو نیچے دیکھا تو یہ وہ ہی سیخ تھی جو اس نے منی کو صاف کرتے ہوئے دیکھا تھا پھر کوئی چیز زور سے اس کے سر سے ٹکرائی تھی جس سے خون کا فوارہ چھوٹا تھا

"چل ابا اس کی بیوی کی قبر کھول اس ہم جنس پرست کی مجھ پر ایک بوٹی بھی حرام ہے"

منی ہاتھ جھاڑ کر ایک قبر پر بیٹھ گئی تھی

"ابھی زندہ ہے مرنے تو دے منی"

بہادر شاہ اس کی جیکٹ اتارتا ہوا مصروف سا بولا تھا

"یہ اپنے جنس کے لوگوں سے جسمانی تعلق رکھتا تھا۔۔۔عورت میں تو اس کی دل چسپی ہی نہیں تھی پھر کیوں اس نے اس معصوم کو اپنی ظالم ماں اور بہنوں کو اپنے نام پر نوکرانی بنا کر دے دیا تھا؟؟؟

"آخر ان کے رویے نے اس بیمار معصوم لڑکی کی جان لے لی۔۔۔۔اباں ۔۔۔۔اس کی سانسیں چل بھی رہی ہیں تو دفنا دے اسے تاکہ اس کو اس درد اور گھٹن کا احساس ہو جو بیلا اس کی یاد اور اس کی ماں اور بہنوں کی نفرت میں کاٹتی رہی ہے۔۔۔تھو۔۔۔۔۔۔ہم جنسوں پر خدا کی لعنت۔۔۔"

منی اس پر تھوک کر چلتی بنی تھی جبکہ بہادر شاہ نے اس کے لئے اس کی بیوی کی قبر کھودنا شروع کی تھی

وہ ہوش و حواس میں تھا سب سمجھ رہا تھا مگر پیٹ اور سر کی تکلیف کی وجہ سے کسی قسم کی مزاحمت سے قاصر تھا

بہادر شاہ نے جیسے ہی اس کی بیوی کی قبر کھولی اس میں سے بیلا کا قہقہ بلند ہوا تھا وہ اٹھ کر بیٹھ گئی تھی اس کا چہرہ نیلا سفید تھا وہ دونوں باہیں پھیلائے بولی تھی

"آج انکار مت کرنا فاروق، میرے پاس آؤ"

فاروق کا رنگ اڑ چکا تھا وہ ڈر خوف اور تکلیف میں کسی ایک کی شدت کا اندازہ لگانے سے قاصر تھا

بہادر شاہ نے اسے اٹھا کر بیلا کی طرف گھسیٹا تھا وہ اپنی پوری طاقت جمع کر کے بھی کوئی خاطر خواہ مزاحمت نہیں کر پایا تھا

www.novelsclubb.com

اس نے بیلا کے اوپر اسے لیٹا دیا تھا بیلا نے اس کا سر اپنے ہاتھوں میں پکڑ لیا تھا وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا ایک دم اس کی شکل بھیانک ہوئی تھی وہ بھاگنا چاہتا تھا مگر قبر مٹی اور پانی سے بھرنے لگی تھی۔۔۔

اب کی بار بجلی چمکنے پر ہلکی سی روشنی کی لکیر نظر آئی تھی پھر بہادر شاہ نے آخری مٹھی مٹی کی ڈالی اور قبر میں صرف بیلا کا بھیانک چہرہ ہی نظر آرہا تھا وہ اتنا ڈر ہوا تھا کہ پلکیں جھپکانا ہی بھول گیا تھا۔۔۔دھیرے دھیرے اس کے جسم سے جان نکلی تھی ۔۔۔لگ بھگ پوری رات وہ موت کی دعا مانگتا رہا۔۔. مگر گناہ جس کا وہ مرتکب رہا تھا۔۔۔ایسے میں تو۔۔۔موت کو مہربان ہوتے بھی وقت لگا کرتا ہے۔۔۔۔۔

بہادر شاہ واپس جھونپڑی میں آیا تھا جہاں منی سو رہی تھی وہ بھی آکر لیٹ گیا تھا

www.novelsclubb.com

**********_

**********_

سعد مناہل کو گھر واپس لے آیا تھا ڈاکٹر نے بخار کی وجہ ٹھنڈ لگنا بتائی تھی جس کے لئے بخار کی عام سی دوائی پیناڈول دے دی تھی ایک ڈرپ لگا کر گھر بھیج دیا تھا

وہ لوگ گھر آئے تو سفورا گھر پر موجود نہیں تھی وہ اتنی عجلت میں نکلی تھی گھر کو تالا تو دور کنڈی بھی لگانا بھول گئی تھی

بارش ہلکی ہو چکی تھی اب ٹھنڈی ہوا نے چارج سنبھالا تھا سعد مناہل کو گرم رضائی اوڑھا کر سونے کا کہہ کر خود کچن میں آیا تھا اب وہ دیسی مرغی جو وہ ابھی آتے ہوئے کسی دوست سے خرید لایا تھا اس کی یخنی بنی رکھ کر واپس مناہل کے پاس آیا تھا وہ سعد کو دیکھ کر آنکھیں کھول کر مسکرائی تھی۔۔۔

"سر دباؤں؟؟؟" یار رات نا ہی تمہاری مانتا تو اب تم یوں بیمار نا پڑی ہوتی۔۔۔ بیمار تم لیٹی ہو اور زندگی میری رک گئی ہے۔۔۔۔۔ ایسا لگتا ہے میں بیمار ہوا ہوں"

سعد پر خلوص محبت سے مناہل کی طرف دیکھتا ہوا بول رہا تھا جس پر مناہل نہال ہو رہی تھی

"سعد میں بہت ہی عام سی شکل کی لڑکی ہوں اوپر سے آپ کی بیوی بھی ہوں آپ پھر بھی مجھ سے اتنی محبت۔۔۔۔۔اتنی محبت کیسے کر لیتے ہیں؟؟؟کیا واقعی آپ باقی مردوں سے مختلف ہیں؟؟؟"

اس سوال پر سعد کا موڈ بگڑا تھا

"کیا مطلب یار اب یہ بات بھی ثابت کرنے کی ضرورت ہے؟؟؟"

مناہل نے معصومیت سے سعد کی طرف دیکھا تھا جہاں طنز یا شک کا شائبہ تک نہیں تھا وہ اسے ایسا دیکھ فوراً نرم پڑا تھا

"جی میری جان۔۔۔میں واقعی اپنی بیوی سے بے پناہ محبت کرتا ہوں۔۔۔۔۔۔جو محبت ہوتی ہے نہ وہ کسی کی اچھی شکل سے نہیں ہوتی۔۔یہ تو ایک احساس ہے جو دل کی عادت بن جاتا ہے۔۔۔اس انسان کا خیال ہی ہمیں پر سکون کرنے لگتا ہے وہ کالا ہے گورا ہے لمبا ہے یا چھوٹا۔۔۔ان سب باتوں سے بالاتر۔۔۔۔بس دل میں خوشی بھر جاتی ہے اس خاص انسان کے ساتھ کا سوچ کر ہی۔۔۔۔"

"مرد کو اپنی بیوی سے خاص محبت خاص اہمیت درکار ہوتی ہے۔۔ گو کہ ہر مرد پھر بھی اپنا نہیں ہوتا مگر اگر عورت ثابت قدم رہے تو وہ ہمارے دل کے کسی کونے میں اہم ضرور ہوتی ہے۔۔۔۔ وہ الگ بات ہے کہ بعض اوقات یہ آگاہی محض پچھتاوہ بن جاتی ہے کیوں کہ پوری زندگی گزر چکی ہوتی ہے۔۔۔۔ وہ عورت تھک کر یا تو ہمیں چھوڑ چکی ہوتی ہے یا پھر وہ دلی طور پر ہم سے بہت دور جا چکی ہوتی ہے ۔۔۔۔ مگر میں کسی پچھتاوے کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔۔۔۔ اسی لئے تمہیں دل و جان سے اپنی زندگی کا ہر پل فقط چاہنا چاہتا ہوں۔۔۔۔ اگر کوئی ہم کو الگ کر سکتا ہے تو وہ صرف موت ہے۔۔۔"

اس بات پر مناہل نے سعد کو شکریہ کہا تھا وہ شرم اور خوشی سے لال ہوئی تھی جبکہ دروازے میں کھڑی سفورا کے چہرے پر موت کا سن کر چمک آئی تھی وہ دبے قدم چلتی اب کچن میں آئی تھی کھولتی یخنی کو دیکھ کر اس کا خون کھولا تھا

"سمجھ دار ہے میرا بیٹا۔۔۔ موت ہی واحد حل ہے اس مناہل نام کی بلا کا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

سفورا اپنے خاص کمرے میں جو باقی تمام کمروں سے نسبتا کافی چھوٹا تھا، آئی تھی جہاں کی چابی سفورا کے علاوہ آج تک کسی کے پاس نہیں گئی تھی نا ہی کوئی اس کمرے کا راز جان پایا تھا

یہ کمرہ چھت پر تھا جو ہمیشہ بند رہتا تھا ایک بڑا سا تالا۔۔۔۔۔اور وجہ یہی بتائی گئی تھی کہ اس میں گھر کا پرانہ فالتو سامان ہے جو بہت غیر ضروری ہے۔۔۔۔لہذا اس کو بند ہی رکھا جائے۔۔۔

بارش آہستہ آہستہ تیز ہو رہی تھی سفورا کمرہ کھول کر اندر آئی تھی جہاں تین تابوت پڑے تھے کمرے میں سخت بدبو بھری تھی وہ کھانستی ہوئی منہ پر اپنا دوپٹہ باندھ چکی تھی جس سے اس بدبو کا احساس کچھ کم ہوا تھا

www.novelsclubb.com

اس نے درمیان والے تابوت کو کھولا تھا جو کالا لباس پہنے کپڑے کی گڑیوں سے بھرا ہوا تھا گڑیوں کے باقاعدہ تمام اعضاء بنائے گئے تھے تمام گڑیاں خون آلود

تھیں شاید بو بھی انہی کی تھی سفورا نے ان میں سے ایک کو نکال کر اپنے پاس چھپا لیا تھا اس پر بھی خون لگا ہوا تھا

"باجی کیا سمجھتی ہے ساری عمر میں فقط اس کی چیلی بن کر اس کے علوم کی محتاج رہوں گی۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ میں اپنا اور ان کا دونوں کے علم کے استعمال سے مناہل کی موت لکھوں گی۔۔۔۔ ایسی موت جس سے میں امر ہو جاؤں۔۔۔۔ باجی سمجھتی ہے میں اس کے مقصد سے ناواقف ہوں۔۔۔۔ میں خود اس علم کا استعمال کروں گی اور اس خاص عمل سے باجی کے تمام علوم کی جانشین بنوں گی ۔۔۔ھاھاھاھاھا۔۔۔"

اس نے ان باقی کے دونوں تابوتوں کے ڈھکن اٹھا کر دیکھا تھا اس نے ان میں ایک چھوٹی سی شیشی سے خاص پانی ڈالا تھا اور سر کو نفی میں دھنتے ہوئے ان کو بند کیا تھا

اب وہ اس گڑیا کو سامنے رکھ کر کوئی خاص منتر پڑھ رہی تھی جس سے تھوڑی ہی دیر میں وہ گڑیا بولنے لگی تھی

www.novelsclubb.com

"روز کفن پہن کر سویا کرو۔۔جب تک وہ قبر تمہیں مل نہیں جاتی جس میں باجی نے دفن ہونا ہے۔۔۔۔"

وہ اتنا بتا کر بے جان ہو گئی تھی

سفورا نے اٹھ کر اس گڑیا کو اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا تھا

اب وہ دوسرے ہاتھ سے ایک شاپر ڈھونڈ رہی تھی جو مل نہیں رہا تھا سفورا کی نظر ایک دم گڑیا پر پڑی تھی جو اپنی نظریں سفورا پر گاڑے ہوئے تھی

"کہیں تم وہ راکھ والا شاپر تو نہیں ڈھونڈ رہی جس میں کالے علم کے بادشاہ ہندو پنڈت کے چیتا کی راکھ ہے؟؟؟"

اس گڑیا میں جان صرف اس خاص منتر سے ہی کسی خاص بابت کے لئے ڈالی جاتی تھی مگر اس کا خود سے بولنا سفورا کو خوف زدہ کر گیا تھا اس کے ہاتھ سے وہ چھوٹ گئی تھی وہ ڈر کے دیوار سے جا لگی تھی

www.novelsclubb.com

"ھاھاھاھا۔۔۔باجی کے ساتھ غداری مت کر سفورا بعض آجا اپنے بدنیتی سے ورنہ اچھا نہیں ہوگا تیرے ساتھ۔۔۔جو ہے یہ سب چھین جائے گا"

" تممممم کون ہو؟؟؟"

"میں؟؟؟میں وہ ہی موکل ہوں تمہارا جو تم سے عشق کرنے لگا تھا مگر تم نے مجھے آزاد کر دیا۔۔تمہارا خیر خواہوں۔۔۔۔میں جب چاہے کوئی بھی روپ دھار سکتا ہوں۔۔۔"

"اچھا۔۔۔شاکا میری مدد کروگے اس مناہل کو ختم کرنے میں؟؟؟"

"نہیں۔۔۔مجھے کسی کی جان لینے کی اجازت نہیں ہے۔۔۔ہاں مگر میں تمہیں اس برائی کو چھوڑ کر میرے ساتھ امر ہو جانے کا ضرور کہوں گا۔۔۔

سفورا اس سے بات کرتے کرتے اس خاص پانی کی شیشی کی طرف گئی تھی جس کا پانی اس نے ایک جھٹکے سے اس گڑیا پر ڈالا تھا جس سے وہ کالا سایا بن کر اس گڑیا سے باہر نکلا تھا

"افففففف۔۔۔مت کرو۔۔۔۔۔تم نے اچھا نہیں کیا میرے ساتھ سفورا۔۔۔مجھ پر یہ طلسماتی پانی ڈال کر تم میری طاقت حذف کر سکتی ہو مگر مجھے مار نہیں سکتی ۔۔۔۔ابھی جا رہا ہوں میں مگر یاد رکھنا اس بار میری واپسی کا مقصد تمہاری تباہی ہو گا ۔۔۔۔اور وہ ہو گا تمہارے بیٹے کی موت۔۔۔۔زندہ لاش۔۔۔۔بن کر رہ جائے گا سعد۔۔۔"

عصر کی اذان ہونے لگی تھی سفورا نے راکھ کا شاپر اور وہ گڑیا بغل میں دبا کے نیچے گئی تھی بارش اپنے زوروں پر تھی مناہل سو رہی تھی شاید دوائی کا اثر تھا اور سعد کچن میں اس کے لئے کھانا بنا رہا تھا

www.novelsclubb.com

سفورا نے خود کو باہر سے ابھی آتا ظاہر کیا اور سعد سے مناہل کی رسمی خیریت پوچھ کر وہ اپنے کمرے میں آئی تھی

**********_

دن کا وقت تھا منی قبرستان میں کھیلنے گئی ہوئی تھی بہادر شاہ رات کی تیز بارش اور آندھی کی وجہ سے جھونپڑی میں سوراخ ہو گئے تھے وہ ان کی مرمت میں مصروف تھا جب منی ایک آدمی کے ساتھ اندر آئی تھی

"ابا ان صاحب کو قبر کھدوانی ہے میت بس آتی ہو گی یہ بہت جلدی میں ہیں"

منی دونوں ہاتھ تیز تیز جھولتی ہوئی بولی تھی

بہادر شاہ کے چہرے پر مسکراہٹ گہری ہوئی تھی

"ہم تو بیٹھیں ہی یہاں قبریں کھودنے کے لئے ہیں جو آپ کا حکم صاحب چلیں بارش ابھی ہلکی ہے پہلے آپ کا کام کر دیتا ہوں"

تیز یخ بستہ ہوا ہڈیوں میں گھس رہی تھی دن میں بھی شام کا منظر تھا بارش ابھی بھی ٹپ ٹپ برس رہی تھی بس رفتار آہستہ تھی بہادر شاہ لنگڑاتا ہوا اس آدمی کے ساتھ ہو لیا تھا جو نہایت مہنگے کپڑے اور اصلی چمڑے کا کوٹ جو ایک اوور کوٹ تھا وہ گھٹنوں تک اس کوٹ میں چھپا ہوا تھا اس کی دولت اس کے پہناوے میں چیخ رہی تھی اس کے ہاتھ میں چھتری تھی اور لینڈ کروزر بہادر شاہ کے غریب خانے کے باہر کھڑی تھی جس پر جھنڈا بھی لگا ہوا تھا جو اس کے سرکاری ہونے کا پتہ دے رہی تھی

بہادر شاہ نے ایک نظر اس کی سواری پر ڈال کر قبرستان کے اندر جانا شروع کیا تھا

"یار تم اس طرح لنگڑاتے رہو گے تو آج کی تاریخ میں کھد گئی قبر۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ آدمی بیزار سا بولا تھا جس پر بہادر شاہ نے اس کی طرف مڑ کر دیکھا تھا

"صاحب ایک میری بات سن لو۔۔۔ تم امیر ہو گے اپنے گھر میں۔۔۔ مگر یہ میرا کام ہے جس کے لئے تم جیسے لوگ ہمارے محتاج ہیں۔۔۔۔ابھی بھی تم لوگ

ہمیں کیڑے مکوڑے سمجھتے ہو؟؟؟؟آخری سفر کی سواری ہم فراہم کرتے ہیں ۔۔۔۔جب انسان اتنا بے بس ہے کہ مرنے کے بعد وہ خود سے اپنی قبر نہیں کھود سکتا یہاں آکر اس میں دفن نہیں ہو سکتا پھر یہ غرور کیسا؟؟؟اپنی اوقات کیوں بھول گیا ہے؟؟؟"

"واہ۔۔۔۔بہت باتیں آتی ہیں تمہیں۔۔۔ھاھاھاھا۔۔۔گورکن ہو ۔۔۔۔فلسفہ مت جھاڑو۔۔۔جاہل آدمی اپنی اوقات تم بھول رہے ہو"

"ھاھاھاھاھا۔۔۔۔"

بہادر شاہ کا قہقہ بلند ہوا تھا

"جلدی کرو پاگل آدمی بارش تیز ہو رہی ہے وقت کم ہے ڈیڈ کو لاتے ہی ہوں گے، فلائٹ ہے میری"

وہ وقت دیکھ کر بے چین سا بولا تھا

بہادر شاہ خاموشی سے تیز تیز چلنے لگا تھا اب کی بار وہ لڑکا اس کی رفتار سے حیران ہوا تھا

ایک جگہ خالی دیکھ کر بہادر شاہ نے اسے کھودنا شروع کیا تھا

وہ لڑکا بیزار سایہ ساری کاروائی دیکھ رہا تھا

قبر کا گڑھا تھوڑا گہرا ہونے کی دیر تھی اس میں سے کالا بڑا سا سانپ نکل کر غائب ہوا تھا بہادر شاہ نے اس لڑکے کے تاثرات دیکھنے کے لئے اس کی طرف دیکھا تھا جو تھوڑا پریشان ہوا تھا سانپ کو دیکھ کر مگر وہ خاموش تھا

بہادر شاہ جیسے جیسے قبر کھود رہا تھا اس میں سے سانپ نکلنے کا سلسلہ ایسے ہی چلتا رہا

"لو بھئی کھد گئی قبر آپ کے ڈیڈ کی ایک نظر دیکھ لو ان کے قد کے حساب سے چھوٹی تو نہیں ہے، ھاھاھاھاھا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

بہادر شاہ کی بات میں طنز نمایاں تھا

اس نے جیسے ہی قبر کے اندر جھانکا وہ ڈر کر فورا پیچھے ہٹا تھا

وہ چھتری نیچے رکھ کر لمبے لمبے سانس لینے لگا تھا اس نے اپنی مہنگی شرٹ کے کچھ بٹن کھول کر دیئے۔۔۔بارش کی نھنی مگر متواتر بوندیں اسے بگھونے لگی تھیں

"یہ۔۔۔۔۔یہ سب کیا ہے گورکن؟؟؟یہ سب۔۔۔۔اس سب میں ڈیڈ؟؟؟ڈیڈ کو کیسے دفنائیں گے؟؟؟"

وہ گھبرایا سا بولا تھا

بہادر شاہ بیلچہ ایک ہاتھ میں پکڑے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا تھا

"کیا کرتا تیرا یہ ڈیڈ؟؟؟مہلت ختم ہونے سے پہلے تک؟؟؟"

"کیسی مہلت؟؟؟"

وہ سوال سمجھ نہیں پایا تھا

"ھاھاھاھا۔۔۔۔۔توبہ کی مہلت ختم ہونے سے پہلے تک بھولے لڑکے ۔۔۔"

بہادر شاہ ایک دم سنجیدہ ہوا تھا

"میرے ڈیڈ سیاست دان تھے۔۔۔۔۔"

"بہت۔۔۔۔بہت بڑا نام ہے ان کا تم ٹی۔وی نہیں دیکھتے۔۔۔ورنہ مجھ سے یہ سوال نا کرتے۔۔۔"

وہ اس بارش میں بھی پسینے میں شرابور ہو رہا تھا وہ اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں سے خشک کرتا ہوا بولا تھا

www.novelsclubb.com

"ھاھاھاھا۔۔۔۔۔"

بہادر شاہ کا خوفناک قہقہ بلند ہوا تھا

"ارے صاحب یہاں بڑا نام کام نہیں آتا، یہاں کے لئے بڑے اعمال کی ضرورت ہوتی ہے"

وہ اس قبر کی طرف اشارہ کر کے بولا تھا جو لال باریک کیڑیوں اور بڑے بڑے لال بچھوؤں سے بھری ہوئی تھی

"کیوں کہ اللہ کی یہ مخلوق ٹی۔وی نہیں دیکھتی"

"ھاھاھاھاھا۔۔۔بیچارہ انسان"

"تمہاری گاڑی بہت مہنگی لگتی ہے گھر بھی بڑا اور عالیشان ہی چھوڑ کر جا رہا ہو گا تیرا ڈیڈ، ھاھاھاھاھا۔۔۔اور بھی بہت سی جائیداد ہو گی جس کا مالک تمہاری ماں اور بہن بھائی ہو گے ہیں نا؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

"جی۔۔۔وہ کافی کچھ کما چکے ہیں اپنی فیملی کے لئے"

وہ اٹھ کر کھڑا ہوا تھا

"اس کا مطلب ہے بہت محبت کرتا تھا وہ تم لوگوں سے، تم بھی کرتے ہو؟؟؟"

"تم پھر شروع ہو گئے پاگل آدمی، ظاہر سی بات ہے ہم بھی کرتے ہیں"

"ثابت کرو"

بہادر شاہ بھی اٹھ کر کھڑا ہوا تھا

"کیا مطلب؟؟؟؟"

"تمہارے باپ نے حلال حرام کی تفریق کیے بغیر تمہارے بنک بھرے اور تم سب سے اپنی محبت ثابت کی۔۔۔۔ جس سے آج ان کی آمد کی منتظر یہ زیریلے کیڑیں مکوڑے ہیں اگر اس نے اپنی آخرت کا سوچا ہوتا تو آج اس کا مستقل ٹھکانا اتنا بھیانک نا ہوتا اب تمہاری باری ہے اپنی محبت ثابت کرو"

"کیسے؟؟؟"

وہ سانس کھینچ کر بولا تھا

www.novelsclubb.com

"اس قبر میں کود جاؤ اپنے باپ کی جگہ خود دفن ہو کر۔۔۔"

بہادر شاہ پر سکون سا بولا تھا جیسے یہ ایک معمولی بات ہو

"تمہارا دماغ تو واقعی اور بہت زیادہ خراب ہے تم؟؟؟ تم اپنی اوقات سے باہر آ رہے ہو اب"

وہ انگلی دیکھا کر بول تھا

"مجھے میری اوقات مت دکھاؤ"

دیکھو صرف ایک انگلی میری طرف ہے باقی چار کا رخ تمہاری طرف ہے

۔۔۔ھاھاھاھاھا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

بہادر شاہ اس کے پاس آ کر کھڑا ہوا تھا

"کیا بکواس ہے یہ؟؟؟ تم سے قبر کیا کھدوالی تم تو میرے باپ بن گئے ہو ہہنہ"

"تمہارا وہ باپ جو اتنی دولت چھوڑ کر جا رہا ہے جو تمہاری کم از کم تمہاری نسل تو بیٹھ کر کھا سکتی ہے وہ تمہاری محبت میں دن رات ایک کیئے حرام کا ڈھیر لگانے میں لگا رہا اور آج تم ان کو ایسی قبر میں دفنانا چاہتے ہو جو بہت خوفناک ہے تمہارا دل اپنے باپ کی دولت لینے کے لئے راضی ہے کیوں کہ یہ تمہارا حق ہے فرض اور محبت کا کوئی مطلب نہیں تمہاری کتابوں میں ؟؟؟"

"تو۔۔۔اس میں میرا کیا قصور ہے ؟؟؟ میں نے تو نہیں کہا تھا ان کو وہ حرام کما کر بنک بھریں۔۔۔وہ ہمیں آسائشوں والی زندگی دیں۔۔۔یہ خالص ان کی اپنی منشاء تھی اپنی قبر اس سب سے انہوں نے خود بھری ہے میں کیا کر سکتا ہوں"

وہ کندھے اچکا کر بولا تھا

www.novelsclubb.com

اتنے میں بارش تیز ہوئی تھی بجلی بھی چمکنے لگی تھی بہت سی بڑی بڑی سرکاریاں گاڑیاں ایک لائن میں منظم انداز سے وہاں آئی تھیں ان میں ایک ایمبولنس بھی تھی جیسے سارا سفید اور لال گلاب سے سجایا گیا تھا

سب لوگ مہنگے اور قیمتی کالے پینٹ کوٹ میں ملبوس ہاتھ میں چھتری پکڑے میت کے ساتھ قبرستان میں داخل ہوئے تھے جن میں نہایت قیمتی لباس پہنے ایک خاتون بھی تھی جو آج بھی اچھے سے میک اپ میں مناسب حلیے میں بلیک چشمہ پہنے ہوئے تھی اس کے اوپر ایک کارکن چھتری پکڑے ہوئے تھا وہ بار بار آنکھوں کے پاس ٹشو لے کر جاتی اور سوں کی آواز نکال کر اپنا چشمہ ٹھیک کرتی وہاں موجود سب مرد اس کو بار بار تسلی دیتے اور وہ اثبات میں محض سر ہلا دیتی۔۔۔اس کی آنکھیں آنسو تو در کنار نم تک نہیں تھیں وہ گرم قیمتی شال ایک کندھے پر لٹکائے ہوئے تھی

آخر اس میت کو قبر کے پاس لے جایا گیا تھا اب کچھ مرد اور اس کا بیٹا قبر کے اوپر چھتریاں کر کے اس کو قبر میں اتار رہے تھے۔۔

بارش نے زور پکڑا تھا بجلی آج زیادہ اور بار بار چمک رہی تھی

اس کا بیٹا سب دیکھتے ہوئے بھی اپنے باپ کو اس قبر میں لیٹا

www.novelsclubb.com

چکا تھا اس کو قبر میں لیٹانے کی دیر تھی وہ تمام سانپ بجلی کی سی تیزی سے اس کے کفن میں گھسے تھے جو قبر کی کھدائی میں نکل کر باہر آ گئے تھے وہ لڑکا سب چپ چاپ دیکھ رہا تھا بہادر شاہ سب فراموش کئے اپنی نظر اس کے بیٹے کے چہرے پر گاڑے ہوئے تھا

"بھابھی جی آخری دیدار کر لیں پھر مٹی ڈالنی ہے"

کوئی مصنوئی سی ھمدردی میں بولا تھا جس پر وہ معزز بیوہ تھوڑا آگے ہو کر قبر میں جھانکی تھی اس نے بھی وہ سب دیکھا تھا جو اس کا اکلوتا بیٹا دیکھ رہا تھا وہ تھوڑی سی حیرانی کے بعد منہ پر ہاتھ رکھ کر تھوڑا سا آواز کے ساتھ قصدا روئی تھی اب وہ آنسو صاف کر کے پیچھے ہو کر پر سکون سی کھڑی ہو گئی تھی اس نے قبر کو بند کرنے کی اجازت دی تھی

قبر کا پورا منظر اس کے بیٹے اور بیوہ کے علاوہ صرف بہادر شاہ کو نظر آ رہا تھا آخری سفر کی تکمیل ہوئی تھی

www.novelsclubb.com

اور وہ مرحوم مشہور سیاست دان کے لواحقین اس بچھو اور سانپوں سے بھری ہوئی قبر کے سودے میں سرکاری جھنڈا لگا گاڑی میں بیٹھ کر شان سے وہاں سے روانہ ہونے کو تھے۔۔۔۔بہت سے نجی اور سرکاری میڈیا کے لوگ اور گاڑیاں ان کو شروع سے اب تک کوور کر رہے تھے۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں قبرستان خالی ہو چکا تھا اب کچھ باقی تھا تو وہ تھا تیز طوفانی بارش، کڑکتی بجلی، لال کیڑے، لال بچھوں، کالے ناگ اور وہ قبر کا اندھیرا۔۔۔۔

بہادر شاہ اس قبر پر کھڑا اس کی طرف دیکھ رہا تھا بارش اسے بری طرح بگھو چکی تھی وہ قبر کھودنے کا سامان پکڑے قبر کو یک ٹک دیکھ رہا تھا ایک آنسو بہادر شاہ کی گال پر سے ہوتا ہوا گردن پر بہہ گیا تھا

www.novelsclubb.com

**********_

مناہل تیز بارش میں نہا رہی تھی دوپٹہ گلے میں جھول رہا تھا وہ دونوں ہاتھ پھیلا کر گھوم رہی تھی

آج سعد کی یاد بار بار اس کی آنکھیں بگھو رہی تھی۔۔۔

"صرف آپ سے محبت ہی تو کرتی تھی میں سعد۔۔۔

اور تو کبھی کچھ نہیں چاہا تھا۔۔۔۔پھر۔۔۔۔پھر کیوں امی۔۔۔۔امی نے مجھ سے آپ کو دور کر دیا؟؟؟؟"

"کوئی رشتہ نہیں تھا زندگی میں۔۔۔۔میں نے ماں اور باپ کا پیار نہیں دیکھا ۔۔۔۔۔بن ماں باپ کا بچہ تو ویسے ہی بوجھ ہوا کرتا ہے۔۔۔۔

میں نہیں جانتی میرا باپ۔۔۔۔۔میں تو یہ بھی نہیں جانتی میری ماں۔۔۔۔۔۔۔وہ زور قطار رونے لگی تھی۔۔۔۔میں تو گناہ تھی۔۔۔۔۔کسی ناجائز تعلق کا گناہ ۔۔۔۔جیسے محبت کا نام پر کیا گیا۔۔۔۔اور۔۔۔۔۔مجھے پھینک دیا گیا کسی بے جان چیز کی طرح۔۔۔۔

مجھے ہمیشہ لگتا تھا شاید اللہ مجھے بنا کر بھول گیا ہے (بے شک ایسا نہیں ہے وہ کسی کو نہیں بھولتا)۔۔۔جو ہر کوئی مجھے دھتکارتا ہے اور توں اوپر خاموش بیٹھا دیکھ رہا ہے ۔۔۔پھر سعد کا ساتھ دیا۔۔۔۔تو مجھے لگا میں بھی انسان ہوں۔۔۔میری بھی اس دنیا کے لوگوں کو ضرورت ہے۔۔۔۔کوئی تو ہے جو مجھے بھی چاہتا ہے۔۔۔مگر امی آپ نے مجھ سے میرا زندگی کا مطلب چھین کر اچھا نہیں کیا۔۔۔نہیں کیا اچھا ۔۔۔۔اللہ۔۔۔۔اللہ آپ کو پوچھے۔۔۔"

وہ چیخ چیخ کر رونے لگی تھی۔۔۔بارش اور تیز ہوئی تھی۔۔۔۔۔

آسمان نے اس کا غم بانٹا تھا وہ بھی رونے لگا تھا۔۔۔

وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر آسمان کی طرف دیکھ کر اونچی آواز میں رونے لگی تھی۔۔۔

اندر مدھو دروازے میں کھڑی اس کے ساتھ رو رہی تھی

"تم تو میرے جیسے نکلی رانی۔۔۔۔بدنصیب۔۔۔۔ادھوری۔۔۔اور۔۔۔۔اور ۔۔۔فالتو۔۔۔۔"

وہ آنسو پونچھ کر اندر گئی اور مادھوری کا وہ گانا لگا کر ناچنے لگی جو وہ اکثر رو کر دل کا بوجھ اتارنے کے لئے لگایا کرتی تھی

اورے پیا ہائے۔۔۔۔

اورے پیا۔۔۔۔

اڑنے لگا کیوں

من باولا رے

www.novelsclubb.com

آیا کہاں سے، یہ حوصلہ رے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اورے پیا۔۔۔۔۔۔۔۔اورے پیا۔۔۔۔۔

تانا بانا، تانا بانا

بنتی ہوا ہائے۔۔۔۔۔بنتی ہوا۔۔۔۔

بوندیں بھی تو آئیں نہیں باز یہاں۔۔۔۔ہائے۔۔۔۔

سازش میں شامل سارا جہاں ہے۔۔۔۔

ہر ذرے ذرے کی یہ التجاء ہے۔۔۔۔۔

اورے پیا۔۔۔۔۔۔۔اورے پیا ہائے۔۔۔۔۔۔

اورے پیا۔۔۔۔۔

اندر مدھو دیوانہ وار روتی ہوئی ناچ رہی تھی باہر مناہل سعد کی یاد میں۔۔۔۔۔

کچھ انسان مکمل ہو کر بھی ادھورے رہ جایا کرتے ہیں۔۔۔۔اور ان کو ادھورا ۔۔۔ان جیسے انسان کیا کرتے ہیں۔۔۔۔

کمی تو پھر کمی ہوا کرتی ہے۔۔۔وہ جسم کی ہو یا روح کی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

مدھو کو لگتا تھا وہ مکمل جنس نہیں ہے تبھی اس حالت میں ہے۔۔۔ مگر آج اسے ہر سوال، ہر شکایت کا جواب ملا تھا۔۔۔

قسمت میں دکھ لکھے ہو تو مکمل ہونے سے بھی کمی نہیں پوری ہوتی۔۔۔۔

جو بچہ دنیا میں آتا ہے وہ اس بات سے انجان ہوتا ہے کہ وہ لڑکا ہے لڑکی، ۔۔۔۔یا پھر وہ کچھ بھی نہیں ہے۔۔ وہ خواجہ سرا ہے۔۔۔ مطلب انسان جیسا لگنے والا کوئی وجود جو انسان نہیں...

وہ تو یہ بھی نہیں جانتا کہ وہ جائز یا ناجائز...

ناجائز ہو کر بھی اس کے بس میں ناپیدا ہونا نہیں تھا پھر۔۔۔ سزا اس کو ہی کیوں ملتی ہے؟؟؟ گالی وہ معصوم بچہ کیوں بنا کرتا ہے؟؟؟"

مناہل بھی گالی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

اسے ایک عورت نے کوڑے کے ڈھیر سے اٹھایا تھا وہ بیوہ تھی اور اکیلی بھی اولاد کی کمی بھی اس کے دل میں مناہل کے لئے کوئی محبت نہیں پیدا کر پائی تھی وہ بات بات پر اس معصوم بچی کو ناجائز اور ان چاہا ہونے کا تانا دیتی۔۔۔

بس کب وہ ان نفرت اور حقارت کے ماحول میں جوان ہوئی پتہ ہی نہیں چلا پھر کسی نے سفورا کو اس لڑکی کا بتایا جس پر ایک روپیہ بھی نہیں لگانا پڑا تھا وہ ساس اور بہو کی فطری کلیش میں ایک جوڑے میں اپنی کل کائنات اکلوتے بیٹے کے لئے اسے نکاح کر کے لے آئی تھی۔۔۔

وہ ایک جہنم سے دوسرے جہنم میں منتقل ہوئی تھی۔۔۔

**********_

www.novelsclubb.com

"رات کا کوئی پہر تھا مناہل کی آنکھ کھلی تھی سعد پاس لیٹا سو رہا تھا

بخار اتر چکا تھا گلا خشک ہو رہا تھا وہ کمرے سے نکل کا برآمدے میں آئی تھی جس کے ساتھ ہی ایک طرف کچن بنا ہوا تھا

بارش بہت تیز تھی جھل تھل کا سماں تھا بجلی زور سے چمکتی اور پورا صحن روشن ہو جاتا۔۔۔

برگد کا درخت تیز ہوا کی وجہ سے بارش کے تیز قطرے یہاں وہاں بکھیر رہا تھا

مناہل پیاس کو بھول گئی تھی بارش میں اس کی جان تھی شادی سے پہلے اس کی منہ بولی ماں جس نے اسے پالا تھا وہ جب بھی اسے امی بلانے پر ناجائز اور پلیدگی کا طعنہ دے کر امی پکارنے پر مارتی اور اسے سزا کے طور پر طوفانی بارش میں نکال دیتی تو وہ اکثر بارش میں پر سکون ہو جاتی اسے لگتا کوئی اس کے غم اور دکھ میں ساتھ رو رہا ہے ۔۔۔شروع شروع میں وہ بیمار ہو جاتی ڈر اور ٹھنڈ سے پھر آہستہ آہستہ بارش اسے اپنی دوست اور خیر خواہ لگنے لگی وہ جب بھی خوش یا اداس ہوتی فورا کام نپٹا کر بارش میں نہانے نکل جاتی۔۔۔۔

دکھی ہوتی تو آنسو بارش کا حصہ بن کر ختم ہو جاتے اور خوش ہوتی تو اس کا قہقہ بارش کے شور میں جذب ہو کر خاموش ہو جاتا۔۔۔

سعد سے پہلے تک اوپر اللہ اور نیچے بارش ہی تھی جو اس کو اپنی اپنی لگتی تھی۔۔۔۔

وہ بارش کی بوندوں سے باتیں کرتی اسے لگتا تھا یہ قطرے اللہ سے مل کر نیچے آ رہے ہیں۔۔۔وہ ان کو چومتی۔۔۔ان سے کھیلتی۔۔۔۔

آج بھی وہ خود کو بارش میں جانے سے روک نہیں پا رہی تھی۔۔۔مگر سعد کی ناراضگی کا ڈر ابھی بھی تھا وہ کچن میں پانی پینے جا چکی تھی۔۔۔

وہ کچن سے نکل کر دوبارہ بارش کو دیکھنے لگی تھی

www.novelsclubb.com

"چلو ہاتھ ہی گیلا کر لیتی ہوں۔۔۔"

وہ زیر لب بولی تھی

وہ برآمدے سے نکل کر ہاتھ آگے کر کے کھڑی ہوئی تھی ایک دم بجلی کڑکی تھی جس کے ساتھ ہی پورے علاقے کی بجلی غائب ہو گئی تھی۔۔

ہاتھ چند سیکنڈ میں ہی پانی سے بھر گیا تھا وہ آنکھیں موندیں پر سکون ہوئی تھی

"مناہل؟؟؟"

"باہر آجاؤ"

سعد کی آواز پر اس نے آنکھیں کھولی تھیں بجلی زور سے ایک بار پھر کڑکی تھی اور بارش نے زور پکڑا تھا

برگد کے درخت کے نیچے سعد بارش میں مکمل طور بھیگا ہوا اس کی طرف پینٹ کئے آگے ہاتھ باندھے کھڑا تھا

www.novelsclubb.com

"سعد؟؟؟آپ کب آئے..."

وہ خوش ہوتی فوراً اس کی طرف بھاگی تھی مگر سعد نے کوئی جواب نہیں دیا تھا بارش اتنی تیز تھی کہ وہ بھی جلد ہی پوری بھیگ گئی تھی وہ چہرے سے پانی دوپٹے سے کم کرتی اس کی طرف بڑھی تھی

"سعد؟؟؟"

اس نے سعد کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اپنی طرف کیا تھا مگر وہ سعد نہیں تھا اس کی آنکھیں مکمل کالی تھیں سفیدی کے نام پر کچھ نہیں تھا وہ پیچھے سے سعد جیسے کپڑے پہنے ہوئے تھا مگر آگے سے مکمل کالا تھا سب وہ ایک کالا لمبا گاؤن (چولا) تھا بجلی کڑکی تھی

اس نے قہقہ لگایا تھا اس کے کالے دانت صاف نظر آرہے تھے

"تتتتت۔۔۔ تمم؟؟؟؟

مناہل بھاگنے کے لئے مڑی تھی مگر اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تھا بہت تیز بدبو مناہل کی ناک سے ٹکرائی تھی۔۔۔

"سعد؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

"سعد؟؟؟؟؟؟؟؟؟مجھے بچالیں سعد؟؟؟؟؟"

وہ چیخ رہی تھی مگر آواز اس کے حلق میں گھٹ رہی تھی

اس آدمی کا فلک شگاف قہقہ بلند ہوا تھا اور مناہل ہوش کی دنیا سے بیگانی ہو کر اس کی باہوں میں جھول گئی تھی

**********_

**********_

"رانی میں جا رہی ہوں روٹی کما کر لاتی ہوں۔۔۔۔بتاؤ کیا لاؤں شام کے کھانے کے لئے۔۔۔۔کیا کھانے کا دل ہے میری منو کا؟؟؟"

مدھو چہرے کو مصنوئی زیبائش سے آراستہ کرتی ہوئی خلوص سے پوچھ رہی تھی

"آپی۔۔۔ایک بات تو بتائیں؟؟"

"پوچھ لے میری بنو، پہلے اجازت مت لیا کر"

وہ ادا سے تالی مار کر بولی تھی

"آپ۔۔۔۔۔۔۔تنگ نہیں آتیں روز اس طرح۔۔۔۔۔بن سنور کر

۔۔۔۔۔۔۔ناچ کر۔۔۔۔۔۔۔مطلب اپنی ذات کا تماشہ بنا کر آپ کو برا نہیں لگتا

؟؟؟"

"ھاھاھاھاھا۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

مدھو اس بات پر پیٹ پکڑ کر قہقے لگانے لگی تھی وہ لوٹ پوٹ ہوئی تھی

"آپی بتائیں نا"

"نہیں۔۔۔۔۔مناہل۔۔۔۔۔میں بہت خوش ہوں۔۔۔اپنے کام سے"

مدھو ایک دم سنجیدہ ہوئی تھی وہ اب لال سرخی کی ڈبل کوٹنگ کر رہی تھی مناہل کو مدھو کی بات عجیب لگی تھی اور وہ خاموش ہو گئی تھی

مدھو خود پر آخری نظر ڈال کر دوپٹہ گلے میں ڈال کر مناہل کے پاس آ کر بیٹھ گئی تھی

"دیکھو رانی۔۔۔۔ہم باقی انسانوں کی طرح ایک دوسرے کی جیب پر نظر نہیں رکھتے۔۔۔۔ جیسے مُلا کی دوڑ مسجد تک ہے نا ویسے ہی۔۔۔۔ہماری دو وقت کی روٹی تک۔۔۔۔۔۔۔ہم آج پیٹ بھر کر کھا لیں تو شکر کے ساتھ سو جاتے ہیں اس یقین کے ساتھ کہ جس نے آج بھوکا نہیں رکھا وہ کل بھی نہیں رہنے دے گا۔۔۔۔ہم دوسروں کا حق کھانے میں چال بازی نہیں کرتے۔۔۔کوئی منصوبہ بندی نہیں ۔۔۔۔ہم خواجہ سراؤں میں مکمل انسانوں سے زیادہ ایکتا ہوتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

پھر جب مکمل انسان 24 گھنٹے میں سے 18 گھنٹے روزانہ دوسروں کا حق کھانے میں گزار رہا ہے جب وہ اس کام سے تنگ نہیں ہوتا تو پھر ہم تو بس اللہ کی بناوٹ پر مجبور ہیں دو وقت کی روٹی کے لئے یہ سب کرنے پر۔۔۔۔۔ہاں منو۔۔۔۔۔میں تنگ

نہیں ہوتی۔۔۔۔میں پر سکون ہو کر سوتی ہوں کیوں کہ میں نے اپنی محنت سے بس دو وقت کی روٹی کھائی ہوتی ہے کسی کے حق سے کسی کی آہ نہیں کھائی ہوتی ڈھلتی شام میں۔۔۔۔"

"آپی آپ بہت گہری باتیں کرتی ہیں، میرے دل پُر سکون ہو جاتا ہے۔۔۔۔ہر سوال کا جواب ہے آپ کے پاس۔۔"

"ہاے منو۔۔۔۔۔یہ دل نہیں قبرستان ہے۔۔۔۔۔بہت کچھ اپنے ہاتھوں سے دفنایا ہے تیری مدھو آپی نے یہاں۔۔۔گہرائی آپو آپ آجاتی ہے پھر لفظوں میں ۔۔۔۔"

مدھو کی آنکھوں میں کاجل پھیلنے لگا تھا

"آپی آپ اداس مت ہو، آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں"

مناہل نے اس کی اداسی بانٹنی چاہی تھی

www.novelsclubb.com

"منو پتہ ہے میرا بہت دل کرتا تھا میرا بھی شوہر ہوتا، بچے ہوتے۔۔۔۔ایک مکمل گھر۔۔۔۔۔مگر اب۔۔۔"

مدھو اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھنے لگی تھی وہ خاموش ہوئی تھی

"مگر اب؟؟؟"

مناہل نے مدھو کا چہرہ اوپر اٹھایا تھا

"جب سے عورت کو

"میرا جسم میری مرضی"

کہتے سنا ہے میرا دل بدل گیا ہے۔۔۔۔یہ سوچ کر عجیب لگتا ہے کہ وہ ایک خواجہ سرا کی زندگی مانگ رہی ہے۔۔۔۔وہ باپ، بھائی، شوہر اور بیٹے کی غیرت کو خود کی آزادی کی راہ میں زنجیر کی طرح سمجھتی ہے۔۔۔۔سوچتی ہوں خواجہ سرا ہی ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔عورت سر پر غیرت اور حفاظت کی چھت کو بوجھ سمجھ کر روڈوں پر

www.novelsclubb.com

نکل کر یہ مطالبہ کر رہی ہے کہ اسے ایک خواجہ سرا کی زندگی گزارنے کا حق دیا جائے۔۔۔۔

پھر کیا کروں گی میں ایسی عورت بننے کی خواہش کر کے عورت تو شوہر اور گھر گرہستی کو قید کا نام دے رہی ہے۔۔۔۔وہ خدا کی ناراضگی مول لیئے بیٹھی ہے ۔۔۔۔میں خواجہ سرا کم از کم اپنی حد تو نہیں توڑ رہی۔۔۔۔میں خواجہ سرا ہی بھلی ہوں۔۔۔"

مدھو کی بات سن کر مناہل کا پسینہ چھوٹ گیا تھا اس نے بے اختیار باہر دیکھا تھا جہاں بارش برسنے کو تیار تھی۔۔۔

"مدھو آپی موسم خراب ہے اس موسم میں کون ناچ گانے کا فنکشن رکھے گا۔۔۔"

"مناہل تم بہت بھولی ہو، شیطانی کاموں کو خراب موسم کچھ نہیں کہتا ۔۔۔۔آندھی ہو یا طوفان ایسے کام ملتوی نہیں ہوتے۔۔۔خراب موسم مسجد میں جا کر نماز پڑھنے سے روک لیتا ہے۔۔۔خراب موسم میں ٹھنڈہ پانی وضو میں

روکاوٹ بن سکتا ہے۔۔۔۔ مگر یہاں۔۔۔۔۔۔ مرزا صاحب کے ہاں جارہی ہوں ۔۔۔ خیر سے تیسری بیوی بیاکر لائے ہیں۔۔۔ بہت بڑا فنکشن ہے۔۔۔ علاقے کے بہت کم خواجہ سرا بلائے ہیں ان چند خوش نصیبوں میں میرا نام بھی شامل ہے"

"اتنے امیر ہیں تو پھر تو سب کو ہی بلانا بنتا تھا"

مناہل دروازے میں آکر کھڑی ہو کر بولی تھی وہ بارش کی شدت کا اندازہ لگانے اٹھی تھی جو بس آنے کو تھی

"اب ناچ گانے کا کام گھر کی عورت نے جو سنبھال لیا ہے، ہم خواجہ سرا تو بس بچا ہوا کھانا لے کر لوٹ آتے ہیں"

"اچھا میں چلتی ہوں تم دروازہ اچھے سے بند کر لینا جب تک میری آواز سے تسلی نا ہو کسی کے لئے بھی کھولنا مت"

مدھو ایک پرانی مگر صاف شال اوڑھ کر گندی سی چھتری لے کر جانے کو تھی

"آپی میں نے تو باہر ویسے بھی نہیں جانا آپ باہر سے تالا لگا کر چلی جائیں جیسے ہمیشہ سے لگایا کرتی تھیں"

مناہل نے پہلی بوند کو ہاتھ میں بھر کر کہا تھا عصر ہونے کو تھی وہ مدھو کے جانے کے بعد نماز پڑھنے اندر آئی تھی

**********_

مناہل کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو اپنے کمرے میں لیٹے پایا۔۔۔سعد کچن میں تھا جبکہ سفورا اس کے پاس بیٹھی تسبیح پر کچھ پڑھ رہی تھی

وہ گزشتہ رات کا سوچ کر اٹھ کر بیٹھ گئی تھی اس کی سانس پھول گئی تھی گلا خشک کانٹا ہونے لگا تھا

www.novelsclubb.com

"لیٹ جاؤ آرام سے"

سفورا نے اپنی ضرورت سے زیادہ کاجل سی بھری آنکھوں کو ایک دم کھول کر کہا تھا

"امی۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔سعد۔۔۔۔مجھے پیاس لگی ہے"

مناہل حلق پر ہاتھ پھیر کر بولی تھی

اتنے میں سعد کھانے کی ٹرے لئے اندر آیا تھا

"اٹھ گئی ہو مناہل؟؟؟ چلو اٹھو ہاتھ دھلواتا ہوں پھر کھانا کھاتے ہیں میں نے مٹن کڑاہی بنائی ہے تمہاری من پسند۔۔۔"

سعد آنکھوں میں چمک لئے جوش سے بولا تھا

www.novelsclubb.com

مناہل نے سعد کو ہاتھ کے اشارے سے پاس آنے کو کہا تھا سعد فورا آکر بیٹھا تھا

"سعد۔۔۔۔۔رات کو۔۔۔۔وہ وہ کون تھا جو مجھے اپنی طرف کھینچ رہا تھا؟؟؟"

مناہل سعد کے کندھے پر سر رکھ کر سہم کر بولی تھی جس پر سفورا کے چہرے پر چمک آئی تھی

"ارے کوئی نہیں تھا تمہیں جب منع کیا تھا ڈاکٹر نے دوبارہ بارش میں نہانے سے تو تمہیں کیا ضرورت تھی مناہل۔۔۔۔بخار تیز تھا اور ٹھنڈ بھی ایسے میں تم اس طوفانی بارش میں رات کے اس پہر نہانے نکل گئی ڈر تو لگنا ہی تھا۔۔۔۔۔تمہارا وہم ہے سب۔۔۔ایسا کچھ نہیں تھا میں جب تمہیں اپنی جگہ پر نا پا کر باہر آیا تو تم بلکل اکیلی برگد کے درخت کے نیچے تیز بارش میں بیہوش پڑی تھی پھر میں تمہیں اندر لے آیا اور اب تم بلکل ٹھیک ہو"

"بس کھانا کھاؤ تاکہ بخار کی دوائی دوں"

www.novelsclubb.com

سعد اس کے سر کو پیار سے سہلا کر بولا تھا

"بارش سے تمہیں ایسی نفرت کروادوں گی کہ یاد رکھو گی"

سفورا نے خود سے دل میں کہا تھا وہ باہر دیکھ رہی تھی جہاں ٹپ ٹپ بارش برس رہی تھی گو کہ رفتار ابھی کم تھی

"سعد مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے دل عجیب عجیب سا ہو رہا ہے، جیسے، جیسے کچھ ہونے والا ہے بہت برا"

"مناہل میری جان بس نارمل سا بخار ہے تم پھر سے اچھا محسوس کرنے لگو گی ۔۔۔۔"

سعد مسکرا کر بولا تھا

مناہل کو آج سفورا کچھ عجیب لگ رہی تھی وہ سعد کے کندھے کے ساتھ سر ٹکائے سہمی سی، کن انکھیوں سے سفورا کو دیکھ رہی تھی سعد کو بھی اس بات کا اندازہ ہوا تھا

"امی آپ دم کریں نا مناہل پر، اس کو ٹھیک کریں"

سعد تڑپ کر بولا تھا

"سعد باہر بارش تیز ہونے والی ہے میں مناہل کے لئے ڈر کا تعویز لے کر آتی ہوں وہ یہ گلے میں ڈال لے گی تو اس کا ڈر بھاگ جائے گا"

سفورا اٹھتے اٹھتے مناہل پر سر تا پیر پھونک مار کر بولی تھی سعد کو تسلی ہوئی تھی ماں کی اس دلچسپی اور فکر پر۔۔۔

"امی بارش تیز ہونے والی ہے آپ کل چلی جاتیں کچھ دیر میں مغرب بھی ہونے والی ہے"

سعد کھڑا ہو کر ماں کے پاس آیا تھا جو برآمدے میں اپنی چادر اوڑھ کر چھتری لئے تیار کھڑی تھی

"نہیں وقت کم ہے میرا علم کہتا ہے مناہل پر سایا ہو گیا ہے اس کا حل بہت جلد کرنا ہی مناسب رہے گا"

وہ کہہ کر رکی نہیں تھیں

بادل زور سے گرجے تھے سفورا کالی چادر اوڑھے تیز تیز قدم چلتی جارہی تھی وہ حسب معمول کچے راستے پر جیسے ہی مڑی اس کی نظر باجی کے بوسیدہ گھر پر پڑی تھی جو آبادی سے قدرے ہٹ کے تھا وہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا اور شام کے اذان بھی ہونے لگی تھی

وہ دروازہ کھٹکھٹا کر کھڑی ہو گئی تھی بارش تیز ہو گئی تھی بجلی چمکی تھی بے دھیانی میں اس کی نظر دروازے کے نچلے حصے پر پڑی تھی جہاں سے عجیب و غریب سے کوئی حشرات تیزی سے باہر آرہے تھے کچھ سفورا کے اوپر بھی چڑھ گئے تھے جو تیز جلن کے بعد نا قابل برداشت خارش کرنے لگے تھے سفورا پاگلوں کی طرح چھتری پھینک کر اپنا پورا جسم کھجھانے لگی تھی جہاں وہ خارش کرتی وہاں سفید پیپ والا دانا بن جاتا وہ اسی وقت پھٹ جاتا اور اس کا پانی پھیل کر مزید خارش جلن اور آخر میں تیز درد پیدا کرتا وہ سخت مشکل میں آگئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

اسی وقت باجی نے دروازہ کھولا تھا وہ سفورا کی حالت دیکھ کر اسے کھینچ کر اندر لے آئی تھی

اسے اندھیرے کمرے میں لا کر اس کو ایک لال رنگ کا مرہم لگانے لگی جس سے تھوڑی دیر میں سفورا پر سکون ہو گئی تھی مگر ان دانوں کے چھالے ابھی بھی موجود تھے

"باجی یہ کیا تھا؟؟؟اور اس طرح اندھیرا کیوں کر رکھا ہے؟؟"

"خاص عمل کر رہی تھی کسی خاص اللہ کے بندے پر اسی کی وجہ سے میرا عمل الٹا پڑ گیا اور یہ زہریلی کیڑیاں کمرے میں بھرنے لگی بہت مشکل سے ان کو باہر بھیجا ہے، مجھے بھی بہت کاٹا ہے"

www.novelsclubb.com

وہ خود کو دیکھانے لگی تھیں جہاں نسبتا بڑے اور بھیانک چھالے تھے

دونوں بیٹھ گئی تھیں باجی نے کمرے کا بلب روشن کر لیا تھا

ایک دم کمرہ پیلی روشنی سے بھر گیا تھا کمرے میں جابجا کفن کے مختلف حصے بکھرے پڑے تھے جن پر خون کے چھینٹے ڈالے گئے تھے ایک طرف کچھ جگہ پر دھواں کیا گیا تھا

سفورا نے مناہل کی کنگی کے بال، میلے کپڑے اور ناخن

جو وہ اس کی بے ہوشی میں کاٹ لائی تھی باجی کو پکڑاتے ہوئے پوچھا تھا

"آج کے دور میں کون اتنا نیک ہے جو عمل ہی الٹا پڑ گیا وہ بھی آپ جیسی پہنچی ہوئی عامل کا۔۔۔۔۔۔باجی ایسی بھی کیسی نیکی جو آپ کے عمل کے آگے ڈھال بن کر بچا گئی اس کو؟؟؟"

www.novelsclubb.com

"پانچ وقتی نمازی ہے"

"تو کیا نماز میں اتنی طاقت ہے؟؟؟"

سفورا چیزیں باجی کو تھما کر اب اپنا شاپر بند کر رہی تھی گرہ لگا کر

"آج کا مسلمان پانچ وقت کی نماز کی اہمیت اور فوائد جان کر اس کی پابندی شروع کر دے تو ہم جیسے اسی دن اپنا بستر گول کر کے جنگلوں میں نکل جائیں سفورا"

باجی کی بات میں طنز کا عنصر نمایاں تھا

"نماز میں بہت طاقت ہے جب بھی کسی نمازی پر عمل کروایا جاتا ہے مجھ سے میں بہت کم یا شاید کبھی کامیاب نہیں ہوئی اگر کبھی ہوئی ہوں تو وہ وقتی اثر ثابت ہوا ہے، کروانے والا کچھ ہی دنوں میں شکایت کے ساتھ واپس آیا ہے۔۔۔پانچ وقت کی نماز جو پڑھنے والے کے گرد ایسا مضبوط حصار کھینچ لیتی ہے اس کا توڑا کثر بلکل ناممکن ہو جاتا ہے، لہذا کسی کو اپنے عمل کے تابع کرنے کے لئے سب سے پہلے مجھے اس کو ایسے کاموں میں لگانا پڑتا ہے جس سے وہ نماز میں سستی اور قضاء کرنے لگے"۔۔۔۔

"تو کیا کسی کو بے نمازی کرنا آسان کام ہے؟؟؟"

www.novelsclubb.com

سفورا نے کمرے کے باہر دیکھا تھا جہاں رات کا اندھیرا پھیل چکا تھا اور اب بارش زور پکڑ چکی تھی

"ہاں۔۔۔۔ان لوگوں کو جو نماز میں مستقل نہیں ہوتے، مطلب کبھی کوئی پڑھ لی کوئی چھوڑ لی جو لوگ یہ نہیں جانتے کہ ہر نماز کی اپنی اہمیت اور کام ہے ۔۔۔۔ایسے لوگوں کا دل بدلنا بہت آسان ہوتا ہے"

"ہاں مگر کچھ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جن کو نماز بوجھ لگنے لگتی ہے نماز پڑھ کر بھی وہ بے سکون اور بے چین رہتے ہیں مگر وہ پھر بھی اس کی ادائیگی میں ناغہ نہیں کرتے وہ اس بات کو کبھی بھی فراموش نہیں کرتے کہ نماز فرض ہے یہ اتنی معمولی نعمت نہیں ہے جسے انسانی موڈ کی نظر کیا جائے۔۔۔ایسے لوگوں پر جادو کرنا ناممکن سا ہو جاتا ہے سفورا۔۔۔اور آج جس کا عمل الٹا ہوا ہے یہ بھی پانچ وقت کا نمازی ہے"

باجی اپنی ناکامی پر غمگیں ہو گئیں تھی پھر کچھ یاد آنے پر وہ دوبارہ بولی تھی

www.novelsclubb.com

"تیری بہو تو نمازی نہیں نا؟؟؟"

"فجر نہیں پڑھتی سوئی رہتی ہے باقی سب میں باقاعدگی ہے بہت۔۔۔۔۔"

"ھاھاھاھاھا۔۔۔۔پھر تو اس پر عمل زیادہ مشکل نہیں ہوگا سفورا۔۔۔۔جو نماز سب سے افضل ہے وہ اسی میں کوتاہی کرتی ہے تو۔۔۔۔۔بس تمہارا کام سمجھو ہو گیا ۔۔۔"

باجی اب دلچسپی سے مناہل کی مطلوبہ چیزیں دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

جبکہ سفورا تیز بارش کی طرف دیکھ رہی تھی اور وہ دل ہی دل میں باجی کے تجربے کو داد دے رہی تھی کیوں کہ رات ہی وہ اپنے عمل کا اثر مناہل کو خوفزدہ کر کے دیکھ چکی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"اچھا باجی اجازت دیں میں نکلوں رات زیادہ ہو رہی ہے"

"ہاں تم جاؤ میں ابھی مناہل پر عمل شروع کرتی ہوں اسے زندہ رکھنا ہے فلحال اسے ان باقی ماندہ چار نمازوں سے بھی ہٹانا ہے اس کے بعد اس کے جسم کی ضرورت ہو گی مجھے ایک خاص عمل کے لئے۔۔۔"

باجی نے اپنے عمل کی تیاری کے لئے چیزیں ترتیب دینا شروع کر دی تھیں اور ساتھ ہی سفورا کو جانے کا اشارہ کیا تھا جس پر سفورا نے فوری عمل کیا تھا وہ طوفانی بارش میں گھر کی طرف نکل گئی تھی

سفورا گھر پہنچی تو سعد اس کا منتظر کھڑا تھا

"امی بہت دیر کر دی آپ نے مجھے فیکٹری سے کب سے کال آئی ہوئی ہے دو دن کی چھٹی پر جو لڑکا اپنی جگہ کام پر لگایا تھا اس کے گھر میں کوئی مسئلہ ہو گیا ہے اب اس کی جگہ مجھے اس کی نائٹ کرنی پڑے گی انکار بھی نہیں کر سکتا تھا اسی کے دم پر جب

چاہے چھٹی کرتا ہوں، میں بس آپ کا منتظر تھا مناہل سو گئی ہے آپ اس کے پاس ہی سو جایئں آج"

"مناہل کو بتا دیا ہے؟؟"

"جی امی"

سعد اپنا رین کوٹ پہن کر تیز بارش میں بائیک لے کر نکل گیا تھا سفورا پر سکون سی گھر کا مین دروازہ بند کر کے خشک کپڑے پہننے اپنے کمرے میں گئی تھی

"رات کا کوئی پہر تھا جب مناہل کی آنکھ کھلی تھی وہ جانتی تھی سفورا اس کے ساتھ موجود چارپائی پر سوئی ہو گی اور سعد فیکٹری جا چکا ہو گا اس نے آنکھیں کھول کر کمرے کی کھڑکی کی طرف دیکھا تھا جو تیز بارش اور ہوا کی وجہ کھل اور بند ہو رہی تھی بارش بہت تیز تھی

اس نے کل رات کا سوچ کر سہم کر سفورا کی طرف کروٹ بدلی تھی مگر جو منظر اس نے دیکھا وہ گزشتہ رات سے زیادہ خوفناک تھا

سفورا کفن پہنے کسی میت کی طرح سیدھی لیٹی سو رہی تھی مناہل کی چیخ پر اس نے اپنی کاجل سے لبریز کالی آنکھیں کھول کر مناہل کی طرف دیکھا تھا جس سے مناہل کا سانس بند ہونے کو تھا

سفورا اپنا حلیہ بھلائے اب چارپائی پے اٹھ کر بیٹھ گئی تھی مناہل کی مسلسل چیخوں کو روکنے کے لئیے اس کے پاس چل کر آ رہی تھی ایسا لگ رہا تھا کوئی کفن پہنے میت چارپائی سے اٹھ کر اس کی طرف آ رہی ہے اس سے پہلے کے مناہل کا دل بند ہوتا سفورا فوراً

www.novelsclubb.com

بولی تھی کیوں کہ اس خاص عمل کے لئے اس کا زندہ رہنا ابھی بہت ضروری تھا

"میں ہوں مناہل تمہاری امی، ڈرو مت مجھ سے"

وہ مناہل کے پاس بیٹھ گئی تھیں اور وقت دیکھ کر اس پر کچھ پڑھ پڑھ کر پھونکنے لگی تھیں تھوڑی ہی دیر مناہل دوبارہ سو گئی تھی

وہ سوتے ہوئے بھی مسلسل ہچکیاں لے رہی تھی۔۔۔

سفورا نے اس گڑیا کو اس کے بیڈ کے نیچے کچھ پڑھ کر خاص وقت دیکھ کر چھپا دیا

۔۔۔

اس کے کام کا باقاعدہ شاندار آغاز ہو چکا تھا وہ مطمئن سی اپنی جگہ پر جا کر لیٹ گئی تھی جبکہ بارش کی شدت میں تیزی آئی تھی۔۔۔

*"*********"*****_

منی بیٹھی ایک ٹہنی کے ساتھ کھیل رہی تھی جبکہ بہادر شاہ دروازے میں کھڑا کڑکتی بجلی اور تیز بارش میں آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا

جیسے ہی بجلی چمکتی ایسا لگتا آسمان دو ٹکڑوں میں بٹ گیا ہے

وہ دونوں ہاتھ کمر پر رکھے پریشان سا لگ رہا تھا

"اباں اندر آجا کیا دیکھ رہا ہے باہر؟؟"

منی ٹہنی ہاتھوں میں جُھلاتی چل کر باپ کے پاس آئی تھی

"منی آج کچھ بہت برا ہونے والا ہے، یہ آسمان دیکھ رہی ہے کیسا غضبناک ہو رہا ہے"

وہ آسمان کی طرف اشارہ کر کے بولا تھا جو ایک بار پھر پورا روشن ہوا تھا

"ایسا لگتا ہے آج یہ بجلی زمین پر بھی گرے گی"

"آواز سنی توں نے منی؟؟؟"

www.novelsclubb.com

"اباہر انسان اپنے عمل کی فصل کاٹے گا اگر کسی پر گرے گی تو اس کے اپنے کرتوت اس کے آگے آئے ہوں گے، توں کیوں پریشان ہوتا ہے چل اندر آجا"

بہادر شاہ نے کوئی جواب نہیں دیا تھا وہ ہنوز آسمان کو تاک رہا تھا منی بھی اب دلچسپی سے یہاں وہاں دیکھ رہی تھی

"وہ دیکھ منی"

بہادر شاہ نے قبرستان کے داخلی دروازے کی طرف اشارہ کیا تھا جہاں ایک مرد اور ایک عورت چھتری لئے داخل ہوئے تھے عورت بڑی سی چادر اوڑھے ہوئے تھی جو بہت آہستہ آہستہ ٹھہر ٹھہر کر چل رہی تھی جیسے کوئی جسمانی تکلیف میں مبتلا ہو

"منی نے ایک نظر ڈال کر اندر کا رخ کیا تھا جبکہ بہادر شاہ اب بھی کھڑا انہی کو دیکھ رہا تھا جو رات کے دوسرے پہر اس طوفانی موسم میں قبرستان میں داخل ہوئے تھے---

وہ دونوں اب بہادر شاہ کے پاس آ کر رکے تھے

"اپ یہاں کے گورکن ہیں؟؟؟"

بہادر شاہ نے اثبات میں سر ہلا کر اندر آنے کا اشارہ کیا تھا وہ خود دروازے سے پیچھے ہٹا تھا وہ دونوں اندر آ چکے تھے

اس خاتون کو بیٹھنے میں بھی اس آدمی کی مدد درکار ہوئی تھی وہ تکلیف کی آوازیں نکالتی ہوئی بڑی مشکل بیٹھی تھی اس کے ایک ہاتھ میں کچھ ڈھکا ہوا تھا

"سر ہمیں ایک قبر کھدوانی ہے لیکن یہ کام صبح ہونے سے پہلے پہلے ہو جانا چاہیے ۔۔۔ہم بارش رکنے کا انتظار نہیں کر سکتے"

وہ آدمی اس عورت کی آنکھوں میں دیکھ کر جتا کر بولا تھا

جس پر اس نے لال آنکھوں سے اسے دیکھا تھا جن میں تکلیف ہی تکلیف تھی

"بن جائے گی قبر۔۔۔قبر کا کیا ہے۔۔۔۔کسی اور کے لئے قبر کھدوانا کونسا مشکل کام ہے صاحب۔۔۔"

"مگر میت کدھر ہے؟؟؟وہ صبح آئی گی؟؟؟"

اس سوال پر وہ شخص تھوڑا محظوظ ہوا تھا وہ اس عورت کے نسبتاً قریب ہو کر بیٹھ گیا تھا وہ سفاکی سے بولا تھا

"میت ہم ساتھ لائے ہیں"

اس کے ساتھ ہی اس نے اس عورت کی گود سے چادر اوپر اٹھائی تھی جہاں ایک خوبصورت چند گھنٹوں کی نومولود بچی انگوٹھا چوس رہی تھی

وہ بچی کافی بھوکی لگ رہی تھی وہ جتنی رغبت سے انگوٹھا چوس رہی تھی بارش کا شور نا ہوتا تو اس کا شور کانوں میں شور ضرور پیدا کرتا

منی بچی دیکھ کر خوشی سے اس کے پاس آگے ہوئی تھی جبکہ بہادر شاہ اس کے باپ کو حیرانگی سے گھورنے لگا تھا

"صاحب یہ تو زندہ اور بھوکی بھی لگ رہی ہے؟؟؟؟"آپ اس کو میت کیسے بول سکتے ہیں؟؟؟"

بہادر شاہ کے لہجے میں حیرانگی کا عنصر نمایاں تھا

جس پر وہ عورت پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی

"کتنی حسرت تھی مجھے کہ میری پہلی اولاد بیٹا ہو گی میں اپنے سرکل کے تمام لوگوں کو دعوت دے کر خوب جشن مناؤں گا۔۔۔یہ مجھے آخر تک یہی کہتی رہی کہ ڈاکٹر نے بیٹا ہی بتایا ہے۔۔۔۔مگر آج بیٹی پیدا کر دی ہے"

وہ ناگواری سے اس عورت کو دیکھ کر بولا تھا جیسے یہ اس کے بس کی بات تھی۔۔۔۔

"میں چاہتا ہوں اس سے پہلے کہ کسی کو خبر ہو ہم اس کو دفنا دیتے ہیں لوگوں کو یہی کہیں گے مری ہوئی پیدا ہوئی تھی دفنا آئے"

وہ عورت اب اس بچی کو دیوانہ وار چومنے لگی تھی

"آپ ایک بار مجھے اس معصوم کو دودھ تو پلا لینے دیں۔۔۔۔میری پہلی اولاد ہے یہ ۔۔۔۔میری ممتا کو صبر کیسے آئے گا؟؟؟؟؟؟؟"

"میرے بطن میں جو بھی جنس پل رہی تھی میں نے تو ایک جیسی ہی تکلیف کاٹی ہے زوہیب آپ میرے دل کو کیوں نہیں سمجھتے؟؟؟؟؟"

"اگلی بار بیٹا بھی پیدا ہو جائے گا آپ خدا کے لئے اس معصوم پر رحم کریں ایسا ۔۔۔۔۔ایسا مت کریں۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔۔۔۔یہ آپ کی زندگی کا حصہ آج بنی ہے میں نے اسے نو ماہ اپنے پیٹ میں رکھا ہے یہ میرے ساتھ ہر لمحہ سانس جیسی موجود رہی ہے۔۔۔۔۔میں کہاں سے لاؤں اتنا صبر ؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

وہ چیخ کر روئی تھی

www.novelsclubb.com

بارش نے طوفانی حالت اختیار کر لی تھی ایسا لگ رہا تھا سب اڑا کر لے جائے گی

۔۔۔۔

ہوا کی آواز بھی بھیانک ہوئی تھی اب سب کو اونچی آواز میں بولنا پڑ رہا تھا

"پھر وہ ہی باتیں کیوں بھری جوانی میں طلاق لینا چاہتی ہو؟؟؟؟"اس کا مت سوچو اپنا سوچو کون رکھے گا تمہیں؟؟؟؟تمہارا وہ باپ جس نے میری عمر اور تمہاری عمر کا لحاظ رکھے بغیر میری تیسری بیوی بنا کر بیاد یا میرے ساتھ یا تمہارے وہ بھائی جنہوں آج تک کسی عید تک بھی تمہیں فون نہیں کیا؟؟؟؟؟"

اس بات سے اس عورت کے رونے میں اور بھی شدت آئی تھی

"مگر زوہیب۔۔۔۔۔اس بچی کو تو یہ سب نہیں پتہ۔۔۔۔یہ اتنی چھوٹی ہے کہ میں اسے یہ نہیں سمجھا سکتی کہ۔۔۔۔۔۔کہ اس کی ماں مجبور ہے۔۔۔۔"

"آپ مجھے اس کو دودھ پلانے کی۔۔۔۔"

"تڑاخ"

www.novelsclubb.com

اس آدمی نے اس عورت کا منہ تھپڑوں سے رنگ دیا تھا اس کی سرنگا ہوا تھا بال اس کے چہرے پر پھیل چکے تھے جس پر وہ سہمی سے خاموش ہو گئی تھی

"دیکھنے میں تو تم پڑھے لکھے لگ رہے ہو پھر یہ بیٹا بیٹی کا فرق؟؟؟؟"

"کچھ جم نہیں رہا بابو"

بہادر شاہ بدمزہ سا بولا تھا

"بس مجھے بیٹا چاہیے۔۔۔۔۔بیٹا۔۔۔۔۔۔نہیں چاہیے مجھے بیٹی۔۔۔۔۔نفرت ہے مجھے اس لفظ سے۔۔۔۔"

وہ چیخا تھا

www.novelsclubb.com

"تو تمہیں اس حرکت کے بعد بھی یقین ہے کہ اللہ تمہیں اولاد دے گا؟؟؟؟وہ بھی تمہاری من پسند؟؟؟؟"

"ہاں۔۔۔۔"

وہ غرور میں بولا تھا

"ھاھاھاھاھا۔۔۔۔۔۔"

بہادر شاہ کا قہقہ بلند ہوا تھا

"ویسے صاحب مٹی کا ڈھیر غرور کرتا۔۔۔۔جچتا نہیں ہے، مگر تمہیں داد دینی پڑے گی ہاں"

دھڑم کی زوردار آواز آئی تھی جس پر بہادر شاہ دروازے میں آیا تھا

"منی میں نے کہا تھا نا آج بجلی گرے گی۔۔۔۔مل گئی سزا کسی حد سے بڑھے کو ۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ اس آدمی کی طرف دیکھ کر بولا تھا بہادر شاہ کی آنکھیں خون کی طرح لال ہوئی تھیں جس پر وہ آدمی بے چین ہوا تھا

"اب قبر کھودنی ہے یا نہیں؟؟؟"

"نہیں۔۔۔۔۔"

بہادر شاہ دو ٹوک لہجے میں بولا تھا

"میں گورکن ہوں تم جیسا عام انسان نہیں جو زندہ لوگوں کو زندہ در گور کرنے میں لگا ہے"

"اپنا اور میرا فرق باقی رہنے دو"

وہ عورت کو کچھ گھنٹوں پہلے زچگی کے زندگی موت کے مرحلے سے گزری تھی یہ اندازہ لگانے سے قاصر تھی کہ درد جسم میں زیادہ ہے یا روح زیادہ چھلنی ہے ۔۔۔۔۔وہ بار بار انگوٹھا چوستی بیٹی کو دیکھتی اور ایک بار پھر ٹوٹ کر رونے لگ جاتی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"صاحب جیسے یہ آج چپ چاپ انگوٹھا چوس کر خاموش ہے کسی حق کا مطالبہ نہیں کر رہی مرنے تک ایسے ہی خاموشی سی اپنی زندگی گزار لے گی۔۔۔بیٹا تو ماں باپ

کو اپنے حصے کے لئے اکثر مار دیا کرتا ہے وہ ماں باپ کو چھوڑ کر بھی جا رہا ہو تو جاتے جاتے بھی اپنا حصہ لے کر جاتا ہے۔۔۔وہ ماں باپ کی تکلیف پر بیٹی سے کم اور کبھی تو بلکل نہیں تڑپتا اور بیٹی چپ چاپ اپنی پسند کے بر عکس انسان کے ساتھ پوری زندگی گزار دیا کرتی ہے فقط اس لئے کہ اس کے والدین مطمئن رہیں۔۔۔۔کوئی ان کی تربیت پر انگلی نا اٹھائے۔۔۔اس بات کی مثال تمہارے سامنے تمہاری اپنی بیوی موجود ہے۔۔۔۔دیکھ لو۔۔۔۔سوچ لو۔۔۔۔بیٹی اور گھر میں موجود پالتو جانور میں کم ہی فرق ہوتا ہے۔۔۔۔سب چپ کر سہہ جاتی ہیں۔۔۔۔ماں باپ کا سکون ان کے لئے اپنی خوشی اپنی زندگی سے بہت بالا تر ہوتا ہے۔۔۔"

"ارے بیٹی کو تو دیکھ کر ہی دل و روح میں ٹھنڈک بھر جاتی ہے، تم ٹھیک کہتے ہو بیٹا بیٹی میں فرق موجود ہے وہ فرق ہے آنکھوں کی ٹھنڈک کا۔۔۔۔بیٹی جب اپنے چھوٹے ہاتھوں سے سر دباتی ہے وہ بیٹا کب کرتا ہے؟؟؟وہ جو باپ کا پیر نیچے لگنے سے پہلے ہی چپل آگے کرتی ہے بیٹا کب ایسا کرتا ہے؟؟؟وہ جو باپ کی طبیعت کی

www.novelsclubb.com

خرابی پر شوہر سے پٹ کر سسرال سے گالیاں سن کر بھی اپنا سب چھوڑ چھاڑ کر بھاگی بھاگی آتی ہے پر سں میں اکثر بس آنے کا کرایا ہوتا ہے بیٹا ایسا کب کیا کرتا ہے ؟؟؟

وہ بیٹی جو خود پر ہر الزام برداشت کر لیتی ہے مگر جب سسرال میں کوئی اس کے باپ کا نام لے تو وہ آپے سے باہر ہو جاتی اپنے لئے وہاں جہنم بنا لیتی ہے مگر باپ کے نام پر چپ نہیں رہتی، بیٹا کب ایسا کرتا ہے ؟؟؟؟ پھر تمہیں بیٹا کیوں چاہیے ؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟!؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟😭😭😭😭😭😭😭

بہادر شاہ نے منی کو گلے لگا کر چوما تھا

"اللہ؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟!؟"

وہ عورت اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر آسمان کی طرف دیکھ کر چیخی تھی

www.novelsclubb.com

"اس کی قبر میں خود کھود لوں گا"

وہ آدمی قبر کی کھدائی کا سامان لے کر قبرستان میں نکل گیا تھا۔

وہ ابھی کچھ آگے ہی گیا تھا بجلی آب وتاب سے چمکی تھی اب کی بار اس کا شکار وہ آدمی ہوا تھا

وہ اس پر گر کر اسے یک جھٹکے میں ہی راکھ کر چکی تھی۔۔۔۔

"ھاھاھاھاھا"

بہادر شاہ کا بے رحم قہقہ۔۔۔۔اس بے رحم انسان کا بے رحم انجام دیکھ کر بلند ہوا تھا

وہ عورت آنسو پونچھ کر اپنی بیٹی کو خوشی خوشی خود سے لگا کر دودھ پلانے لگی تھی

۔۔۔

**********_

شام سے رات اور رات سے صبح اور اب دوپہر ہونے کو تھی مدھو ابھی تک گھر واپس نہیں آئی تھی مناہل کو اب بھوک ستانے لگی تھی اور مدھو کی فکر الگ سے پریشان کیئے ہوئے تھی

وہ اپنا پیٹ دونوں ہاتھوں سے دبا کر بھوک کو بہلا رہی تھی مگر مدھو کی فکر دل اور دماغ دونوں کو تنگ کیئے ہوئے تھی جس کا کوئی حل نہیں نکل رہا تھا

موسم ابھی بھی خراب تھا بارش تیز تھی بھوک اتنی زیادہ لگ رہی تھی کہ نہانے کا بھی دل نہیں کر رہا تھا

مناہل کمرے کے دروازے میں آکر کھڑی ہوئی تھی وہ تیز بارش کی بوندوں کو مخاطب کر کے بولی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"سعد کیسا ہے؟؟؟ تم تو مل کر آرہی ہو گی نا میرے سعد سے؟؟؟"

"مجھے یاد کرتا ہے؟؟؟"

اس بات پر اس کی آنکھیں نم ہوئی تھیں

"کبھی میرا ذکر۔۔۔۔۔ کبھی اس طرح مجھے یاد کر کے رویا ہے وہ؟؟؟"

"بارش میں تو اب بھی نہاتا ہو گا۔۔۔۔۔وہ کہتا تھا بارش اور تم ایک جیسی ہو ۔۔۔۔دونوں ہی شفاف اور پاک ہو۔۔۔۔۔دونوں ہی مجھے اپنی محبت میں بھگو دیتی ہو۔۔۔۔"

پھر وہ چپ کر کے اب بارش کا جواب سن رہی تھی جیسے وہ بول رہی ہو۔۔۔۔وہ خوشی سے جھوم کر باہر صحن میں آگئی تھی وہ گول گول گھومنے لگی تھی بھوک بھول گئی تھی

"کیا کہا تم نے؟؟؟ وہ آج بھی صرف مجھ سے محبت کرتا ہے؟؟؟ ھاھاھاھاھا ۔۔۔۔۔۔میں جانتی تھی اللہّ نے میرے ہر صبر کا پھل مجھے سعد کے ذریعے ہی دیا ہے تو بھلا وہ اللہّ اسے مجھ سے کیوں چھینے گا۔۔۔۔۔ھاھاھاھاھا۔۔۔۔۔اللہّ میں

انتظار کروں گی۔۔۔۔۔اپنی آزمائش پورا ہونے کا۔۔۔آپ کی رحمت کا

۔۔۔۔۔سعد صرف میرا ہے۔۔۔۔"

وہ اپنی دھن میں مگن جھوم رہی تھی وہ بارش میں مکمل بھیگ گئی تھی جب ایک دم باہر کا دروازہ کھلا تھا جیسے مدھو نے اندر آتے ہی دوبارہ بند کر دیا تھا

مدھو کے پاس چھتری نہیں تھی نا ہی شال تھی وہ سخت تکلیف میں لگ رہی تھی اس کے ایک ہاتھ میں ایک شاپر تھا جبکہ اس کا دوسرا ہاتھ اپنے پیٹ پر تھا وہ جھک جھک کر چل رہی تھی

مناہل بھاگ کر اس کی طرف بڑھی تھی اور اسے سہارا دے کر اندر لائی تھی

مدھو کے کپڑے جگہ جگہ سے پھٹے ہوئے تھے اور خون بھی پھیلا ہوا تھا اس کا جسم کا ہر حصہ بری طرح زخمی تھا

"آپی یہ یہ کیا ہوا ہے آپ کو؟؟؟؟ کس نے کیا یہ سب؟؟؟"

مناہل نے جلدی سے ایک خشک جوڑا نکال کر مدھو کو تھمایا تھا جسے اس نے لینے سے انکار کر دیا تھا وہ تکلیف سے اپنا سر نفی میں مسلسل ہلا رہی تھی

مناہل منہ پر ہاتھ رکھ کر رونے لگی تھی

"آپی۔۔۔۔۔۔بتائیں نا کیا ہوا ہے آپ کو؟؟؟"

"پانی۔۔۔۔۔پانی دو مجھے۔۔۔ادھر اوپر پینا ڈول کا پتا پڑا ہو گا وہ بھی دو بہت تکلیف ہو رہی ہے مجھے۔۔۔ برداشت نہیں کر پا رہی میں"

مدھو پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی اس کا ہونٹ بھی پھٹا ہوا تھا مگر بارش نے خون صاف کر دیا تھا

مناہل نے آنکھیں گیلے دوپٹے سے صاف کرتے ہوئے اس کی بات پر عمل کیا تھا

وہ ایسے پانی پی رہی تھی جیسے صدیوں کی پیاسی ہو وہ بڑے بڑے گھونٹ پی کر مزید نڈھال ہو گئی تھی

وہ ساتھ ہی لیٹ گئی تھی آنکھیں بند کئے وہ ایک دم خاموش ہو گئی تھی

مناہل اس کی ٹانگوں کی طرف بیٹھ گئی تھی

"آپی کپڑے تبدیل کر لیں پھر آرام سے سو جایئے۔۔۔۔"

"ایسے گیلے کپڑوں میں بخار ہو جائے گا"

مناہل نے مدھو کے سر پر ہاتھ رکھا تھا جو بری طرح تپ رہا تھا وہ چونک کر اٹھی تھی

"آپی آپ کو تو بہت سخت بخار بھی ہے چلیں ہمت کریں کپڑے بدلیں"

مناہل نے دوٹوک سختی سے مگر حق سے کہا تھا جس پر مدھو نے مناہل کی طرف

دیکھا تھا اس کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے

www.novelsclubb.com

"مناہل۔۔۔۔۔۔۔ایسا لگتا ہے تم سے خون کا رشتہ ہو، بہت اپنائیت محسوس ہوتی

ہے تم سے، گرو کے بعد ایسا حق کسی نے نہیں جتایا"

وہ کسی معصوم بچے کی طرح نچلے ہونٹ کو حرکت دیتی ہوئی بنا آواز کی رودی تھی

"خون کا رشتہ کب ضروری ہوا کرتا ہے مدھو آپی؟؟؟احساس کا رشتہ کمزور ہو تو خون بھی رنگ بدل لیتا ہے، آج سمجھ آتی ہے کہ اللہ نے کیوں کہا تھا کہ سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں، بیشک وہ جانتا تھا کہ ایک دن ایسا ضرور آئے گا جب خون کا رشتہ اپنا اثر کھو دے گا"

مناہل اپنے لئے بھی ایک جوڑا نکال کر غسل خانے کی طرف گئی تھی اسی دوران مدھو نے بھی کپڑے تبدیل کر لئے تھے وہ آنکھیں موندیں لیٹی ہوئی تھی

"منو تم احساس کی بات کر رہی ہو آج تو انسانیت کا رشتہ بھی دم توڑ گیا ہے"

مدھو رضائی اوڑھ کر مناہل کی طرف کروٹ لے کر اداس سی بولی تھی اس کا چہرہ اب سوجنے لگا تھا

www.novelsclubb.com

"آپی آپ مناسب سمجھیں تو میں جاننا چاہتی ہوں آج کیا ہوا ہے؟؟؟"

"آپ کی یہ حالت ؟؟؟آپ تو مرزا صاحب کے ہاں تقریب پر گئی تھیں نا اور آپ رات کو ہی آنے والی تھیں ؟؟؟"

مناہل انگھیٹی سلگاتے ہوئے پوچھ رہی تھی

اس بات پر مدھو چھت کو دیکھتے ہوئے بولی تھی

"مرزا صاحب کے ہاں۔۔۔۔۔بہت سے لوگ تھے۔۔۔ہر عمر کے لوگ

۔۔۔۔۔

وہ اس رات کے منظر میں واپس چلی گئی تھی۔۔۔

مدھو اپنی ساتھی خواجہ سرا کے ساتھ کھانا کھا کر اب جانے کی تیاری میں تھی جب ایک 14 سال کا لڑکا اس کے پاس آکر کھڑا ہوا تھا

"تم خسرا ہو نا؟؟؟"

"ہاں بیٹا"

www.novelsclubb.com

مدھو نے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر کہا تھا

"ادھر آؤ میرے ساتھ"

وہ اشارہ کر کے آگے بڑھا تھا مدھو بھی اس کے پیچھے چل پڑی تھی

وہ مدھو کو گیٹ کے پاس سٹارٹ حالت میں کھڑی بڑی سی لینڈ کروزر کے پاس لے آیا تھا جس کا دروازہ فورا کھول کر مدھو کو اندر دکھیل کر بٹھا دیا گیا تھا گاڑی میں 8 لڑکے تھے جن سب کی عمریں 12 سے 17 سال کے درمیان تھیں موسیقی کی آواز اتنی تیز تھی کہ ایسا لگ رہا تھا ابھی ابھی گاڑی کے شیشے ٹوٹ کر کرچی ہو جائے گے مدھو پریشان سی صورتحال سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی

وہ سب مدھو کے ساتھ غیر اخلاقی حرکات کرنے لگے تھے جب کہ گاڑی کو ایک ویران سڑک پر ڈال دیا گیا تھا افسوس تو یہ کہ اتنی بڑی گاڑی کا ڈرائیور بھی ان میں سے ایک تھا

"تم سب میرے بیٹوں کی طرح ہو خدا کا خوف کرو"

مدھوان کے ہاتھ پیچھے جھٹک کر چیخی تھی بارش بہت تیز تھی گاڑی کو ایک جگہ روک دیا گیا تھا

"اپنی ماں کے علاوہ کوئی کسی کا بیٹا نہیں ہوتا اور تم کہاں سے ماں ہو گئی ہماری ہیجڑے"

ان سب کا اجتمائی قہقہ بلند ہوا تھا

"اپنی عمریں دیکھو لعنت ہے تم لوگوں کی سوچ پر"

مدھو نے ان میں سے ایک کو منہ پر رکھ کر دی تھی جو زیادہ بد تمیزی کر رہا تھا

www.novelsclubb.com

"واہ ایک ہیجڑا ہو کر اتنی اکڑ؟؟؟"

ان میں سے ایک برہم ہوا تھا جبکہ تھپڑ کھانے والا پیچھے ہو کر بیٹھ گیا تھا

"تو اگر تم لوگ اتنی گھٹیا سوچ رکھ کر بھی اکڑ رہے ہو تو میں کیوں نہیں اکڑ سکتی ؟؟؟ ہیجڑا میں ہوں مگر ثابت تم لوگ کر رہے خود کو، مرد کے بچے ہوتے مرد ہوتے تو یوں ایک ہیجڑے پر گندی نظر ناڈالتے، تھو۔۔۔۔۔۔"

مدھو نے اس کے منہ پر تھوکا تھا

"اچھا ہم ہیجڑے ہیں ابھی بتاتے ہیں"

وہ سب مدھو کو کھینچ کر گاڑی سے نیچے کھینچ لائے تھے اور بنا کسی سمت کا تعین اور احساس کئے اس پر لاتوں اور گھونسوں کی بارش کر دی مدھو جان چکی تھی مزاحمت کا اب کوئی فائدہ نہیں ہے وہ آٹھ تھے، جوانی کے جوش میں مسرور اور امیری کے نشے میں مست۔۔۔۔اور مدھو ناتواں اور کمزور۔۔۔۔۔۔۔۔۔جسے کبھی دو وقت کا کھانا بھی نصیب نا ہوتا۔۔۔۔ تیز بارش میں آسمان کی طرف دیکھتی بس ان کی مار کھاتی رہی، عزت بچ گئی تھی اس وقت یہی غنیمت تھا مدھو کے لئے۔۔۔

وہ اسے کسی جانور کی طرح مارنے کے بعد اپنا غصہ ٹھنڈا ہونے تک اسے تڑپتا دیکھتے رہے۔۔۔۔پھر جب مدھو کی تکلیف بھری آہیں پھیکی پڑ گئی تو وہ اس پر اپنی اپنی غلاظت (پیشاب) برسا کر اپنی خراب اور بیمار ذہنی حالت کی تسکین کر کے قہقہ لگا کر ایک ایک کر کے گاڑی میں بیٹھے اور چلے گئے

رات بہت گہری ہو چکی تھی اور مدھو بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔۔

جب اس کی آنکھ کھلی تو صبح ہو چکی تھی بارش تھم چکی تھی مگر ٹھنڈی تیز ہوا اب بھی چل رہی تھی بارش کسی بھی وقت دوبارہ آنے کو تیار تھی

مدھو ہمت جمع کرتی اٹھی اور آہستہ آہستہ چلتی ہوئی روڈ پر آئی تھی ایک رکشہ کسی فرشتے کی طرح آتا نظر آیا تھا وہ اپنی بری حالت دوپٹے میں چھپائے ابھی بھی ہچکیوں سے رو رہی تھی رکشے والے کو اس کے ساتھ ہوئے حادثے کا اندازہ لگا چکا تھا وہ سر افسوس میں ہلاتا بس خاموش رہ گیا تھا۔۔۔

افسوس آج کل ہم سب ایمان کے آخری درجے پر آ چکے ہیں۔۔۔بس دل میں برا مان کر ہی اپنے حصے کا فرض ادا سمجھ کر ہاتھ جھاڑ کر آگے بڑھ جاتے ہیں۔۔۔۔

بہت جلد یہ وقت آنے والا ہے جب ایمان کا یہ درجہ بھی چھن جائے گا، بے حسی اتنی زیادہ ہو جائے گی۔۔۔۔۔

بارش تیز ہو چکی تھی مدھو کو مناہل کی بھوک کا احساس ہوا تھا

"بھائی ایک کام کر دے گے ؟؟"

مدھو التجائیہ انداز میں بولی تھی

"ہاں کہو۔۔۔کاش میں تمہاری تکلیف کم کر سکوں"

رکشہ ڈرائیور نے شیشے میں سے جھانکتے ہوئے مدھو کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

"میں بھوکی ہوں کسی ہوٹل سے ایک وقت کا کھانا۔۔۔۔۔۔۔۔لے دو"

مدھو آنسو حلق میں دبا کر کرب سے بولی تھی

"لے دیتا ہوں"

اس نے ایک جگہ سے چار نان اور ایک شاپر سالن کا مدھو کو لا کر تھما دیا تھا جس پر مدھو نے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کے اسے صدق دل سے دعا دی تھی

وہ مدھو کی بتائی جگہ پر مدھو کو اتار کر بنا کسی کرائے کا مطالبہ کئے چلا گیا تھا

مدھو حال میں واپس آئی تھی

مناہل اپنا سر پکڑ کر رونے بیٹھ گئی تھی اس سے مدھو کی آپ بیتی سہی نہیں جا رہی تھی

"منو۔۔۔ ہم عادی ہیں ان نفرتوں کے، تم دل مت چھوٹا کرو، چلو اٹھو جو کھانا لائی ہوں وہ کھا لو"

www.novelsclubb.com

مدھو نے اپنے آنسو صاف کر کے کہا تھا

"ہمیں تو پیدا کرنے والے نفرت سے دھتکار کر خود سے الگ کر دیتے ہیں پھر غیروں سے کیا گلا کرنا"

مدھو دوپٹے سے پھونک مار کر اپنے چہرے پر ٹکور کرتی ہوئی بولی تھی

"بس دکھ اس بات کا ہے مرزا

صاحب نے جو ہزار کا نوٹ دیا تھا وہ اس سب کے دوران کہیں کھو گیا مجھ سے سوچا تھا اپنی منو کی ہر خواہش پوری کروں گی مزے سے کچھ بنا کر عیاشی کریں گے کچھ دن ہائے ے ے ے......"

درد سے بے اختیار اس کی آہ بلند ہوئی تھی

"آپی جو 17،16،15،12 اس عمر کے بچے۔۔۔۔۔۔۔یہ کیسے ؟؟؟؟ کیسے ہو سکتا ہے وہ اتنا غلیظ کیسے ؟؟؟ سوچ بھی کیسے سکتے ہیں وہ بھی ایک ایسے انسان کے لئے جو پہلے ہی زندگی کسی سزا کی طرح کاٹ رہا ہے ؟؟؟"

www.novelsclubb.com

مناہل انگھیٹی مدھو کے پاس کر کے اس سے دوپٹہ سیک کر مدھو کے چہرے پر ٹکور کرتے ہوئے بولی تھی ہر بار مدھو کی، سی کی آواز اس کا دل دکھا رہی تھی آنسو اس کا چہرہ بگھو رہے تھے

"منو۔۔۔۔۔اولاد غریب کو بھی پیاری ہوتی ہے مگر وہ بیچارہ اپنی غربت کی وجہ سے اچھی تربیت کی کوشش کے علاوہ اپنی اولاد کو کچھ چاہ کر بھی نہیں دے پاتا ۔۔۔۔مگر امیر اور اثر رسوخ والے والدین۔،۔۔۔افسوس کے ساتھ۔۔۔۔۔ اچھی تربیت کے علاوہ اس کی ہر خواہش پوری کرنا اپنا فرض سمجھ کر باقی ہر فرض سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔۔۔"

"بچے کو، موبائل کی دنیا وقت سے پہلے وہ سب دکھا دیتی ہے جس کے صحیح غلط کے فرق کو سمجھنے کے لئے اس کا دماغ تیار نہیں ہوتا۔۔۔۔۔وقت سے پہلے بچے کو الگ کمرہ، الگ موبائل جس میں پوری دنیا تک اس کی رسائی رہتی ہے۔۔۔۔وہ کب سوتا ہے کب جاگتا ہے ڈیجیٹل آلات پر کیا دیکھتا ہے اس سے والدین کا دور دور تک کوئی

www.novelsclubb.com

واسطہ نہیں۔۔۔۔بچے کی ابھی سے پرائیوسی ہے کوئی چاہ کر بھی اس کا موبائل نہیں دیکھ سکتا کیوں کہ پاس ورڈ لگا ہے۔۔۔۔"

مدھو کو گرم ٹکور سے سکون محسوس ہو رہا تھا کچھ پینا ڈول بھی اثر کرنے لگی تھی وہ مزید بولی تھی

"رہی سہی کسر ہماری فلمیں ڈرامے پورے کر دیتے ہیں جس میں دکھایا جاتا ہے ایک انسان سینکڑوں لوگوں کو مار کر بھی ہیرو ہے اور اس کا کوئی بال بھی بیکا نہیں کر سکا"

"ان معصوم بچوں کے لئے بہت دکھ ہے مجھے آخری نسلیں تباہی کے دہانے پر ہیں"

www.novelsclubb.com

"آپی آپ ابھی بھی ان کے لئے دکھی ہیں جنہوں نے آپ کو کسی بے جان چیز کی طرح مارا ہے، آپ پر ذرا برابر بھی رحم نہیں آیا ان کے ساتھ یہ ھمدردی؟؟؟"

"موبائل نے ذہنی معذور بنادیا ہے آج کل کی نسل کو پھر ایک معذور بندے سے کیا شکوہ منو، کاش کے والدین کو اس بات کا ذرا سا احساس ہو جائے کہ موبائل ان کے بچے کی زندگی میں والدین کی محبت اور توجہ کا خلاء نہیں پُر کر سکتا، ان کا بچہ جس راستے پر چل پڑا ہے اس کی آخری منزل۔۔۔۔۔۔ صرف بربادی، تباہی، تنہائی اور ۔۔۔۔۔۔۔۔آخر میں خودکشی ہے۔۔۔۔۔۔"

"میں روز دیکھتی ہوں۔۔۔۔ کوئی بھی تہوار ہو بچہ وہاں صرف جسمانی طور پر ہوتا ہے ذہنی طور پر وہ وہاں سے غائب ہوتا ہے۔۔۔۔پہلے میں دیکھتی تھی کسی خوشی میں بچوں کو اپنے رشتہ داروں سے متعارف کروایا جاتا تھا مگر آج بچے کو اس چیز میں کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ کون اس کا کیا لگتا ہے اس کی دنیا اس کے ہاتھ میں ہے ۔۔۔۔۔اور منو۔۔۔سچ پوچھو تو والدین بھی اب یہ ضروری نہیں سمجھتے۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

مناہل نے حیرانگی سے مدھو کی طرف دیکھا تھا قابل نفرت سمجھی جانے والی ذات اتنی گہرائی سے ہر بات کو نوٹس کرتی رہی ہے۔۔۔۔

"منو۔۔۔۔۔۔۔غصہ ہے مجھے بہت غصہ ہے۔۔۔۔مگر ان کے والدین پر۔۔۔۔جو اتنی لاپرواہ ہیں کہ ان کی اولاد اس حرکت کے لئے آمادہ ہوئی،ان کو کوئی دیکھنے والا ہوتا کسی کا ڈر ہوتا تو وہ اتنی سی عمر میں اتنی بڑی حرکت کا خطرہ مول نا لیتے ۔۔۔۔مطلب ان کو کچھ سمجھایا ہی نہیں گیا۔۔۔۔جب والدین اولاد جیسی قیمتی نعمت کی قدر نہیں کریں گے تو وہ ایسے ہی رُلے گی۔۔۔۔اس سے تو اچھے پھر میرے والدین تھے جب سمجھ گئے کہ میری ذمہ داری نہیں اٹھا سکتے تو مجھے سیدھا سیدھا گھر سے نکال دیا کم از کم میرے سر پر رہ کر مجھ سے اس طرح لاپروائی نہیں برتی۔۔۔۔۔"

"چلو تم اٹھو کھانا کھاؤ"

www.novelsclubb.com

مدھو نے کھانے والے شاپر کی طرف اشارہ کیا تھا جو لاتے ہوئے بارش سے گیلا ہو چکا تھا

مناہل کو وہ کھانا دیکھ کر مدھو پر بے پناہ پیار آیا تھا وہ بھیگی آنکھوں سے آنکھیں موندیں لیٹی مدھو کو دیکھ رہی تھی جو کتنی مکمل تھی اپنے خلوص اپنی محبت میں

وہ شاید سو چکی تھی وہ اب خاموش تھی۔۔۔۔ مناہل نے باہر دیکھا تھا جہاں بارش اپنا راگ آلاپ رہی تھی وہ بے دلی سے اٹھ کر کھانا کھانے لگی تھی۔۔

**********_

سعد گھر آیا تو مناہل کو عجیب حالت میں پایا وہ پوری طرح خود کو سکیڑ کر لیٹی ہوئی تھی وہ سخت خوف زدہ تھی وہ بارش جو اسے خوش اور پر سکون کر دیا کرتی تھی آج وہ اسی کو دیکھ دیکھ کر اپنی انگلیاں دانتوں میں دبا کر کاٹ رہی تھی

دو دن سے وہ کوئی نماز نہیں پڑھ پائی تھی وہ اپنی ذات سے بیگانی ہو چکی تھی

سعد آیا تو وہ اس سے بھی خوفزدہ ہو رہی تھی سفورا کچن میں کھڑی کچھ پکانے میں مصروف تھی بارش اب بھی ہو رہی تھی

"مناہل۔۔۔۔میں ہوں تمہارا سعد۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔مجھ سے مت ڈرو ۔۔۔۔میں سعد۔۔۔۔"

سعد آرام آرام سے اس کے پاس بیٹھا اسے پر سکون کرنے کی کوشش کر رہا تھا

"سعد۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔وہ سامنے دیکھیں بہت سے لوگ کھڑے ہیں۔۔۔۔سب مرے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔وہ کفن پہنے۔۔۔۔مجھے اپنے پاس بلا رہے ہیں۔۔۔"

وہ سرگوشی میں باہر صحن میں تیز بارش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سہمی سی بول رہی تھی جہاں سچ میں وہ سب دیکھ رہی تھی

"سعد، سعد"

وہ سعد کا گریبان سختی سے بھینچ کر بول رہی تھی

www.novelsclubb.com

"وہ کہہ رہے ہیں وہ مجھے لے کر جائے گے،وہ۔۔۔۔وہ۔۔۔۔وہ ایسے واپس نہیں جائیں گے۔۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔مجھے نہیں جانا سعد۔۔۔۔۔پلیز مجھے بچالیں ۔۔۔۔سعد"

وہ اپنا سر سعد کی گود میں چھپا کر روتے ہوئے مسلسل بول رہی تھی

اپنی محبوب بیوی کو اس طرح دیکھ کر سعد کا کلیجہ منہ کو آیا تھا وہ بنا آواز کے رونے لگا تھا

سفورا کھانے کی ٹرے لیئے ادھر آئی تھی

"چلو کھانا کھاؤ سعد،خود بھی کھاؤ اور میری بہو کو بھی کھلاؤ"

وہ دو پلیٹوں میں سالن لائی تھی دونوں کے لئے الگ الگ سعد نے ایک نوالا مناہل کو کھلا کر خود بھی اسی سے کھانے لگا تو سفورا نے فورا اسے ٹوک دیا تھا

"اس میں دیسی گھی ڈالا ہے یہ تم مت کھاؤ سعد یہ میری مناہل کا ہے تم یہ کھاؤ"

وہ دوسری پلیٹ آگے کرتی ہوئی بولی تھی سعد کو اپنی ماں کی محبت پر خوشی ہوئی تھی وہ ماں کا ہاتھ چوم کر شکریہ بولا تھا

مناہل سہمی سہمی سفورا کو چھپ کر دیکھ رہی تھی وہ ایک دم بارش کو دیکھتی اور سہم کر مزید سعد میں گھس جاتی"

کھانا ختم کرنے کے بعد سفورا برتن اٹھا کر کچن میں چلی گئی تھی جب اس کے کان میں سعد کی آواز ٹکرائی تھی وہ تلاوت کرتے ہوئے بلند آواز میں سورہ الناس پڑھ رہا تھا وہ بار بار ایسا کرتا کبھی آیت الکرسی پڑھتا اور مناہل پر پھونک کر پورے کمرے میں پھونک مارتا۔۔۔۔

مناہل ایک دم پر سکون ہو گئی تھی اس کے چہرے کے تاثرات بھی نارمل ہو چکے تھے وہ سعد سے الگ ہو کر پر سکون سی لیٹ گئی تھی

"سعد وہ لوگ چلے گئے ہیں"

وہ باہر صحن میں دیکھ کر بولی تھی

"مناہل۔۔۔اللہ نے ہر مسئلے کا حل بنا کر بھیجا ہے۔۔۔مسئلہ ایک ہوتا ہے اس کے حل کے دس طریقے میرے رب نے بھیج رکھے ہیں

۔۔۔جن، بھوت، آسیب اور کسی بھی قسم کے خوف کو بھگانے کا حل۔۔۔قران پاک کی آخری سورہ۔۔۔سورہ الناس میں رکھا ہے۔۔۔ہم کرایا لگا کر میلوں کی مسافت طے کر کے عالموں کے پاس تو چلے جاتے ہیں مگر ہر گھر میں سامنے طاق میں رکھے قران مجید کو نہیں کھولتے۔۔۔یقین۔۔۔پختہ یقین کے ساتھ اللہ کا ایک اسم بھی پڑھا جائے تو اس کی برکات سے ہم حیران ہو جائیں

۔۔۔مگر ایمان دار ہو کر بھی ایمان کا فقدان ہے۔۔۔چلو اٹھو۔۔۔نماز پڑھو اب۔۔۔"

www.novelsclubb.com

مناہل نے سعد کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا

"جانتا ہوں، جانتا ہوں اس وقت کسی نماز کا وقت نہیں ہے مگر تم۔۔۔ قضا تو پڑھ سکتی ہو نا۔۔۔ جو دو دن سے چھوٹ گئی ہیں وہ پڑھو چلو اٹھو۔۔۔"

اس سے پہلے کے مناہل اٹھتی سفورا تلملاتی وہاں بھاگ کر آئی تھی

"بھئی بیماری میں کونسی نماز؟؟؟ بچی کو آرام کرنے دو، پڑھ لے گی نماز بھی ۔۔۔۔"

"امی مگر۔۔۔ نماز سے کونسا اس کو تکلیف ہو گی یہ چل پھر سکتی ہے۔۔۔۔ بخار ہی تو ہے۔۔۔۔"

"چلو اٹھو میں خود وضو کرواتا ہوں"

سعد نے ماں کی بات کو ان سنا کرتے مناہل کو وضو کے لئے اٹھایا تھا جس پر سعد سیخ پا ہوئی تھی۔۔۔

**********_

بہادر شاہ آج مختلف قبروں سے درخت کاٹ رہا تھا جن کے لواحقین انہے دفنا کر بھول گئے تھے اور ان پر اگنے والے پودے اچھے خاصے درخت کی شکل کی اختیار کر چکے تھے وہ ان لکڑیوں سے اپنے گھر کا چولہا جلاتا کیوں کہ منی کو بھونا گوشت پسند تھا

"ابا؟؟"

منی لکڑیاں ایک طرف جمع کرتی ہوئی بولی تھی

"جی میرا پتر؟؟"

بہادر شاہ نے ہانپتے ہوئے پوچھا تھا

"ابا کیا ان کا کوئی نہیں ہے دنیا میں جو ان کی قبر کا خیال رکھ سکے؟؟؟"

"کیا یہ بھی تیری اور میری طرح اکیلے تھے؟؟؟"

منی اداس سی بولی تھی

"نہیں پتر ایسی بات نہیں ہے،انسان جب تک دنیا میں رہتا ہے وہ کبھی بھی اکیلا نہیں ہوتا"

"پھر ابا ان کی قبر کا یہ حال کیوں ہے؟؟؟"کوئی ہے تو آ کر ان کو دیکھتا کیوں نہیں ہے؟؟؟"

"جھلی۔۔۔۔۔جو دنیا میں اس قبر کو یاد نہیں کرتا۔۔۔پھر یہاں آ کے اسے دنیا بھلا دیتی ہے،بس اتنی سی گل ہے"

"اچھا ابا موسم خراب ہے آج پھر جلدی کر جھونپڑی میں لے کر جاتے ہیں ان لکڑیوں کو"

منی ایک گڈھا اپنے سر پر لاد کر جاتے ہوئے بولی تھی

www.novelsclubb.com

منی جا چکی تھی بہادر شاہ باقی ماندہ لکڑیاں جمع کر کے اس کے پیچھے جا رہا تھا وہ ابھی جھونپڑی کے دروازے کے پاس ہی پہنچا تھا جب تین درمیانی عمر کے لڑکے اس کی طرف آتے نظر آئے تھے

وہ لکڑیاں اندر رکھ کر دروازے میں ان کا منتظر کھڑا ہو گیا تھا

"تم ہو نا یہاں کے گورکن؟؟؟"

"ہاں جی"

"میں نے کہا نا کوئی قبر نہیں کھدے گی جب تک میرا مسئلہ نہیں حل ہو گا"

ان میں سے منجھلا لڑکا غصے سے بولا تھا

www.novelsclubb.com

"کیوں نہیں کھدے گی؟؟؟"

"میں دیکھتا ہوں کون مجھے روکتا ہے"

ان میں سے سب سے بڑا لڑکا برہم ہوتا ہوا بولا تھا

"میں تو غسل اور کفن ڈالنے کے حق میں بھی ابھی نہیں تھا جب تک سارے قانونی مسائل حل نہیں ہو جاتے مگر تم لوگوں کو بڑی جلدی تھی ابے کو کفن ڈالنے کی"

سب سے چھوٹا لڑکا بدمزہ ہو کر بولا تھا

"تم دونوں کا دماغ تو نہیں چل گیا؟؟؟ یہ مسئلہ تو وقت لے گا تب تک ابا کو دفنائے بغیر گھر پر رکھیں گے؟؟؟؟"

سب سے بڑا لڑکا غصے سے چیخ کر بولا تھا

"ہاں۔۔۔ بھئی... اپنے گھر میں ابا کا آخری وقت کا بھرپور فائدہ اٹھایا تم نے ساری اگلی پچھلی جائیداد اپنے نام لکھوالی۔۔۔ ہمارا سوچا تک نہیں۔۔۔ تبھی تو بہت جلدی ہے تمہیں ان کو دفنا کر سب اپنے پیٹ میں ڈالنے کی، سب سمجھتے ہیں ہم"

سب سے چھوٹا تڑ کی باتر کی چیخا تھا

"میں بتا رہا ہوں شہر کا گھر میرے نام کرو ورنہ میں جنازہ نہیں ہونے دوں گا"

منجھلے کو بھی بولنا اور چیخ کر اپنا حصہ ڈالنا ضروری لگا تھا

"میں نے نہیں تھا کہا ابا کو اپنے نام سب کرنے کو بکواس مت کرو تم لوگ، تب اپنی بیوی بچوں کو لے کر الگ ہو گئے تم دونوں ابا روکتا رہا پھر ابا بیماری میں روز پیغام بھیجواتا تھا کہ شکل دکھا جاؤ اپنی اور اپنے بچوں کی مگر تم دونوں اس ڈر سے نہیں آئے ث کہ کہیں بیماری کے علاج کے پیسے نا دینے پڑ جائیں۔۔۔۔میں نے دن رات ایک کئے رکھا ابا کی خدمت میں۔۔۔۔ابا نے خوش ہو کر میرے نام سب کیا ہے۔۔۔۔تو اب اس پر بھی تم دونوں کو تکلیف ہے"

سب سے بڑا کندھے اچکا کر بولا تھا

"ناں ناں یہ ڈرامہ نہیں چلے گا۔۔۔۔تم اور تمہاری بیوی ابا کی کتنی خدمت کرتے تھے سب خبر تھی ہمیں، رضیہ آپا نے سب اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔۔۔جب بڑی بھابھی سارا دن بھوکا رکھتی تھی ابا کو شام میں جا کر ایک روٹی ایسے دیتی تھی جیسے ابا۔۔۔۔توبہ میری توبہ۔۔۔کوئی جانور ہو"

منجھلے نے کانوں کو ہاتھ لگا کر کہا تھا

"رضیہ آپا بھی اپنا حصہ مانگ رہی ہے اس نے الگ تماشہ لگایا ہوا ہے گھر میں"

سب سے بڑے نے تنگ ہوتے ہوئے کہا تھا

"ہاہاہاہاہاہا"

بہادر شاہ ان سب کی باتیں سن کر فلک شگاف قہقہ لگایا تھا جس پر وہ اسے دیکھ کر حیران ہوئے تھے

"آج تم لوگوں کا ابا یہ سب دیکھ رہا ہوتا تو وہ خود کفن میں چل کر خود دفن ہو جاتا اگر وہ ایسا کر پاتا مگر تم لوگوں کا احسان نا لیتا"

www.novelsclubb.com

بہادر شاہ پیٹ پکڑ کر لوٹ پوٹ ہوتا ہوا بولا تھا پھر وہ اندر جا کر قبر کی کھودائی کا سامان اٹھالایا اور قبرستان کی طرف چل پڑا۔۔۔

وہ تینوں ایک دوسرے پر زبانی کلامی وار کرتے ہوئے پیچھے آرہے تھے

"یہاں قبر کھودو دو"

سب سے بڑے نے قبرستان کے وسط میں ایک قبر کی جگہ خالی دیکھ کر کہا تھا جس کے جواب میں بہادر شاہ نے ایک بار پیچھے ان تینوں کی طرف دیکھ کر قہقہ لگایا تھا وہ قہقے لگاتے قبرستان سے باہر نکل کر ایک جگہ پر کھدائی کرنے لگا تھا اب وہ خاموشی سے اپنا کام تیزی سے کرنے لگا تھا

"دیکھو میری بات سنو ابھی ابے کو دفنا لینے دو پھر میں تم دونوں کو بھی کچھ نا کچھ دے دوں گا"

بڑے نے معاملہ ختم کرتے ہوئے نرمی سے کہا تھا جس پر دونوں چھوٹے بھائیوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر نفی میں سر ہلایا تھا

"یہ کچھ نا کچھ کیا ہوتا ہے ہم تین بھائی ہیں سب تین پر تقسیم ہو گا پورا پورا"

سب سے چھوٹے نے کھڑے ہوتے ہوئے بولا تھا جس پر منجھلے نے ہاں میں ہاں ملائی تھی

اسی دوران کچھ لوگ میت لے کر قبرستان میں داخل ہوئے تھے جن میں ایک بوڑھی عورت جیسے ایک متوسط عمر کی عورت سہارا دے کر لا رہی تھی وہ بھی شامل تھے

اب میت کا جنازہ پڑھا جا رہا تھا جس سے وہ تینوں لڑکے بے خبر دور بیٹھے اسی بٹوارے کی بحث میں توں توں میں میں کرنے میں مشتعل ہو رہے تھے اب ہلکی ہلکی بارش شروع ہو چکی تھی

میت کو اس قبر کی کھدائی والی جگہ پر لا کر رکھ دیا گیا تھا اس بوڑھی عورت کو بھی پاس بیٹھا دیا گیا تھا جو مرنے والے کی ماں تھی وہ ان کو لڑتا دیکھ کر زور قطار رو رہی تھی

"ارے میرے بیٹے کو جیتے جی تم سب نے سکون نہیں کرنے دیا اب مر کر تو اسے رسوا نا کرو ظالموں"

وہ دبی دبی بوڑھی شکستہ آواز میں بولی تھی

"موسم خراب ہے تم سب یہ بعد میں کر لینا اب میت کو دفنانے دو، میرے بھائی کا کفن تو میلا ہو لینے دو تم لوگ"

مرنے والے کا بھائی جوان لڑکوں کا چچا تھا وہ آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر روتے ہوئے بولا تھا

بہادر شاہ ان سب پر ایک نظر ڈالتا اور اپنا کام مزید مستعدی سے کرنے لگتا۔۔۔

بارش میں تیزی آنے کو تھی میت گیلی ہو رہی تھی سب رشتہ دار باری باری آ کر ان کو سمجھاتے مگر وہ اپنی بات پر بضد تھے موسم کے تیور اپنی جگہ الگ خراب تھے۔۔۔

ایک ایک کر تمام رشتہ دار لعن تعن کرتے وہاں سے جانے لگے تھے بارش میں جیسے ہی تیزی آئی۔

اب وہاں تیز طوفانی بارش، وہ بوڑھی عورت، بیٹی، اس کے تین بیٹے اور بہادر شاہ موجود تھے۔۔۔

کوئی فیصلہ نہیں ہو پا رہا تھا

وہ بوڑھی عورت ان سب میں بیٹھی کسی سہمے ہوئے بچے کی طرح رو رہی تھی جس کی اس میں سے کسی کو کوئی پرواہ نہیں تھی۔۔۔

"میں تجھے کہتی تھی اسلم پتر۔۔۔مت اپنی اولاد کی فکر میں گھلا کر اپنی صحت پر توجہ دے۔۔۔تم نے میری ایک ناسنی ایک ڈیوٹی سے آتا تو دوسری پر نکل جاتا ۔۔۔۔۔آج دو دو پینشن کما کر بھی دوائی کی کمی سے قبرستان پہنچ گیا ہے توں ۔۔۔۔اپنا خیال رکھا ہوتا تو۔۔۔آج۔۔۔۔کوئی کم نہیں آتا ایک واری اپنا جسم کم کرنا چھڈ دے تے۔۔۔۔۔اپنے ہی پیسے ورتنے جوگا نہیں رہتا بندہ۔۔۔۔۔محتاجی بہت بری شے ہے۔۔۔۔اسلم پتر۔۔دیکھ اپنی اس اولاد کا حال جنکی ایک آواز پر توں دل پکڑ لیتا تھا۔۔۔۔"

وہ شدت سے رونے لگی تھی

بہادر شاہ نے جب دیکھا کہ ان کی بحث کا کوئی حل نہیں نکل رہا تو وہ ان کے پاس آ کر بولا تھا

"تم لوگ اس وقت کوئی قانونی کاغذ بنوا کر اپنا حصہ نہیں لے سکتے تو اس لڑائی کا کیا فائدہ؟؟؟"

"کاغذ ہیں میرے پاس، لایا ہوں میں، نئی وصیت بنے گی اس پر ابا ں کا انگھوٹھا لگے گا، جس کے مطابق ہر چیز کے تین تین حصے ہوں گے"

منجھلا اپنی جیب پر ہاتھ رکھ کر بولا تھا

"کیوں صرف تم تینوں ہی اولاد ہو میں سوتیلی ہوں؟؟؟"

میرا حصہ میرے ہتھ پر رکھو۔۔۔آخر میں سب سے بڑی دھی تھی ابا بہت چاہتا تھا مجھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

رضیہ آپاں سینہ تان کر بولی تھی

"عورت کا کیا کم حصہ مانگنے کا، تم آپا اپنے گھر کی ہو گئی ہو تیرا کوئی کم نہیں ہمارے ابے کے ترکے سے چل کم کر اپنا"

سب سے بڑا اسے تقریبا دھکا دے کر بولا تھا

"میں ابھی انگھوٹھا لگاتا ہوں اباں کا بس پھر دفنا دیتے ہیں"

منجھلا امیت کے پاس بیٹھ کر بولا تھا

"یہ جھوٹی وصیت میں تم لوگوں کو نہیں بنانے دوں گا"

سب سے بڑا چیخ کر بولا تھا

www.novelsclubb.com

"یہ تو ہر صورت بن کر رہے گی روک سکتے ہو تو روک لو"

سب سے چھوٹا منجھلے کے پاس بیٹھ کر بولا تھا بادل زور سے گرجے تھے اور بارش نے زور پکڑا تھا

اب وہ باپ کا ہاتھ کفن سے نکال کے اس کا انگھوٹھا لگا رہے تھے ابھی ایک جگہ ہے لگایا ہو گا کہ وہ دونوں میت کے پاس نیچے لیٹ گئے تھے ان کے جسم سے خون کے فوارے چھوٹ رہے تھے بڑے نے ان پر گولیوں کی بارش کر دی تھی

"میں پہلے ہی جانتا تھا"

سب سے چھوٹے نے اپنی جیب سے پستول نکال کر بڑے بھائی پر دے پر دے گولیوں کے فائر کھول دے تھے خود اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں۔۔۔

رضیہ آپا نے گھبرا کر باپ کی چارپائی کے نیچے پناہ لی تھی مگر سب سے چھوٹے نے بند ہوتی ہوئی آنکھوں سے ایک گولی اس کے سر میں بھی دے ماری تھی

اب وہاں تیز بارش تھی، ان تینوں بھائیوں اور رضیہ آپا کی خون میں لت پت لاش ۔۔۔۔وہ بوڑھی عورت اب بھی رو رہی تھی۔۔۔۔

"ھاھاھاھاھا۔۔۔۔"

بہادر شاہ نے ایک بلند قہقہ لگایا تھا اور دوسری طرف دیکھا تھا جہاں وہ پانچ قبروں کی کھودائی ایک ساتھ پہلے ہی کر چکا تھا۔۔۔۔

دور کہیں وہ وصیت والا کاغذ پانی میں بھیگا پڑا تھا۔۔۔۔

ان سب کو دفنا کر بہادر شاہ نے اس بوڑھی عورت کو قبرستان میں موجود مسجد میں بیٹھا دیا تھا تاکہ بارش تھم جانے پر وہ اسے اس کے گھر پہنچا سکے۔۔۔۔

" بادشاہ بننے کی کوشش کرو گے تو۔۔۔۔۔سانس بھی چھین جائے گی ۔۔۔۔۔۔۔وہ اپنی بادشاہت کسی کو نہیں دیتا۔۔۔۔۔۔۔وہ اکیلا ہی بادشاہ ہے ۔۔۔۔"

بہادر شاہ سنسان قبرستان میں طوفانی بارش میں لنگڑا کر چلتا ہوا اوپر کی طرف انگلی اٹھا کے بولا تھا۔۔۔۔

**********_

**********_

سفورا آج پھر اوپر والے کمرے میں گئی تھی وہ مناہل کو ایک لمحہ بھی برداشت نہیں کر سکتی تھی مگر وہ باجی کے اس خاص عمل کے لئے مناہل کے زندہ وجود کے مطالبے کی وجہ سے اسے زندہ رکھنے پر مجبور تھی۔۔۔

وہ کمرے میں آئی تو ایک بار پھر گندی بدبو نے اس کا سواگت کیا تھا۔۔

وہ ناک پر دوپٹہ باندھ کر اب اس کمرے میں موجود تابوتوں کو باری باری کھول رہی تھی

وہ آنکھیں بند کر کے کچھ پڑھتی اور ایسا تاثر دیتی جیسے اسے کوئی خبر ملی ہو۔۔۔

"اچھا۔۔۔تو بات اس حد تک بڑھ گئی ہے۔۔۔۔۔چلو بتاتی ہوں آج باجی کو۔۔۔"

وہ اس کانچ کی بوتل سے وہ خاص پانی ان دو تابوتوں میں چھڑک کر ان کو کچھ دیر دیکھتی اور مکروہ قہقہہ لگاتی۔۔۔۔

اس وقت عصر کا وقت تھا وہ کچھ دیر وہاں بیٹھ کر نیچے آئی تھی مناہل صحن میں بیٹھی بارش کو دیکھتے ہوئے جائے نماز پر بیٹھی تسبیح کر رہی تھی۔۔۔۔

سفورا اس کے پاس آکر بیٹھی تھی اس کی نظر میں نفرت تھی جو سفورا چاہ کر بھی چھپا نہیں پا رہی تھی

مناہل نے مسکرا کر سفورا کی طرف دیکھا تھا

"بہت تیز سمجھتی ہو خود کو تم؟؟؟ تم اپنی اوقات مت بھولو۔۔۔۔۔۔۔ تم تو وہ ہو جیسے اس کے پیدا کرنے والے نے بھی نہیں اپنایا۔۔۔۔۔ ناجائز اولاد ۔۔۔۔۔۔ گالی۔۔۔۔۔ گالی ہو تم۔۔۔۔۔ تم کیا سمجھی ایک گالی کو میں اپنے بیٹے کو اپنے سر پر سجانے دے دوں گی؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

مناہل کا رنگ فق ہوا تھا وہ تسبیح کرنا بھول گئی تھی اس تیز بارش میں بھی اس کو پسینہ آنے لگا تھا۔۔۔ اس کا جسم تپنے لگا تھا۔۔۔

"امی۔۔۔۔آپ۔۔۔۔"

"خبردار جو مجھے امی کہا۔۔۔۔پتہ نہیں کس کا گناہ ہو اور مجھے ماں بلاتی ہو؟؟؟آخری بار سمجھا رہی ہوں دور رہو میرے بیٹے سے۔۔۔سنا تم نے؟؟؟"

وہ مناہل کو انگلی دیکھا کر دھمکی دے کر بولی تھی مناہل دم سادھے ان کا یہ رنگ جذب کرنے کی کوشش کر رہی تھی

"اور ہر وقت جائے نماز پر مت بیٹھی رہا کرو۔۔۔کس بات کی شکر گزاری ہے جو ختم نہیں ہوتی؟؟؟آخر تمہیں دیا ہی کیا ہے تمہارے اللہّ نے؟؟؟دھبہ بنا کر تمہیں پیدا کیا، پھر نفرت آمیز ماحول میں تم بچپن سے جوانی تک پروان چڑھی پھر اس پورے سفر میں ایسی کونسی بات ہے جس پر تم سجدے کرتے نہیں تھکتی؟؟؟؟؟"

سفورا نے مناہل کو اپنے دونوں ہاتھوں سے جنجھوڑ کر چیختے ہوئے پوچھا تھا

"کیوں کہ وہ ذات ہے ہی عبادت کے قابل،ایک وہ ہی ہے جو اس بات کا حق رکھتا ہے کہ اسے سجدہ کیا جائے"

"اور رہی بات شکر کی تو کوئی بھی مسلمان تب تک نماز نہیں پڑھ سکتا جب تک وہ ذات اسے اس شرف کے قابل نہیں سمجھتی"

مناہل نے سینہ تان کر کہا تھا

"کچھ تو مجھ میں بھی ایسا ہے نا جو وہ مجھے ایک ناجائز،ایک گالی کو سجدے کی توفیق دیئے ہوئے ہے،وہ توفیق جو بہت سے عزت دار۔۔۔۔جائز۔۔۔۔اور منتوں مرادوں سے پیدا انسانوں کو نہیں ہے۔۔۔"

مناہل نے جائے نماز سے اٹھتے ہوئے کہا تھا وہ رکی تھی

"اس کا مطلب یہ ہوا۔۔۔۔سعد کی جنت۔۔۔۔۔۔۔کہ میرا رب مجھے گالی نہیں سمجھتا۔۔۔۔۔وہ مجھے عزت دیتا ہے۔۔۔۔جب اس پورے جہان میں ایک وہ ہی

ذات مجھ سے ملاقات کو پسند فرما کر مجھے سجدے پر بلاتی ہے تو اس سے بڑی بھی کوئی بات ہو سکتی ہے اس کی شکر گزاری اور احسان مندی کی؟؟؟؟"

"جب میں یہ سوچتی ہوں تو میرا دل وہ سب تلخیاں اور نفرتیں بھلا دیتا ہے ۔۔۔۔پھر بس یاد رہتا ہے تو بس اتنا کہ میں اپنے رب کی نظر میں خاص ہوں ۔۔۔۔اور جب بندہ دونوں جہاں کے مالک کی نظر میں کوئی مقام پالے تو پھر اسے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ دنیا والے کم ظرف انسان اس کے بارے میں کیا سوچتے ہیں"

"میری ماں جو بھی تھی۔۔۔میں اتنا جانتی ہوں وہ ضرور بہت مجبور رہی ہو گی ۔۔۔۔اپنے گھر والوں کی عزت بچانے کی خاطر اس نے مجھے خود سے الگ کیا ہو گا ۔۔۔۔میں نے پیدا ہوتے ہی اپنی ماں کی عزت بچالی۔۔۔۔میں اس بات پر شکر گزار ہوں۔۔۔۔اور وہ عظیم بیوہ عورت جس نے مجھے پالا۔۔۔۔۔وہ مجھے نفرت سے ہی سہی مگر میری ہر ضرورت پوری کرتی تھی۔۔۔۔میں اس گھر میں تھی تو

www.novelsclubb.com

اس کی سونی گود اس کو بے چین نہیں رکھتی تھی۔۔۔وہ مجھے کہہ سن کر اپنا دل ٹھنڈہ کر لیتی۔۔۔۔۔وہ مجھ سے محبت نا کر سکی۔۔۔ مگر میں نے اس کی محرومی کو ختم کر دیا۔۔۔ کوئی مجھے جیسے ہی دیکھتا اسے یہی کہتا۔۔۔ تم اکیلی نہیں ہو خالدہ۔۔۔یہ بچی تمہارا سہارا ہے۔۔۔۔۔۔میں کسی کے زخموں کا مرحم کسی کا سہارا بنی۔۔۔یہ بات رب کی شکر گزاری کے لئے کافی نہیں؟؟؟"

سفورا کو مناہل سے اس حاضر دماغی کی امید نہیں تھی اب کی بار پسینے کی ننھی بوندیں سفورا کے چہرے پر نمودار ہوئے تھے

"اگر ظرف کے ساتھ سوچا جائے تو اللہّ نے جہاں ہمیں بہت سی آزمائشوں میں ڈالا ہوتا ہے وہاں اتنا کچھ دیا بھی ہوتا ہے کہ اگر اس کو ہم گننے بیٹھ جائیں تو محرومیاں اسی وقت دم توڑ دیتی ہیں"

"ساری بات یہاں جمع تفریق کی ہے امی"

مناہل کن پٹی پر ہاتھ رکھ کر اشارہ

www.novelsclubb.com

کرتے ہوئے بولی تھی

سفورا کا دل کر رہا تھا سیدھا سیدھا گلا دبا کر مناہل کو ختم کر دے۔۔۔

مناہل کچن میں جا چکی تھی۔۔

سفورا چادر اوڑھ کر چھتری لئے باجی کی طرف نکل گئی تھی

باجی کا گھر آج بھی اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا سفورا خود کو تیز بارش سے بچاتی ہوئی بہت آہستہ چل رہی تھی مگر اسی زیادہ احتیاط میں اس کا پاؤں بری طرح پھسلا تھا وہ منہ کے بل گری تھی زیادہ چوٹ نہیں آئی تھی مگر پاس سے گزرتے کچھ لوگوں نے اس کو اس طرح گرتا دیکھ کر بے اختیار قہقہہ لگایا تھا وہ غصے سے لال پیلی ہوتی دروازہ زور زور سے پیٹنے لگی تھی

www.novelsclubb.com

باجی نے دروازہ کھولنے میں کچھ وقت لیا تھا اور اسے غصے سے گھورا تھا

وہ کیچڑ میں لت پت تھی وہ صحن میں لگے ہاتھ والے نلکے سے خود کو دھونے لگی تھی جبکہ باجی اندر کمرے میں چلی گئی تھی

"باجی کوئی ایسا عمل دو مجھے جس سے میں بس ایک پھونک میں ہی ان تمام انسانوں کی جان لے لوں جو مجھے برے لگتے ہیں"

سفورا خود کو جھاڑتی حقارت سے بولی تھی

"ھاھاھاھاھا۔۔۔"

باجی کا طنزیہ قہقہ بلند ہوا تھا

"ارے یہ کیسی خواہش ہے؟؟؟؟ ہم شیطان کو جتنا بھی راضی اور خوش کر لیں ۔۔۔کسی کی جان لینے کا اختیار نہیں ہے ہمارے پاس۔۔۔ہاں بس ہم وسیلہ ضرور بن جایا کرتے ہیں اس انسان کو مارنے کا جس کی موت اللہ لکھ دیتا ہے"

"باجی کالا علم بہت طاقت رکھتا ہے اور آپ اس کی بے تاج ملکہ۔۔۔یہ ناامیدی ؟؟؟خیریت ہے؟؟"

سفورا نے پریشانی سے پوچھا تھا

"تجھے منع کیا تھا کہ بہو کو نماز سے باز رکھ پھر ہی بات آگے بڑھ پائے گی۔۔۔کل پھر میرا جسم جلا ہے جیسے ہی تیری بہو پر کام شروع کیا۔۔"

"تو باجی اب نماز سے باز کیسے رکھوں اسے؟؟؟"

سفورا نے بے بسی سے پوچھا تھا

"موبائل نہیں ہے اس کے پاس؟؟؟"

www.novelsclubb.com

باجی نے حیرت سے پوچھا تھا

"نہیں۔۔۔وہ تو نہیں ہے۔۔"

سفورا نے جواب دیا تھا

"پھر اسے موبائل لے کر دو۔۔۔اور نیٹ بھی۔۔۔پھر دیکھنا۔۔۔۔۔نماز کو اسے بھولے گی کہ۔۔۔۔مت پوچھ۔۔۔"

"جانتی ہے سفورا اس کو نیٹ کیوں کہتے ہیں؟؟؟"

سفورا نفی میں سر ہلا کر قریب ہوئی تھی

"کیوں کہ یہ ایک جال ہے۔۔۔ایسا جال جس میں کب مسلمان داخل ہوا، کب وہ اس میں پھنسا اور کب وہ اس کا شکار ہو گیا یہ وہ کبھی نہیں جان پاتا۔۔

"آج کے مسلمان کا صریح اور کھلا دشمن اس کے ہاتھ میں ہوتا ہے جسے وہ آکسیجن کی طرح اپنے ساتھ ساتھ رکھتا ہے۔۔۔اب تو کسی کو دین اور دنیا سے بیگانہ کرنا ہو تو اسے قیمتی اور جدید موبائل کا تحفہ دے دو اور اسے جہنم کا ایندھن بنا دو ۔۔۔۔ھاھاھاھاھا۔۔۔۔وہ اتنا گمراہ ہو جائے گا کہ نمازوں کے اوقات بھول جائے گا پڑھنا تو دور۔۔۔۔۔سنا تھا ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے جو ہر وقت اس کو برائی پر اکسانے کے لئے ساتھ ساتھ رہتا ہے۔۔۔۔اب تو وہ شیطان

موبائل کی صورت نظر آنے لگا ہے۔۔ھاھاھاھا۔۔۔۔اب نہیں بچے گی یہ نئ نسل۔۔۔۔۔بہت جلد وہ وقت آنے والا ہے سفوراجب کسی کو تباہ کرنے کے لئے ہم جیسے عاملوں کو منتر ٹونوں کی ضرورت نہیں پڑے گی۔۔۔آج کا مسلمان اپنے ہاتھ سے اس موبائل کے ہاتھوں نیست ونابود ہو جائے گا۔۔۔۔

ھاھاھاھاھا۔۔۔۔۔۔یہ موبائل تو ہمارا اور شیطان کا چیلا ہے چیلا۔۔۔۔۔آدھا کام تو یہ کر دیتا ہے ہمارا۔۔۔۔۔ہم نے تو بس بوسیدہ دیوار کو ایک پھونک مار کر گرانا ہوتا ہے۔۔۔۔"

"یہ شیطانی آلہ صرف مسلمان کا ہی نہیں پوری انسانیت کا دشمن ہے،بچہ اس کی خطرناک شعاعوں سے آہستہ آہستہ اپنے ہر جسمانی عضاء سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔۔۔پہلے نظر۔۔۔پھر اس کی اچھائی اور برائی میں فرق کی حس۔۔۔اس کے دماغ کو دیمک لگ جاتی ہے۔۔۔۔دل خوشی اور ذہنی سکون کی تلاش میں اخلاقیات کی ہر حد پار کر دیتا ہے مگر جسم کو سکون نہیں ملتا کیوں کہ سکون کا تعلق روح سے

www.novelsclubb.com

ہے۔۔۔اور کسی بھی کلمہ گو کی روح ایسی شیطانی کاموں میں کبھی بھی پر سکون نہیں ہو سکتی۔۔۔۔پھر وہ موبائل کا استعمال اور بڑھا دیتا ہے مگر ایک وقت آتا ہے وہ شیطانی آلہ بھی اسے خوشی نہیں دے پاتا۔۔۔پھر وہ ذہنی بیماری جیسے لوگ ڈیپریشن کا نام دیتے ہیں اس کا شکار ہو جاتے ہیں۔۔۔۔حد تو تب ہوتی ہے جب وہ سادہ اور فطری گناہ کر کے بھی ذہنی تسکین سے محروم رہتے ہیں پھر وہ اسی خوشی کی تلاش میں اسی گناہ میں رشتوں اور عمروں کا تقدس پامال کرنے لگتے ہیں جس کا ثبوت آئے روز نابالغ بچوں کا اپنے محرم رشتوں اور بڑی عمر کے لوگوں کا اپنی تیسری نسل کی عمر کے برابر کم سن اور نابالغ بچوں کے ساتھ بد فعلی کرنا ہے ۔۔۔مگر سکون پھر بھی نہیں ملتا۔۔۔۔آخر کار وہ اس ذہنی آسودگی کی تلاش میں نشے کا سہارا لینے لگتے ہیں پھر ان کی زندگی اور موت میں فرق کم رہ جاتا ہے ۔۔۔۔جو لوگ نشے کا سہارا نہیں لیتے وہ۔۔۔۔اس کی دوسری صورت۔۔۔۔خود

www.novelsclubb.com

کشی۔۔۔کو اپنا لیتے ہیں۔۔۔دیکھا سفورا۔۔۔کتنی مددگار چیز ہے یہ موبائل ہم جیسے شیطانی لوگوں کے لئے۔۔۔۔

بس دس دن کی بات ہے۔۔۔دس دن تک اس کا اپنے رب سے رابطہ توڑ ۔۔۔۔بس ادھر میں عمل مکمل کر لوں گی۔۔۔۔پھر جو حالت اس کی ہو جائے گی ۔۔۔اس میں وہ اپنا ہوش کھو دے گی۔۔۔اللہّ اور نماز کو تو چھوڑو۔۔۔۔۔پھر خاص عمل۔۔۔۔بس پانچ دن لگیں گے اور۔۔۔۔اس کا کام تمام۔۔۔ادھر مجھے خاص شکتیاں مل جائے گی اور دوسری طرف تیری خلاصی۔۔۔۔پتہ نہیں کیا بات ہے آج کل دیوی مجھ سے خوش نہیں ہے۔۔۔اس کے بھگت بھوکے رہتے ہیں۔۔ان کو ان کی خوراک ٹھیک سے نہیں مل رہی۔۔۔کوئی گڑ بڑ چل رہی ہے۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"جی باجی۔۔۔برائی پر اچھائی غلبہ پا رہی ہے۔۔۔بس کام کی حد تک رہ گیا ہے سب ۔۔،۔۔۔آپ جلدی سے کچھ کریں۔۔۔ورنہ سب چھن جائے گا۔۔۔۔"

"میں یہی بتانے آئی تھی۔۔۔۔جس پر آپ کا یہ شیطانی محل کھڑا ہے اس کی بنیادوں میں پانی پڑنے لگا ہے۔۔۔پر نکل آئے ہیں لوگوں کے"

سفورا نے فورا سے باجی کی پریشانی میں اضافہ کیا تھا

"آج سب سے پہلے اسی کا بندوبست کرتی ہوں بدذات انسان۔۔۔سنا تھا دنیا میں کیئے گئے نیک کام صدقہ جاریہ ہوتے ہیں۔۔۔۔مگر اب یہ میں ثابت ہوتا دیکھ رہی ہوں۔۔۔۔تبھی دیوی مجھے منہ نہیں لگا رہی آج کل۔۔۔۔"

باجی گہری سوچ میں نظر آ رہی تھی

اب میں چلتی ہوں۔۔۔۔۔شام ہونے والی ہے۔۔۔کوئی دوکان دیکھتی ہوں موبائل لے کر جاتی ہوں پھر۔۔۔"

سفورا باجی کا ہاتھ چوم کر جاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

**********_

www.novelsclubb.com

مناہل فجر پڑھ کر اب خوش الحان آواز میں قران پاک کی تلاوت کر رہی تھی باہر ہلکی ہلکی بارش اب بھی ہو رہی تھی

دنیا جہاں کا سکون اس وقت سمٹ کر مناہل کے چہرے پر امڈ آیا تھا وہ جھوم جھوم کر اللہّ کے کلام کا سکون اور سرور اپنے دل میں اتار رہی تھی مدھو کی آنکھ اس کی آواز سے کھل گئی تھی دوا کا اثر ختم ہو چکا تھا زخم ٹھنڈے ہو کر زیادہ تکلیف دینے لگے تھے وہ بھی اٹھ کر آج اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہونا چاہتی تھی مگر جسم کا انگ انگ درد سے چیخ رہا تھا وہ بے سدھ دوبارہ لیٹ گئی تھی

مناہل کی نظر جیسے ہی مدھو پر پڑی وہ تلاوت مکمل کر کے اس کے پاس آ کر بیٹھ گئی تھی

www.novelsclubb.com

"مدھو آپی آپ کو کچھ چاہیے؟؟"

"نہیں۔۔۔منو۔۔۔۔۔جو بھی پڑھا بس پھونک دے مجھ پر کچھ سکون میرے دکھتے جسم کو بھی مل جائے۔۔۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مدھو کی آواز میں تکلیف نمایاں تھی۔۔۔ مناہل کچھ خاص اسم الٰہی اس پر پڑھ پڑھ کر پھونکتی جا رہی تھی جس سے اس کو سکون ملنے لگا تھا۔۔۔ بیشک میرے رب کے ناموں میں ہر درد کی دوا پوشیدہ ہے۔۔۔۔ (یہ میں نے خود آزمایا ہوا ہے)

مدھو دوبارہ سو چکی تھی مناہل فجر کے بعد سے اب تک گھر کے چھوٹے چھوٹے کام نپٹا چکی تھی اب اسے بھوک ستانے لگی تھی کل دن کا کھانا وہ رات کو کھا کر ختم کر چکے تھے۔۔۔

مدھو بیچاری کا حساب دہاڑی دار مزدور والا تھا وہ جس دن مزدوری نا کرتی اس دن بھوکا رہنا پڑتا۔۔۔ گھر میں بجلی تھی جس میں سے بس ایک لائٹ اور رات کے وقت پھنکا لگانے کی اجازت تھی اس کا بل مدھو بہت مشکل سے جکاتی ہاں وہ گھر گرو کی ملکیت تھی جواب مدھو کا تھا۔۔۔۔

مناہل دروازے میں کھڑی بارش دیکھ رہی تھی جب مدھو آنکھیں ملتی ہوئی بیٹھ گئی تھی بھوک سے اس کا بھی برا حال تھا

www.novelsclubb.com

"منو۔۔۔۔"

وہ آہستہ سے بولی تھی

"جی مدھو آپی؟؟؟"کچھ چاہیے آپ کو؟؟"

"نہیں۔۔۔رانی مجھے کچھ نہیں چاہیے۔۔۔۔بھوک تو تمہیں بھی لگی ہو گی؟؟"

"جی۔۔۔۔۔نہیں آپی۔۔۔۔مجھے بلکل بھوک نہیں لگی"

مناہل نے مسکرا کر مدھو کی مشکل آسان کرنا چاہی تھی

"ادھر جگ میں کچھ پیسے پڑے ہوں گے لادے مجھے کچھ کھانے کو لاتی ہوں"

مدھو نے اٹھنے کی کوشش کی تھی مگر وہ چکرا کر واپس بیٹھ گئی تھی مناہل تیزی سے اس کے پاس آئی تھی

www.novelsclubb.com

"آپی۔۔۔۔آپ مجھے پیسے دے دیں میں۔۔۔۔میں جا کر لے آتی ہوں کچھ ۔۔۔۔"

"منو۔۔۔میری رانی۔۔۔۔مجھے معاف کر دینا۔۔۔۔میں۔۔۔۔اپنا وعدہ نبھا نہیں سکی۔۔۔۔تمہیں جانا پڑ رہا ہے۔۔۔"

مدھو شرمندہ ہوئی تھی

"آپ شرمندہ مت ہو۔۔۔۔مدھو آپی۔۔۔۔مجھے میری امی بھی اکثر دوکان پر بھیجا کرتی تھیں"

"بارش اب ہلکی ہے میں جلدی سے کچھ لے کر آتی ہوں"

مناہل چادر میں سر تا پیر خود کو لپیٹ کر باہر نکلی تھی گلی خالی تھی وہ یہاں وہاں دیکھتی دوکان کی طرف گئی تھی وہ ایک چھوٹا سا ہوٹل تھا جہاں اندر بہت سے مرد بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے ان میں سعد بھی تھا وہ ناشتہ سامنے رکھ کر فقط اسے گھور رہا تھا وہ صدیوں کا بیمار لگ رہا تھا وہ مناہل کی یاد میں کھویا ہوا تھا اس بات سے بے خبر کہ وہ اس کے سامنے کھڑی ہے۔۔

"بھائی دو روٹی اور چنے کا سالن کتنے کا آئے گا؟؟؟"

مناہل نے بہت آہستہ سے پوچھا تھا

"50روپے"

اس کی نظر اپنے ہاتھ میں موجود نوٹ پر پڑی تھی جو پچاس کا تھا اس کا دل گرم گرم چائے پینے کا بھی تھا۔۔۔

"بھائی ایک کپ چائے کتنی کی ہے؟؟"

"20روپے کا کپ ہے پہلی بار آئی ہو کیا کسی دوکان پر؟؟؟"

وہ بدمزہ سا بولا تھا

www.novelsclubb.com

"اچھا بھائی۔۔

"سالن کم دے دیں۔۔۔ مگر ان پیسوں میں ایک کپ چائے کا بھی دے دیں"

"ارے جاؤ جاؤ۔۔۔۔بی بی۔۔۔۔تم لوگوں کو کوئی اور کام نہیں ہے جو اس وقت میری دوکان داری خراب کرنے آگئی ہو؟؟؟"

"لے جاؤ اپنے پیسے جان چھوڑ دو میری، بھیک مانگنے کا الگ انداز ہے بھئی۔۔۔"

سعد ہوٹل مالک کی آواز سن چکا تھا اس نے دو پراٹھے جو اس نے چکھے بھی نہیں تھے ایک بڑا فل کپ دودھ پتی اور بڑی پلیٹ نہاری کی اٹھا کر مناہل کی طرف بنا دیکھے رکھ دیے تھے جبکہ مناہل دوکان دار کی بات پر آنکھیں زمین میں گاڑے شرم سے پانی پانی ہو گئی تھی

"بل دے چکا ہوں استاد یہ سب ان کو دے دو اور اضافی پیسے مت لینا"

"آپ میرے لئے دعا کرنا۔۔۔۔اللہ مجھے میری زندگی لوٹا دے۔۔۔"

وہ مناہل کے پاس کھڑا ہو کر آہستہ سے کہہ کر آگے بڑھ گیا تھا مناہل کا دماغ سعد کی آواز پر سائیں سائیں کرنے لگا تھا وہ جب تک کچھ سمجھ پاتی وہ بائیک سٹارٹ کر کے جا چکا تھا

مناہل گم سم سی کھڑی خود کو حقیقت اور خواب میں فرق سمجھا رہی تھی

"ارے بی بی یہ اٹھاؤ اور جاؤ۔۔۔۔رش مت بناؤ"

وہ اسے وہ سب ایک شاپر میں ڈال کر حقارت سے کہہ رہا تھا

مناہل وہ اٹھا کر بھرے دل کے ساتھ گھر پہنچی تھی وہ کھانا مدھو کے آگے لگا کر خود خاموش سی دور بیٹھ گئی تھی

"کیا ہوا منو؟؟؟ کھانا کھاؤ نا۔۔۔۔کسی نے کچھ کہا ہے تمہیں باہر؟؟"

مدھو پریشان ہو گئی تھی

"نہیں آپی۔۔۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ خاموشی سے مدھو کے ساتھ بیٹھ کر ناشتہ کرنے لگی تھی۔۔۔

*******"**********_

بہادر شاہ آج خاموش بیٹھا ہوا تھا منی باہر سے کھیل کر اس کے پاس آکر بیٹھی تھی

"ابا۔۔۔۔اداس کیوں ہے؟؟؟"

"اداس نہیں ہوں منی۔۔۔۔بس سوچتا ہوں۔۔۔۔کاش وہ سب نا ہوا ہوتا ۔۔۔۔"

"ابا خود ہی تو کہتا ہے جو ہوتا ہے اچھے کے لئے ہوتا ہے۔۔۔۔"

منی نے اس کی گود میں سر رکھا تھا

www.novelsclubb.com

"ہیلو کوئی ہے اندر؟؟؟؟"

جھونپڑی کے باہر سے آواز آئی تھی

بہادر شاہ اٹھ کر دروازے میں آیا تھا

"قبر کھدوانی ہے جلدی کرو موسم خراب ہے"

وہ جو بھی تھا بہت جلدی میں لگ رہا تھا اس کی سانسیں پھولی ہوئی تھیں بہادر شاہ اس کے ساتھ باہر آیا تھا

وہ 17 سال کا جوان اور خوبصورت لڑکا تھا اس کی گھبراہٹ اس کی خوبصورتی میں چار چاند لگا رہی تھی

"بہت گھبرائے ہوئے لگتے ہو برخوردار۔۔۔کیا معاملہ ہے؟"

بہادر شاہ نے اس کی طرف گھور کر دیکھتے ہوئے پوچھا تھا

"وہ۔۔۔۔وہ۔۔۔ایکچولی۔۔۔۔میرا مطلب ہے۔۔۔۔دراصل۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔وہ۔۔۔وہ خود ہی مری ہے۔۔۔میں۔۔۔۔میں نے تو ۔۔۔بس۔۔۔۔۔۔۔آپ جلدی سے اس کی قبر کھود دیں۔۔۔وہ گاڑی کی ڈگی

www.novelsclubb.com

میں ہے۔۔۔۔میرے پاس کفن بھی نہیں ہے۔۔۔آپ۔۔۔۔آپ پلیز اس کا۔۔۔ارینج۔۔۔۔میرا مطلب ہے۔۔۔بندوبست۔۔۔کردیں"

وہ ایک سانس میں بولتا ہوا تھوک نگل کر بولا تھا

بہادر شاہ اس کے ہمراہ گاڑی کی طرف بڑھا تھا اس نے ڈگی کھولی جہاں ایک پندرہ سالہ نہایت ہی خوبصورت لڑکی خون میں لت پت پڑی تھی وہ جس انداز سے پڑی ہوئی تھی ایسا لگ رہا تھا اس کے جسم کی کوئی بھی ہڈی سالم نہیں ہے۔۔۔

بہادر شاہ کا بے رحم قہقہ بلند ہوا تھا تیز اور ٹھنڈی ہوا چلنے لگی تھی بارش بھی بس آنے والی تھی

بہادر شاہ نے ڈگی بند کر کے اسے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا تھا

ہوا کی تیز آواز کانوں میں شور پیدا کر رہی تھی بہادر شاہ لنگڑا کر چلتا ہوا قدرے اونچی آواز میں بولا تھا

"کیا لگتی ہے تیری بیچاری؟؟ھاھاھاھا۔۔۔"

"وہ میری۔۔۔۔چاچو کی بیٹی تھی۔۔۔۔"

وہ چہرے پر ہاتھ پھیر کر گھبرا کر بولا تھا

"چل پوری بات بتا۔۔۔۔طوطہ بن جا،ھاھاھاھا۔۔"

بہادر شاہ ایک جگہ خالی جگہ دیکھ کر قبر کی کھودائی کا کام شروع کرتا ہوا قہقہ لگا کر بولا تھا۔۔

وہ۔۔۔وہ۔۔۔میرا کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔وہ روز میرے ساتھ کالج جاتی تھی ۔۔۔اس کو کہیں بھی جانا ہوتا تھا۔۔۔چھوٹی امی اسے میرے ساتھ بائیک پر بیٹھا کر روانہ کر دیتی تھیں۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"وہ جب میرے پیٹ پر۔۔۔میرے کندھے پر ہاتھ رکھتی۔۔۔مجھے سکون ملنے لگتا اس کے لمس سے۔۔۔"

"پہلے پہل مجھے غصہ آتا۔۔۔۔۔ مگر پھر میں انتظار کرنے لگتا کہ کب چھوٹی امی اسے میرے ساتھ کہیں بھیجیں گی۔۔۔"

"وہ۔۔۔میری ہوس کو محبت سمجھنے لگی تھی۔۔۔۔میں اس کا ساتھ چاہتا تھا ۔۔۔۔جو شادی کے وعدے کے بغیر ممکن نہیں تھا۔۔۔"

"پھر اب وہ بنا کسی وجہ کے کوئی نا کوئی جھوٹا بہانہ بناتی۔۔۔اور ہم گھنٹوں روڈ پر گزار دیتے۔۔۔ محبت کے وعدے۔۔۔ محبت کی قسمیں۔۔۔ مگر یہ سب اس کے لئے کافی تھا۔۔۔میں۔۔۔میں اب ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔محبت کی آخری حد۔۔۔۔۔۔اس کی محبت کا عملی ثبوت چاہتا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ یخ بستہ ہوا میں بھی اپنے خوبصورت چہرے سے پسینے کی ننھی بوندیں ٹشو سے صاف کر رہا تھا۔۔۔

بہادر شاہ نے کام روک کر اس کی طرف دیکھا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"محبت کا مطلب جانتے ہو؟؟؟؟؟؟"

بہادر شاہ نے لال ہوتی آنکھوں سے

اس کے کانوں میں چیخ کر کہا تھا

"محبت کسی کے احساس کو دل میں اتارنے کا نام ہے۔۔۔انسان کی محبت روح کی طلب گار ہوا کرتی ہے جسموں کی ضرورت تو جانوروں کو ہوا کرتی ہے"

بہادر شاہ اس کا چہرہ اپنی طرف کر کے بولا تھا

"جب تمہاری اپنی نیت میں کھوٹ تھا۔۔۔پھر اس معصوم لڑکی سے ثبوت کیوں چاہیے تھا؟؟؟؟؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

"کسی کے جگر کے ٹکڑے کو تم نے اتنا معمولی سمجھ لیا کہ اسے اپنی بھوک کے لئے موت کی گھاٹ اتار دیا؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

"اپنی شکل دیکھو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور اپنی۔۔۔۔۔۔۔ تھو۔۔۔۔۔۔۔اپنی سوچ ۔۔۔۔۔۔"

"اس میں سارا قصور میرا نہیں تھا۔۔۔۔۔یہ بات چھوٹی امی اور میری امی کو بھی تو سوچنی چاہیے تھی کہ ہم دونوں اب بالغ ہو چکے ہیں۔۔۔ بچپن ختم ہو چکا ہے ۔۔۔۔۔۔اب ہماری کچھ ضروریات ایسی ہیں جو کہ فطری ہیں ان پر قابو پانا ہمارے بس کی بات نہیں ہے۔۔۔"

کسی نے ہمیں نہیں روکا۔۔۔۔ کیوں کہ ہم کزنز تھے۔۔۔۔۔۔۔۔کاش ۔۔۔۔ کوئی تو ہوتا جس نے ہمیں روکا ہوتا ٹوکا ہوتا۔۔۔ تو آج۔۔۔۔۔۔ماھم۔۔۔یو ۔۔۔۔اس حالت میں۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اب چیخ کر رونے لگا تھا

"میں اسے محبت نہیں کرتا تھا۔۔۔ مگر میں اسے مارنا بھی نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔وہ بہت گھبرا گئی تھی۔۔۔۔وہ بہت رو رہی تھی۔۔۔۔وہ کہہ رہی تھی ابھی ابھی میرے ساتھ نکاح کرو ورنہ۔۔۔۔سب۔۔۔سب کو بتادوں گی۔۔۔۔"

وہ اب زمین پر بیٹھ گیا تھا بارش بھی تیزی ہونے کو تھی۔۔۔

"میں نے بہت سمجھایا۔۔۔اپنی مجبوری بتائی کہ ابھی میں اس قابل نہیں ہوا ۔۔۔۔ابھی تو میں 1st year کا سٹوڈنٹ ہوں۔۔۔۔۔اتنی بڑی بات امی سے کیسے کروں۔۔۔۔ مگر وہ نہیں مان رہی تھی اسے ڈر تھا کہ۔۔۔۔۔بچہ ۔۔۔۔۔۔بچہ۔۔۔۔پیدا۔۔۔۔۔"

وہ زمین پر اب لیٹ گیا تھا وہ چیخ رہا تھا زور قطار رو رہا تھا وہ آواز رونے کی نہیں تھی جو آواز بہادر شاہ کو سنائی دے رہی تھی وہ آواز تو پچھتاوے کی تھی۔۔۔۔

"میں خود بھی گھبرا گیا تھا۔۔۔۔مجھے سمجھ نہیں آرہا تھا جو میں کر چکا ہوں وہ واپس کیسے لوں۔۔۔اوپر سے دوست بار بار فون کر رہا تھا کہ گھر خالی کرو اس کی فیملی آنے

والی تھی۔۔۔۔بس اسی کھینچاتانی میں وہ۔۔۔۔وہ بھاگی۔۔۔۔میں اس کے پیچھے بھاگا۔۔۔۔۔۔اس کا پاؤں پھسلا اور وہ۔۔۔سیڑھیوں سے۔۔۔سیدھی فرش پر جا گری۔۔۔۔"

"یااللہ؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

"میں یہ سب نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔"

"ماھم میری بہت اچھی دوست تھی۔۔۔۔۔مجھے اپنا بیسٹ فرینڈ کہتی تھی۔۔۔اور اب وہ اس طرح۔۔۔۔۔۔امی۔۔۔۔۔۔ابو۔۔۔۔۔۔۔میں آپ لوگوں کو کبھی معاف نہیں کروں گا۔۔۔۔۔آپ لوگ مجھے اس طرح کزن کے نام پر اسے پیش نا کرتے تو۔۔۔۔۔۔آپ کو پتہ ہونا چاہیئے تھا۔۔۔۔اب۔۔۔۔ہم بڑے ہو گئے ہیں۔۔۔۔"

"اللہ؟؟؟؟؟؟؟میں کدھر جاؤں؟؟؟؟"

"ماھم؟؟؟؟؟؟؟؟"

وہ بھاگ کر کار کی ڈگی کھول کر بیٹھ گیا تھا

جہاں ماھم آنکھیں کھولے اسے دیکھ رہی تھی ڈگی خون سے بھر چکی تھی بارش تیز ہو چکی تھی وہ ماھم کی میت گود میں اٹھائے۔۔۔۔بچوں کی طرح روتا ہوا ۔۔۔۔اسے قبر کے پاس لایا تھا۔۔۔۔بارش کا پانی ماھم کا خون دھلاتا ہوا اسے شفاف کر رہا تھا

بہادر شاہ چپ چاپ اسے دیکھ رہا تھا

وہ ماھم کو نیچے لیٹا کر بھاگتا ہوا گاڑی کی طرف گیا تھا اور گولی چلنے کی آواز پورے قبرستان میں گونجی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

بارش نے ایک بار پھر زور پکڑا تھا بجلی بھی چمک چمک کر قبرستان کو روشن کر رہی تھی۔۔۔

ادھر ماھم آنکھیں کھولے زمین پر پڑی تھی جبکہ دوسری طرف کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر وہ جوان لڑکا سر لٹکائے خون میں لت پت پڑا تھا۔۔۔

"محبت بہت بھاری جذبہ ہے جس کے لئے دل کے ساتھ ساتھ دماغ کا اس کو قبول کرنا بھی ضروری ہے۔۔۔۔کم عمری میں یہ جذبہ جان لیوا ثابت ہو سکتا ہے کیوں کہ تب انسان پسندیدگی، عادت، ضرورت اور ہوس میں فرق کرنے کے قابل نہیں ہوتا۔۔۔۔۔"

بہادر شاہ اب دوسری قبر کھود رہا تھا۔۔۔۔

**********_

یہ ایک حویلی نما بڑا گھر تھا سامنے ایک لائن میں تین بڑے بڑے کمرے ان کے آگے برآمدہ اس کے آگے کھلا وسیع صحن اس میں لگا پرانا ایک برگد کا جوڑا ۔۔۔۔اور داخلی دروازے کے پاس بنی ایک مہمان گاہ جہاں ماسٹر جی اکثر بچوں کو پڑھانے بیٹھ جایا کرتے تھے۔۔۔

اس وقت پوری حویلی تیز اور طوفانی بارش کی زد میں تھی ماسٹر جی اس مہمان گاہ کے دروازے میں کھڑے بے چین سے سامنے برآمدے کی طرف دیکھ رہے تھے جہاں دائی حاجن خوشی سے ہاتھ ہلاتی نمودار ہوئی تھی

ماسٹر جی اس کے اشارے پر اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر تقریبا بھاگ کر اس کی طرف لپکے تھے وہ فورا اندر گئی تھی اور ایک نومولود وجود کو اس کی گود میں رکھ کر بولی تھی

"اللہّ بہت خوش ہے آپ سے ماسٹر جی، اور آپ کی سلطانہ بیگم بہت خوش بخت ہیں جی، اس کا ثبوت یہ رحمت ہے جس کو اللہّ نے پہلی اولاد کی شکل آپ کی گھر میں اتارا ہے"

دائی حاجن خلوص سے بولی تھی

www.novelsclubb.com

"بیشک، بیشک۔۔۔ میرا رب بہت رحیم ہے، میں نے جو مانگا وہ ہی عطاء کیا"

ماسٹر جی خوشی کے آنسو اپنے کندھے پر موجود سکارف سے صاف کر کے اس بچی کا ماتھا چوم کر بولے تھے۔۔

"پندرہ سال۔۔۔۔پندرہ سال انتظار کیا ہے میں نے اس گھڑی کا۔۔۔بیشک میرے رب کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں۔۔۔وہ ہی رب ہے جو اپنے بندوں کو اندھیرے میں امید کی کرن دکھاتا ہے۔۔۔وہ اپنے بندوں کو ناامید نہیں ہونے دیتا۔۔۔میں نے صبر کیا۔۔۔اور آج اس کا پھل۔۔۔۔۔"

ماسٹر جی اس بچی کو سینے میں بھینچ کر رو دیے تھے۔۔۔

"بیشک۔۔۔۔"

دائی حاجن بھی رو دی تھی

**********_

**********_

www.novelsclubb.com

سعد سوچکا تھا مناہل عشاء پڑھ کر اب موبائل نکال کر اس کے لئے خوش ہو رہی تھی۔۔۔

سفورا نے سب سیٹنگز اور آج کل کی ساری تفریح فراہم کرنے والی مشہور ایپس دوکان دار سے اس موبائل میں ڈالوادی تھیں

ہر قسم کے گانے بھی۔۔۔ سفورا کا کہنا تھا مناہل سارا دن فارغ رہتی ہے یہی وجہ ہے کہ اس کو عجیب و غریب خیالات تنگ کرنے لگتے ہیں جن سے وہ پریشان ہو کر خوفزدہ ہو ہوتی ہے۔۔۔

لہذا وہ موبائل سے اچھی تفریح لے لیا کرے گی جس سے اس کا دھیان بدلے گا اور یہ نارمل رہا کرے گی اس کے ساتھ ساتھ سفورا کا کہنا تھا وہ اس کو ایک خاص تعویذ کا پانی بھی پلائے گی اور اس پر موجود سایا بھگانے کے لئے خاص چّلا بھی کاٹے گی جس کے لئے اسے روز کفن پہن کر سونا پڑے گا۔۔۔

مناہل کو دن والی باتوں کے بعد سفورا کا اتنا مہربان رویہ کھٹکا ضرور تھا مگر سعد کے کہنے پر وہ موبائل لینے سے انکار نہیں کر پائی تھی

وہ موبائل کی دنیا میں ایسی مگن ہوئی کہ وقت کا پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔سب ایک رات میں ہی سیکھ لینے کی دھن اور پھر اچھے اچھے محبت سے لبریز گانے اس کا تو دل ہی نہیں بھر رہا تھا

وقت کا اندازہ تو تب ہوا جب اس نے ہینڈ فری ہٹائی فجر کی اذان سنتے ہی اس کو رات گزر جانے کا احساس ہوا تھا

مگر موبائل اور ہینڈ فری سرھانے کے نیچے رکھنے کی دیر تھی وہ نیند جو کوسوں دور تھی اب اتنا زور پکڑے ہوئے تھی کہ اٹھ کر چار رکعت نماز دنیا کا ناممکن کام بن گیا تھا

"چلو۔۔۔سو جاتی ہوں۔۔۔آج باقیوں کے ساتھ ہی پڑھ لوں گی"

وہ ایک طویل جمائی لے کر سونے لیٹ گئی تھی۔۔۔۔

"بیشک نماز نیند سے بہتر ہے"

موذن اپنا فرض ادا کر کے خاموش ہو گیا تھا

سفورا دن چڑھے تک مناہل کو سوتا دیکھ سمجھ گئی تھی کہ اس کا تیر نشانے پر جا لگا تھا

۔۔۔

سعد کام پر جا چکا تھا جب مناہل کی آنکھ کھلی اس وقت گھڑی دن کے دو بجا رہی تھی ظہر بھی قضا ہونے والی ہے ایک آواز اس کے اندر سے آئی تھی مگر رات بھر جاگنے اور دن میں اس وقت تک سونے کی وجہ سے اس کی طبیعت عجیب سی بوجھل ہو رہی تھی

www.novelsclubb.com

ٹانگوں اور پنڈلیوں میں الگ تیز درد تھا۔۔۔

ساری رات گانے سننے کی وجہ سے دل پر الگ سا بھری پن تھا۔۔۔

وہ کافی دیر اسی سوچ میں مگن رہی کہ دن کا کونسا پہر ہے رات ہے یا دن ہے ۔۔۔دماغ تھکاوٹ کا سگنل دے رہا تھا۔۔۔

سفورا دور بیٹھی اس کی حالت سمجھ رہی تھی ایک سکون تھا جو اس کے دل میں اتر آیا تھا۔۔۔

"ھاھاھاھاھا۔۔۔۔سنا تھا نمازی پرہیزی بندے پر شیطان زیادہ تیزی سے حملہ آور ہوتا ہے۔۔۔آج دیکھ بھی لیا۔۔۔"

سفورا نے دل میں خوش ہوتے ہوئے سوچا تھا

مناہل غسل خانے چلی گئی تھی

وہ نہا کر نکلی تھی مگر سر کا بھاری پن اس سے بھی کم نہیں ہوا تھا وہ کچن سے کھانا کھا کر اب بے دلی سے وضو کر کے جائے نماز بچھا رہی تھی

"ایسا کرتی ہوں بس فرض پڑھ لیتی ہوں، نہیں چار سنت، چار فرض اور دو سنت پڑھ لیتی ہوں نفل آج چھوڑ دیتی ہوں"

وہ کچھ دیر سوچتی ہوئی اسی بات پر متفق ہوئی تھی

جب نماز زندگی سے جانے والی ہو تو شروعات نفل چھوڑنے سے ہی ہوا کرتی ہے پھر ایک وقت آتا ہے بندہ سمجھتا ہے سنت بھی نہیں پڑھتا زیادہ تھکا ہوا ہوں بس فرض ہی کافی ہیں اتنی طبیعت خراب ہے اتنی تھکاوٹ ہے چھوڑ تو نہیں رہا نا ۔۔۔اتنا بھی کافی ہے۔۔۔۔۔

بات نفل سے سنت اور۔۔۔۔۔افسوس بہت جلد فرض پر آکر ختم ہو جاتی ہے ۔۔۔

www.novelsclubb.com

مناہل نے آج نفل چھوڑ کر باقی نماز جلدی جلدی ادا کی تھی اسے موبائل کو مزید تسخیر کرنے کی بہت جلدی تھی۔۔۔۔ نماز کے دوران بھی اس کا دھیان موبائل میں الجھا ہوا تھا۔۔۔

سفورا دلچسپی سے اسے دیکھ رہی تھی

بارش بہت تیز تھی مگر وہ بھی مناہل کو اپنی طرف نہیں کھینچ پائی تھی۔۔۔

اب بارش سے محظوظ ہونے کا انداز بدل چکا تھا

وہ کانوں میں گانے لگا کر برآمدے میں بیٹھ گئی تھی

سفورا کے دل میں ٹھنڈ پڑ گئی تھی وہ اپنے خاص عمل کے لئے اپنے کمرے میں چلی گئی تھی

مناہل گھر کے کام نپٹا کر موبائل لے کر بیٹھی ہوئی تھی جب شام کی اذان ہوئی تھی وہ بے دلی سے ہینڈ فری ہٹا کر اذان ختم ہونے کا انتظار کرنے لگی تھی اس کے بعد موبائل میں لگی فلم دوبارہ شروع کی تھی

www.novelsclubb.com

"بس تھوڑی سی رہ گئی ہے یہ دیکھ کر پڑھتی ہوں نماز ابھی ابھی تو اذان ہوئی ہے بہت ہے وقت"

وہ خود کو مطمئن کرنے میں کامیاب ہو گئی تھی

دس منٹ مزید گزر گئے تھے اب وہ کچن میں آئی تو کچھ برتن سنک میں نظر آئے

"یہ دھو کر ساتھ ہی وضو کر لیتی ہوں"

مزید دس منٹ لگا کر اب وہ مکروہ (ناپسندیدہ اوقات)

میں نماز پڑھنے جائے نماز پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

جبکہ وہ جانتی تھی کہ مغرب کی نماز کا وقت تمام نمازوں میں کم ہوتا ہے۔۔۔

جب اب نماز کا وقت ہی نہیں رہا تھا پھر اس نماز کا کیا کرنا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ بنا فاطمہ تسبیح کیے جائے نماز سے اٹھ گئی تھی

"اللہ کہتا ہے جس نے اپنی نماز کی فکر چھوڑ دی،

میں نے اس کی فکر چھوڑ دی"

مناہل اب بارش کو دیکھنے میں مصروف تھی اندھیرا دھیرے دھیرے گہرا ہو رہا تھا سفورا اپنی فتح کے جشن میں آج وقت سے پہلے ہی کفن پہن کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔

وہ خاص راکھ والا شاپر اپنے ارد گرد دائرے میں پھیلا کر اس کے وسط میں بیٹھ گئی تھی

سعد ابھی تک نہیں آیا تھا بارش بھی تیز تھی۔۔۔

پھر روز ایسا ہی ہونے لگا تھا مناہل رات دیر تک موبائل یوز کرتی اور دن میں دیر تک سوئی رہتی۔۔۔

آہستہ آہستہ اس کی نمازیں نفل سے سنت اور سنت سے فرض پر آ کر مکمل قضا ہونے لگیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

سفورا اور باجی کے لئے اب کھلا میدان تھا جس میں ان کو اکیلے ہی جیتنا تھا۔۔۔

آج رب سے ملاقات کیے پانچواں دن تھا رات کا کوئی پہر تھا مناہل موبائل میں کوئی گانا دیکھ رہی تھی

سعد سوچکا تھا یہ ایک خوبصورت جگہ پر فلمایا ہوا نظر کو بھلا لگنے والا گانا تھا

ایک دم وہ خوبصورت منظر بدلا تھا وہاں اب ایک شمشان گھاٹ (ہندؤں کے مردے جلانے کی جگہ) تھا جہاں کالا اندھیرا تھا ایک لمبی قطار تھی جہاں بہت سے لوگ سفید کپڑے میں لپٹے ان لکڑیوں کے اوپر لیٹے ہوئے تھے۔۔

مناہل خود کو ان کے درمیان میں دیکھ رہی تھی وہ ڈری سہمی ان کی طرف دیکھ کر دبے قدموں وہاں سے جانا چاہتی تھی ایک دم ان میں سے ایک نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا

www.novelsclubb.com

وہ کالے دانت دکھاتا ہوا مناہل کو گھور رہا تھا مناہل کی اوپر کی سانس اوپر اور نیچے کی سانس نیچے رک گئی تھی

اس سے پہلے کے وہ ہاتھ چھوڑوا کر بھاگتی باقی کے تمام مردے بھی اپنی اپنی جگہ پر اٹھ کر بیٹھ گئے تھے

وہ عجیب سی رونے کی آواز نکال رہے تھے

"چھوڑو مجھے، چھوڑو مجھے"

مناہل چیخی تھی

"کیا ہوا کس نے پکڑ رکھا ہے تمہیں؟؟؟ یہ میں ہوں مناہل۔۔۔"

سعد جو اس کو موبائل میں کھویا ہوا دیکھ کر اسے اپنی طرف ہاتھ پکڑ کر متوجہ کر رہا تھا وہ گھبرا کر بیٹھ گیا تھا

www.novelsclubb.com

مناہل نے سعد کی طرف جیسے ہی دیکھا اب منظر پھر سے پہلے والا تھا

"ابھی تو۔۔۔۔ یہاں۔۔۔۔ بہت سے مردے تھے۔۔۔"

وہ تھوک نگل کر بولی تھی

"یار دیکھو رات کے دو بج رہے ہیں اور تم جاگو گی تو یہ تو پھر ہو گا نا چلو موبائل رکھو۔۔"

سعد اس کا موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر اسے سلا رہا تھا

وہ فورا بے ہوشی سے کیفیت میں چلی گئی تھی۔۔۔

سفورا اور باجی کا جادو اپنا اثر دکھانا شروع ہو چکا تھا۔۔۔

"**********"

ماسٹر جی اپنی بیٹی کے ساتھ کھیل رہے تھے باہر ٹیوشن والے بچے ان کے منتظر تھے مگر وہ تھے کہ رج ہی نہیں رہے تھے اپنی بیٹی کو پیار کرنے سے۔۔۔

ان کی بیوی سلطانہ کمرے سے نکل کر تیز قدموں باہر آئی تھیں وہ سر تا پیر کالی چادر اوڑھے ہوئے تھی جو ان کے گھر سے باہر جانے کا پتہ دے رہا تھا

www.novelsclubb.com

"سلطانہ؟؟؟کہاں جارہی ہو؟؟؟میری بیٹی بھوکی ہے اس کو تو دیکھتی جاؤ ۔۔۔۔پھر جب یہ سو جائے گیں۔۔۔۔میری شہزادی پھر بھلے چلے جانا"

ماسٹر جی بہت عام سے انداز میں بولے تھے

"اس کے لئے ڈبے کا دودھ لگالیں مجھ سے نہیں ہوتی اس کی خدمت۔۔۔۔پندرہ سال بعد میری گود بھری تھی سوچا تھا اللّٰہ بیٹا دے گا۔۔ مگر نہیں۔۔۔۔اللّٰہ نے کب، کبھی میری سنی ہے جو اس بار سنتا"

وہ بدلحاظی اور کفر تولنے کے سارے ریکارڈ توڑ رہی تھی

"خدا کا خوف کرو یہ کیا بک رہی ہو؟؟؟ایک پل کے لئے سوچو یہ بھی وہ نا دیتا تم ساری عمر بانجھ بن کر گزار دیتی تو۔۔۔تو کیا بگاڑ لیتی تم اس پاک پروردگار کا ؟؟؟؟!"

ماسٹر جی کی آواز نیچی مگر لہجہ وزن دار تھا

"یہ خدا خدا مت کیا کرو میرے سامنے یہ سب اس بابے کے کالے علم کا کمال ہے جس کی وجہ سے آج میں ماں بنی ہوں اور اسی نے مجھے منع کیا ہے کہ میں اس سے دور رہوں تو میری اگلی اولاد بیٹا ہی ہو گی۔۔۔"

وہ غرور اور یقین سے بولی تھی

ماسٹر جی پورے علاقے کے لئے روشنی کی مشل تھے مگر ان کی اپنی بیوی جہالت اور اندھیرے کے اعلی مثال تھی

"اللہ کی بندی یہ تم کیسی باتیں کر رہی ہو وہ ایک ہماری طرح کا بشر کسی کو کیسے اولاد دے سکتا ہے؟؟؟؟؟"

"اتنی پاگل تو تم تب بھی نہیں تھی جب ہر ماہ تمہاری امید دم توڑتی تھی پھر اب تو تم ماں۔۔۔ماں بن گئی ہو وہ بھی ایک مکمل اولاد کی پھر ابھی تمہیں یہ کیا ہو گیا ہے ؟؟؟؟"

ماسٹر جی سر پیٹ کر رہ گئے تھے

"پورا علاقہ تمہارے آگے سر نگوں ہو کر تمہاری ہر بات پر آمین بولتا ہو گا مگر مجھے ان لوگوں جیسا کمزور مت سمجھو۔۔۔انہوں نے کہا ہے وہ ایک ایسا عمل آج مجھے بتائیں گے۔۔۔جس سے میں مستقبل دیکھ سکوں گی۔۔۔۔۔"

سلطانہ آنکھوں میں چمک لئے ماسٹر جی کے جواب کا انتظار کیے بغیر وہاں سے چلی گئی تھی

ماسٹر جی نے اپنی بیٹی کی طرف دیکھا تھا جو اپنا انگھوٹھا منہ میں ڈالے خود کو خود سلا رہی تھی۔۔۔

ماسٹر جی کی آنکھوں میں بے اختیار نمی اتری تھی وہ اسے اٹھا کر اندر کمرے میں لیٹا کر باہر بچوں کے پاس آ گئے تھے جہاں ایک والدان کے منتظر تھے

"السلام علیکم ماسٹر جی"

وہ بہت عزت سے جھک کر ہاتھ ملا کر بولا تھا

اس کے ہمراہ ایک جوان لڑکا تھا

"وعلیکم السلام۔۔۔۔کیسے آنا ہوا سلامت میاں؟"

ماسٹر جی اسے بیٹھنے کا اشارہ کر کے خود بھی کرسی پر بیٹھ گئے تھے

"ماسٹر جی۔۔۔یہ میرا بیٹا ہے۔۔۔۔کسی کام میں اس کا دل نہیں لگتا۔۔۔۔ناپڑھتا ہے ناہی گھر کا یا باہر کا کام۔۔۔اس سے ہوتا ہے۔۔۔بس تھکا رہتا ہے۔۔۔آپ ہی اس کو سمجھائیں..."

ماسٹر جی نے بغور اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا جو وہ چرا گیا تھا

www.novelsclubb.com

"رات بھر جاگتے کیوں ہو؟؟؟"

ماسٹر جی کے سوال سے اس کا رنگ پیلا پڑ گیا تھا

وہ باپ کی طرف دیکھ کر نظریں جھکا گیا تھا

"چل بتانا۔۔۔ماسٹر جی کیا پوچھ رہے ہیں"

"ویسے ماسٹر جی یہ تو شام ہوتے ہی سونے لیٹ جاتا ہے"

وہ کچھ سوچ کر بولا تھا

ماسٹر جی کی نظر ہنوز اس پر جمی ہوئی تھیں جس کا مطلب تھا باپ کی یہ گواہی کافی نہیں تھی۔۔

"وہ۔۔۔میں۔۔۔فون۔۔۔۔پر۔۔۔۔"

"ہاں بیٹا بولو۔۔۔"

"وہ میں اپنی منگ سے فون پر بات کرتا ہوں۔۔۔ساری رات۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ اپنا بوجھ اتار کر ہلکا ہوا تھا

دیکھو بیٹا میری بات غور سے سنو۔۔۔۔

"سنت کہتی ہے رات کے دس سے صبح کے 4 بجے تک سونا سنت نبوی ہے ۔۔۔۔بیشک جو بات اللہ کا رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرمادیں پھر سوال جواب یا اس پر بحث کی گنجائش ہی ختم ہو جاتی ہے...

وہ بات جو صدیوں پہلے میرے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمادی سائنس اس حکمت تک آج رسائی حاصل کر پائی ہے۔۔۔۔

سائنس نے آج یہ ثابت کر دیا ہے کہ رات کے اس پہر ایک خاص قسم کا ہارمون جسم خارج کرتا ہے جس سے جسم میں پرانے سیل ٹوٹتے اور ان کی جگہ نئے سیلز بنتے ہیں۔۔۔۔

اصل میں دماغ ہمارا تب جاگتا ہے جب ہم رات کو سو رہے ہوتے ہیں۔۔۔۔وہ اگلے دن کے لئے ہمارے پورے نظام کو ترتیب دینے کے لئے حکمت عملی بناتا ہے ۔۔۔اور یہ تبھی ممکن ہے جب ہم سو رہے ہیں۔۔۔اگر ہم رات کو جاگتے ہیں تو

دماغ آنے والے دن کی کوئی بھی تیاری نہیں کر پاتا یہی وجہ ہے کہ ہم پورا دن سستی کا شکار رہتے ہیں۔۔۔

جو فائدہ رات کے چند گھنٹوں کی نیند میں اللہّ نے رکھا ہے وہ ہم پورا دن سو کر بھی نہیں حاصل کر سکتے۔۔۔

اور جسم کا یہ حق ہے کہ اس سے رات کو کوئی بھی کام نا لیا جائے کیوں کہ قدرت نے اس کا جو سسٹم بنا کر بھیجا ہے اس میں رات کو اس کا آرام کرنا شامل ہے۔۔۔

جیسے ایک پٹرول سے چلنے والی گاڑی کو آپ ڈیزل سے نہیں چلا سکتے۔۔۔۔جب اس کی بناوٹ میں ڈیزل کو شامل ہی نہیں کیا گیا پھر وہ کیسے چل سکتی ہے؟؟؟؟؟

نتیجتا۔۔۔۔۔وہ سیز ہو جائے گی۔۔۔۔۔۔۔

یہی حال ہمارے جسمانی نظام کا ہے۔۔۔۔رات اللہّ نے دن بھر کی تھکان اتارنے کے لئے سونے کے لئے بنائی ہے۔۔۔

اگر آپ اس کو خلاف فطرت استمال کریں گے تو بہت جلد۔۔۔۔آہستہ آہستہ ۔۔۔۔آپ کے تمام اعضاء اپنا کام مستعدی سے کرنا چھوڑ دے گے۔۔۔

مگر اگر ہم پھر بھی اس بات پر عمل نہیں کرتے اور رات کو آنکھوں اور دماغ کو کسی فضول سرگرمی میں الجھائے رکھتے ہیں تو یہ ظلم کہلائے گا۔۔۔

بیشک جسم کا ایک ایک عضو اللہ نے ہمیں امانت کے طور پر بخشا ہے۔۔۔۔اور امانت میں خیانت بذات خود گناہ ہے۔۔۔

اسی طرح صبح کے چار سے دن کے سات بجے کے دوران بھی جسم ایک خاص قسم کا ہارمون پیدا کرتا ہے جو جسمانی اور ذہنی بہت سے فوائد کا باعث بنتا ہے۔۔۔

وہ انسان کبھی وقت سے پہلے بوڑھا نہیں ہوتا۔۔۔۔

میرا خیال ہے کہ تم اتنے بڑے ہو چکے ہو کہ میری بات سمجھ سکو۔۔۔۔

وہ اس لڑکے کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولے تھے

وہ شرمندہ سا نظر چرا کر رہ گیا تھا

ایک دم بجلی چمکی تھی اور ساتھ ہی بارش شروع ہو گئی تھی

سارے بچے برگد کے نیچے سے اٹھ کر بھاگ کر کمرے میں گئے تھے جو دروازے کے ساتھ اسی مقصد کے لئے استعمال ہوتا تھا

ماسٹر جی سب کو کام دے کر اب سلامت میاں کے پاس الگ ہو کر ایک طرف بیٹھ گئے تھے کمرے میں بچوں کی سبق یاد کرنے کی آوازیں گونج رہی تھیں وہ جھوم جھوم کر سبق یاد کر رہے تھے

"سلامت یار یہ کیا حرکت ہے؟؟؟"

ماسٹر جی اپنے تھوڈی پر ہاتھ رکھ کر مایوسی سے بولے تھے جس پر سلامت جز بز ہوا تھا

"تیرے بیٹے کی عمر دیکھ اور پھر منگ؟؟؟؟"

"ماسٹر جی۔۔۔وہ ہم باپ دادا سے ایسے ہی کرتے ہیں ہمارے ہاں بچوں کی نسبت جلدی ہی طے کر دی جاتی ہے"

وہ باپ دادا کا حوالہ دے کر مطمئن سا بولا تھا

"خدا کا نام لو ایک نابالغ بچہ جو ابھی ابھی ماں کی گود کی حدت سے نکلا ہوتا ہے اس پر یہ رشتہ جو آج کل تعلق بننے میں ایک لمحہ نہیں لیتا مسلط کرنا سراسر ظلم ہے

سلامت یار۔۔۔"

اسلام کہتا ہے جب بچہ سات سال یا دس سال (ایک جگہ سات اور ایک جگہ دس لکھا تھا) ہو جائے تو اس کا بستر اس کی ماں سے بھی الگ کر دو۔۔۔کیوں کہ اس عمر کا بچہ جنسی لحاظ سے جتنا فعال ہوتا ہے اتنا ایک بالغ بھی نہیں ہوتا۔۔،

اس عمر کو طوفانی

عمر بھی کہا جاتا ہے کیوں کہ بچے کا دماغ تب اچھائی اور برائی میں فرق سمجھنے کی صلاحیت سے محروم ہوتا ہے۔۔۔"

اسی لئے اس عمر کے بچے کی کڑی نگرانی کی ضرورت ہوتی ہے اور تم نے اس کو منگنی کے نام پر کسی کی بیٹی فراہم کر رکھی ہے؟؟؟؟؟"

ماسٹر۔۔۔۔جی۔۔۔۔وہ بات فون کی نہیں۔۔۔۔وہ اسی گلی میں رہتے ہیں ۔۔۔۔اس کے گھر والے میرے بیٹے کو اپنا داماد مانتے ہیں۔۔۔۔۔وہ ادھر ۔۔۔۔جاتا بھی ہے۔۔۔"

وہ سر کے اوپر ہاتھ پھیر کر فخر سے بولا تھا

اس بات پر ماسٹر جی نے اپنا سر پکڑ لیا تھا

"افففف۔۔۔میرے اللہّ۔۔۔۔۔اتنا سا بچہ داماد بیوی۔۔۔۔یہ سب کیسے سمجھ سکتا ہے؟؟؟"

www.novelsclubb.com

"اور منگنی کچھ نہیں ہوتی۔۔۔اللہّ کے بندوں۔۔۔ نکاح واحد جائز رشتہ ہے ۔۔۔۔ منگنی کے نام پر زنا کرنا چھوڑ دو۔۔۔۔اللہّ کے عذاب کو خود پر اپنے ہاتھوں سے مسلط مت کرو۔۔۔"

"کرنا ہے تو نکاح کرو۔۔۔۔ منگنی کے نام پر تقریب سجا کر اپنی ساری عمر کی جمع پونجی لگا کر اپنی اولاد کو منگیتر کے نام پر زنا میں مت ڈالو۔۔۔۔"

"کب کی تھی اس کی منگنی؟؟؟"

"وہ۔۔۔۔وہ۔۔۔۔ابھی یہ پندرہ کا ہے۔۔۔جب آٹھ سال کا تھا تب۔۔۔۔"

"افففففف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرے اللہّ۔۔۔۔۔۔۔۔۔پھر ابھی جب خود اپنے ہاتھ سے اس کے پر کتر کر اسے اڑنے ہی نہیں دیا پھر ابھی میرے پاس شکایت لے کے کیوں کھڑے ہو سلامت میاں؟؟؟؟"

"اب وہ رات دن شوہر کر فرائض نبھا رہا ہے تو بس نبھانے دو۔۔۔۔"

ماسٹر جی۔۔۔۔۔۔وہ میں۔۔۔۔اب کیا کروں۔۔۔گھر کا خرچا نہیں چل رہا اور بیٹا ۔۔ہر وقت دن میں بھی سویا رہتا ہے۔۔۔۔۔ناپڑھتا ہے۔۔۔۔۔نا میرے ساتھ دہاڑی لگانے۔۔۔۔جاتا ہے۔۔۔۔بس کہتا ہے۔۔۔۔جسم میں جان نہیں ہے ۔۔۔"

"اس کی ماں بھی بہت پریشان رہتی ہے۔۔۔

"ہر ذمہ داری کی ایک خاص عمر ہوتی ہے۔۔۔یہ عمر اس کی اپنے مستقبل پر توجہ دینے کی ہے اپنی زندگی بنانے کی ہے۔۔۔۔منگنی نبھانے کی نہیں۔۔۔خدارا معصوم ذہنوں میں شادی کے نام پر گند بھرنا بند کر دو۔۔۔۔والدین اپنی رشتہ داری میں خود کو اچھا اور مخلص ثابت کرنے کے لئے بچوں کے مستقبل کو داؤ پر لگا دیتے ہیں۔۔۔۔مرد تو دریافت کا پرندہ ہے وہ جس عورت کو تسخیر کر لیتا اس کو چھوڑ کر نئی پرواز میں نکل جاتا ہے۔۔۔۔جب تک تمہارا بیٹا شادی کے قابل ہو گا

www.novelsclubb.com

اس کا دماغ میچورڈ ہو گا پھر اس کا جیون ساتھی کا اپنا معیار ہو گا۔۔۔۔پھر یہ لڑکی کدھر منہ چھپائے گی جو منگنی کے نام پر بیوی کے فرائض نبھا رہی ہے؟؟؟"

سلامت کا چہرہ پسینے سے شرابور ہو گیا تھا۔۔۔

ماسٹر جی۔۔۔وہاں سے اٹھ کر بچوں کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔۔۔

"پتہ نہیں اس طوفانی بارش میں سلطانہ کہاں رُل رہی ہو گی۔۔۔۔میرے پاس دنیا کی ہر پریشانی کا حل موجود ہے۔۔۔۔مگر میرا اپنا گھر۔۔۔۔۔۔۔۔کچھ بہت برا ہونے والا ہے۔۔۔۔یا اللہ میری بیوی کو ہدایت دے دے۔۔۔"

ماسٹر جی نے بارش کی طرف دیکھتے ہوئے سوچا تھا

_**********

بہادر شاہ بارش میں قبر کی کھدائی کا سامان لئے بیٹھا ہوا تھا وہ تیز بارش سے ان سے مٹی کو دھو رہا تھا

قبرستان میں ایک گاڑی آکر رکی تھی جس میں سے تین لوگ اترے تھے

ایک درمیانے عمر کی عورت،ایک مرد اور ایک 25 سے 30 سال کے بیچ کا لڑکا

تینوں بہت بوکھلائے ہوئے تھے

وہ عورت بھاگی بھاگی بہادر شاہ کے پاس آئی تھی اس کی سانس پھولی ہوئی تھی

"بھائی جلدی کرو قبر کھودو"

بہادر شاہ اس کی طرف محض دیکھ رہا تھا وہ اسی طرح اپنے کام میں مصروف رہا اتنی

دیر میں وہ آدمی اور لڑکا بھی ادھر پہنچ گئے تھے

"اٹھو نا قبر کھودو"

www.novelsclubb.com

وہ آدمی زور دے کر بولا تھا مگر بہادر شاہ ان سنی کر کے اپنا کام کرتا رہا۔۔۔

"یار۔۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔،۔جلدی سے قبر کھودو۔۔۔مجھے بچالو۔۔۔یار"

وہ جوان لڑکا بہت ڈرا ہوا لگ رہا تھا اس کی آواز میں التجا تھی

"اب کس کا ڈر ہے؟؟؟ھاھاھاھا۔۔۔۔"

بہادر شاہ سامان رکھ کر آسمان کی طرف بارش کو دیکھتے ہوئے بولا تھا

"وہ۔۔۔۔۔وہ۔۔۔پیٹ سے بھی تھی۔۔۔"

وہ لڑکا اب آبدیدہ لگ رہا تھا

"چپ کر جا۔۔۔۔اللہّ جانے کس کا بچہ تھا اور تم۔۔۔۔۔ حرام کام کرنے والے اپنی موت آپ مرتے ہیں، چل جلدی اس کلموہی سے جان چھڑوا میری۔۔۔۔اللہّ اللہّ کر کے جان کا عذاب ختم ہوا ہے میرا۔۔یا اللہّ تیرا شکر۔۔۔۔"

وہ دونوں ہاتھ جوڑ کر اللہّ کا شکر ادا کرتے ہوئے بولی تھی

www.novelsclubb.com

"کس کا بچہ تھا مطلب؟؟؟"

بہادر شاہ اس گاڑی کی طرف لنگڑاتا ہوا چلتا ہوا اس عورت سے مخاطب ہوا تھا

"وہ۔۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔"

اس عورت سے کوئی بات بنائے نہیں بن رہی تھی

بہادر شاہ نے اس لڑکے کی طرف دیکھا تھا

"اماں کہتی تھی۔۔۔ تیرے باپ کے ساتھ۔۔۔۔ چکر۔۔۔۔اور یہ بچہ۔۔۔۔اسی کا۔۔۔۔۔"

اس لڑکے نے یہ جملہ بہت مشکل سے ادا کیا تھا

"ھاھاھاھاھا۔۔۔۔"

بہادر شاہ کا قہقہ بلند ہوا تھا

"وہ ہی ساس بہو کی پرانی کہانی"

www.novelsclubb.com

وہ زیر لب بڑبڑایا تھا بہادر شاہ گاڑی کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا تھا

اس لڑکے نے دروازہ کھولا جہاں ایک ابھرے ہوئے پیٹ کے ساتھ لڑکی پچھلی سیٹ پر لیٹی ہوئی تھی خون اس کی ٹانگوں سے رس رس کر پوری گاڑی میں پھیل رہا تھا

اس کے چہرے اور ہاتھوں پر تشدد کے نشانات اس کی موت کی سفاکی کا پتہ دے رہے تھے۔۔۔

اس کی کھلی آنکھیں موت کے وقت اس کی تکلیف صاف بتا رہی تھیں۔۔۔

صاف نظر آ رہا تھا اس کو مارتے وقت رحم اور احساس کو پس پشت ڈالا گیا ہے

بہادر شاہ کچھ دیر اس کو دیکھتا رہا پھر گاڑی کے پاس نیچے بیٹھ گیا

"کیوں مارا تم لوگوں نے اس حاملہ بچی کو؟؟؟؟"

بہادر شاہ دھاڑا تھا

"کیا بتائیں بھائی صاحب ہماری تو اس نے ناک میں دم کر رکھا تھا، بچے تو ہم نے بھی پیدا کیے ہیں۔۔۔ ہم نے تو کوئی نخرا نہیں کیا۔۔۔ اس کو جب سے حمل ہوا تھا میں جو بھی پکاتی یہ نا کھاتی۔۔۔ منہ باندھے بیٹھی رہتی۔۔۔۔۔ لو۔۔۔ یہ کیا بات ہوئی ۔۔۔۔ شام میں میرا بچہ تھکا ہارا آتا تو یہ چکراتی پھر رہی ہوتی۔۔۔۔ پھر میرا سارا دن کا ذلیل ہو کر آیا ہوا بیٹا باہر جاتا اور گلی کی نکڑ پر اپنے اشرف کی دوکان سے دن بھر کی باسی چاٹ لاتا۔۔۔۔ یہ وہ شوق سے کھا لیتی۔۔۔۔"

وہ عورت بہادر شاہ کے پاس نیچے آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئی تھی اور وہ یہ سب اتنی رازداری سے بہادر شاہ کو بتا رہی تھی جیسے وہ کوئی بہت اپنا ہو اور اس کی باتوں پر اس کو سو فیصد اعتبار ہو۔۔۔

www.novelsclubb.com

"یہ تو سب میرے بیٹے کو میرے خلاف کرنے کے طریقے تھے گورکن بھائی ۔۔۔۔ ورنہ اس باسی چاٹ کا گھر کی تازی روٹی سے کیا مقابلہ؟؟؟"

"اور میں تو اتنا اچھا کھانا بناتی ہوں کہ مت پوچھو"

"تمہاری بہو اچھا کھانا نہیں بناتی تھی؟؟؟"

بہادر شاہ نے سوال اس عورت سے کیا تھا مگر دیکھا اس لڑکی کے شوہر کی طرف تھا

"وہ کیسے بناتی کھانا۔۔۔کچن میرا تھا۔۔۔۔میں نے آج تک اسے کچن میں گھسنے ہی نہیں تھا دیا۔۔۔کیا پتہ چلتا ہے آج کل کی بہوؤں کا۔۔۔کوئی تعویز ڈال دیتی یا زہر ڈال کر مجھے مار دیتی تو کون پوچھتا اس سے میں تو مر گئی ہوتی نا؟؟؟"

"ھاھاھاھاھا۔۔۔"

بہادر شاہ پیٹ پکڑ کر آدھا لیٹتا ہوا لوٹ پوٹ ہوا تھا

"وہ ہی جواب تم لوگوں سے پوچھے گا۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

بہادر شاہ ایک دم سنجیدہ ہوا تھا

"اللہ کو تو جانتی ہو گی؟؟؟؟؟؟"

بہادر شاہ کا یہ سوال گویا تیزاب تھا جو ان تینوں کے کانوں گرما گیا تھا

"بھائی ظاہر ہے اس ذات کو کون نہیں جانتا"

مقتولہ کے سسر نے بات کو ٹھنڈہ کرنے کی کوشش کی تھی

"ھاھاھاھا۔۔۔۔"

"نہیں تم نہیں جانتے۔۔۔۔کم از کم تم تینوں"

وہ اب بھی قہقہ لگا رہا تھا

بہادر شاہ اپنی بوسیدہ قمیض کو نچوڑتا ہوا اٹھ کر بولا تھا جس پر تینوں کا رنگ سفید پڑ گیا تھا

"وہ میرے بیٹے کو ہر وقت میرے خلاف کرتی تھی۔۔۔۔یہ جب بھی اس کے کمرے سے آتا بدلا بدلا لگتا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"کیا کہتی تھی؟؟؟؟"

بہادر شاہ نے پوچھا تھا

ساس بھی اٹھتی ہوئی بولی تھی

"کہنا کیا تھا۔۔۔وہ پیدائشی گونگی تھی۔۔۔۔مگر پھر بھی بہت گھنی تھی پھر بھی ۔۔۔اللہّ معافی اشاروں اشاروں سے میرے بیٹے کو سب بتا دیتی تھی۔۔۔۔۔اور میرا بیٹا منہ پھلا کر کمرے سے نکلتا تھا۔۔۔وہ مجھ سے میرا بیٹا چھین لینا چاہتی تھی"

"سب؟؟کیا سب؟؟"

بہادر شاہ نے اس عورت کو گھورا تھا۔۔۔

"وہ۔۔۔یہی کہ میں گھر کا سارا کام اس سے کرواتی تھی۔۔۔۔مگر کچن میں اسے ۔۔۔۔خود سے پانی پینے کی بھی اجازت نہیں تھی۔۔

"جب عورت حاملہ ہوتی ہے تو روز اس کے اندر پلنے والی زندگی اس کے موڈ میں نئی تبدیلی لے کر آتی ہے۔۔۔۔

وہ سب اس کے بس کی بات نہیں ہوتی ورنہ اکثر عورتیں اس حالت میں مٹی اور گاچی نا کھاتیں۔۔۔

کوئی سیمنٹ کھانے لگتی ہے۔۔۔۔"

"تو اگر تمہاری بہو باسی چاٹ کھا کر خوش تھی تو اس میں غلط کیا تھا؟؟؟؟"

"خدا کا خوف کرو۔۔۔۔اگر بیٹا بانٹ نہیں سکتیں تو ان کی شادی کی خوشی اور گھر بسانے کا ڈھونگ رچانا بھی بند کر دو۔۔۔۔اپنے ہاتھ دوسروں کی بیٹیوں کے ارمانوں کے خون سے مت رنگو۔۔۔"

"میں نے کبھی اپنے بیٹے کی خوشیوں کو نہیں چھیننا چاہا۔۔۔مگر وہ اس قابل تھی ہی نہیں۔۔۔ایک تو گونگی تھی۔۔۔۔میں اب مکمل لڑکی بیاہ کر گھر بساؤں گی اپنے بیٹے کا۔۔"

وہ ناک پر سے مکھی اڑا کر بولی تھی

"جس لڑکی کی تم نے آج تک آواز نہیں سنی وہ تم سے برداشت نہیں ہوئی ۔۔۔بیٹے کو بدگمان کر کے اس کو اس حالت میں موت کی گھاٹ اتار دیا۔۔۔ایک گونگی بہو بھی تمہارے اندر کے فطری ڈر۔۔۔۔بیٹا چھین جانے کا ڈر نہیں ختم کر سکی۔۔۔تو زبان والی کو اپنے بیٹے کے ساتھ اکیلے کمرے میں کیسے برداشت کرو گی ؟؟؟؟؟؟؟"

"وہ لڑکی غلط تھی تو جو اس کے رحم میں پلنے والا بچہ تھا وہ تو تمہارے اپنے بیٹے کی اولاد تھا تمہیں اس پر بھی رحم نہیں آیا؟؟؟؟ یہ بیٹے سے کیسی محبت ہے جو اس کی اولاد سے بھی بہو کی عداوت میں نہیں ہو پاتی ؟؟؟؟؟؟"

بہادر شاہ مقتولہ کے شوہر کے پاس آیا تھا

"کیسی بیوی تھی یہ ؟؟؟"

"اچھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرا مطلب ہے۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

کوئی خاص برائی نہیں تھی اس میں۔۔۔۔بول تو سکتی نہیں تھی۔۔۔میری بہت خدمت کرتی تھی۔۔۔میں کمرے میں جاتا تو میری ہر ضرورت بنا کہے پوری کر دیتی۔۔۔۔جو جو باتیں اماں مجھے سیکھا کر بھیجتی۔۔۔۔یہ ان سب پر پانی پھیر دیتی میری اتنی خدمت کرتی کہ میں خاموش ہو جاتا۔۔۔۔پھر مجھے اماں کی کہی باتوں پر غصہ آتا۔۔۔وہ جتنی سچائی سے میرا خیال رکھتی مجھے اماں کے الزام جھوٹ لگتے ۔۔۔۔"

"پھر جب اماں کی خواہش کے بر عکس میں اسے بنا مارے کمرے سے نکل آتا۔۔۔تو اماں اپنا رونا ڈال دیتی۔۔۔۔وہ مجھے اپنا دودھ نا بخشوانے کی دھمکی دیتی۔۔۔"

"میرا اس کے ساتھ اچھا رویہ اماں کو اپنی تذلیل اور اپنی عزت میں کمی لگتی۔۔۔"

"بس ہر وقت میرے کان بھرتی۔۔۔۔آج کہہ رہی تھی یہ بچہ تیرے باپ کا ہے ۔۔۔۔اور ابا بھی خاموش تھا۔۔۔وہ بول تو سکتی نہیں تھی ہاتھ جوڑ جوڑ کر نفی میں سر ہلاتی رہی۔۔۔۔مگر مجھ پر تو تب جنون سوار تھا۔۔۔۔میں اس کو ہر جگہ

www.novelsclubb.com

۔۔۔۔۔ حتی کے پیٹ میں بھی۔۔۔۔مارتا گیا۔۔۔یہ سوچے بغیر کہ اندر بھی ایک انسان پل رہا ہے۔۔۔وہ جس کا بھی بچہ تھا۔۔۔۔وہ تو بے قصور تھا۔۔۔"

"میں اچھا بیٹا بنتا بنتا۔۔۔۔ قاتل بن گیا ہوں۔۔۔۔دو دو زندگیوں کا قاتل

۔۔۔۔۔۔"

وہ اب چیخ چیخ کر رونے لگا تھا بارش اب بھی ہو رہی تھی۔۔۔

"کسی بھی رشتے میں اچھا بننے کے لئے۔۔۔۔۔ کسی دوسرے رشتے کو بلی چڑھانا ضروری نہیں ہوتا۔۔۔۔ہر رشتہ اپنی جگہ مکمل اور الگ تقاضے لئے ہوئے ہے

۔۔۔"

"اچھا بیٹا۔۔۔۔اچھا شوہر بلکل الگ الگ چیزیں ہیں۔۔۔۔یہ کبھی ایک دوسرے کا مقابلہ ہو ہی نہیں سکتیں۔۔۔۔ایک انسان ماں، آپ جس کے پیٹ سے نکلے ہیں ۔۔۔۔۔۔۔اور دوسرا انسان جو ازدواجی تعلق سے آپ کے خون میں شامل ہو گیا ہے۔۔۔۔

ایک رشتہ جو قیامت تک ٹوٹ نہیں سکتا۔۔۔اور دوسرا جو دیکھا جائے تو محض کاغذی۔۔۔اور سمجھا جائے تو روح کا ہے۔۔۔۔ماں اور بیوی دونوں کے حقوق یکسر مختلف ہیں۔۔۔پھر اس میں ایک مرد موزانہ کیسے بنا سکتا ہے؟؟؟؟؟"

"ان دونوں کو پلڑے میں رکھ کر تولا جائے تو کوئی بھی پلڑا نیچے نہیں جھکے گا کیوں کہ دونوں رشتوں کے لئے اللہ نے سخت احکامات بھیجے ہیں۔۔۔"

"ماں کو عزت دو، محبت دو، گھر آتے اور جاتے ہوئے اس کا ہاتھ چوموں۔۔۔اس کی ضرورت پوچھو۔۔۔"

"بیوی سے محبت کا انداز کیسا ہونا چاہیے۔۔۔اس سے تو ہماری سنت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ بھری پڑی ہے۔۔۔"

www.novelsclubb.com

بہادر شاہ نے اس لڑکے کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا

"میں۔۔۔اچھا بیٹا۔۔۔۔بننا چاہتا۔۔۔۔تھا"

وہ ایک بار پھر رو دیا تھا

"ہر ساس بری نہیں ہوتی اسے اس کا اپنا بیٹا ساس بناتا ہے۔۔۔۔وہ بیوی کی محبت میں ماں کی محبت کو بھول جاتا ہے۔۔وہ یہ بھول جاتا ہے کہ زندگی اس کی بدلی ہے ۔۔۔ماں کو آج بھی اس کی اسی محبت اور توجہ کی خواہش ہے۔۔۔بس پھر ماں کی یہی شکایت کب حسد اور کب نفرت کا روپ دھارتی ہے یہ وہ خود بھی نہیں جانتی۔۔۔ دکھ اس بات کا ہے۔۔۔بیٹا غلط ہو کر بھی عزیز رہتا ہے اور بہو صحیح ہو کر بھی قابل نفرت۔۔۔۔"

"تیرا پوتا تھا وہ یا بیٹا؟؟؟"

بہادر شاہ نے سسر کے کان میں آکر پوچھا تھا

وہ۔۔۔۔۔وہ جی۔۔۔۔۔میری بیوی کہہ رہی تھی نا یہ باہر جاتی ہے نا کوئی گھر میں آتا ہے۔۔۔تو یہ الزام تم اپنے سر لے کر اس مصیبت سے میری جان چھوڑوا دو ۔۔۔"

"میں تو بس اچھا شوہر بننا چاہتا تھا۔۔۔یہ کہتی تھی اپنے بیٹے سے سیکھو کیسے بیوی کا غلام بنا پھرتا ہے۔۔۔۔بس اسی لئے۔۔۔"

وہ آدمی شکل سے ہی ڈھیت اور حد درجہ بے حیا لگ رہا تھا۔۔

"اسی نے مجھے بھیجا تھا بہو کے کمرے میں۔۔۔۔جیسے ہی میرا بیٹا آیا۔۔۔۔بس اس کا مجھے اس کے کمرے میں دیکھنا تھا کہ اس نے جائے نماز پر بیٹھی نماز پڑھتی اپنی حاملہ بیوی کو مارنا شروع کر دیا۔۔۔"

"جاؤ تم لوگوں کو اللہ پوچھے گا"

بہادر شاہ اس لڑکی کو گاڑی سے اتار کر نیچے لیٹا چکا تھا

وہ تینوں تیزی سے گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہو گئے تھے ابھی وہ تھوڑا آگے ہی گئے تھے ان کی گاڑی طوفانی بارش کی وجہ سے سلپ ہو کر ایک گہری کھائی میں جا گری تھی۔۔۔

تینوں کی موت موقعے پر ہی ہو چکی تھی۔۔۔

"ھاھاھاھا۔۔۔"

چلو قبریں کھودتے ہیں۔۔۔۔۔ کھانا آج پھر نہیں ہے۔۔۔ منی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔آج تو آدم خور ہاتھ لگے ہیں۔۔۔اب آدم خور کو ایک آدم خور کیسے کھا سکتا ہے۔۔۔۔"

"ھاھاھاھا"

بہادر شاہ نے دور سے نظر آتی منی کو بلند آواز سے کہا تھا

بہادر شاہ منی کے ہمراہ لنگڑا کر چلتا ہوا قبروں کی کھدائی کرنے نکل گیا تھا۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں وہاں تین لاشیں تیز بارش میں آسمان کی طرف کھلی آنکھیں کیے موجود تھیں۔۔۔

ان کی آنکھوں کا کرب۔۔۔اس گاڑی میں پڑی لاش جیسا ہی تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"منی۔۔۔۔"

"کیا ہے ابا۔۔۔ایک تو بھوک لگی ہے۔۔۔"

منی گندے الجھے بالوں میں کھجلی کرنے کی کوشش کرتی ہوئی بولی تھی

"تم ایسی ساس نا بننا۔۔۔۔"

"ھاھاھاھاھا۔۔۔۔"

دونوں کا اجتمائی قہقہ بلند ہوا تھا

"ابا بندہ ساس بھی ہو اور بہو کو تنگ نا کرے۔۔۔۔بہت کم ایسا ہوتا ہے ابا مگر ماں جیسی ساسیں بھی موجود ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ مگر ابا مجھے لگتا ہے میں پہلی والی ساس بنو گی سیدھا سیدھا کھا جاؤں گی بیچاری کو۔۔۔۔۔۔۔ھاھاھاھا۔۔۔۔۔"

منی لوٹ پوٹ ہوئی تھی

بارش تیز ہو چکی تھی۔۔۔۔بہادر شاہ نے منی کے سر پر چپت رسید کی تھی

www.novelsclubb.com

**********_

**********_

پورا دن گزر چکا تھا مدھو اور مناہل نے وہ ہی سعد کا دیا ہوا ناشتہ ہی کیا تھا

عصر ہونے کو تھی مدھو صبح ناشتہ کر کے گولی لے کے دوبارہ سو چکی تھی

باہر بارش ہلکی ہو چکی تھی مناہل کے کانوں میں بار بار سعد کی آواز گونجتی اور اس کا دل اس کے پاس جانے کو تڑپنے لگ جاتا۔۔۔

"اس کا مطلب ہے سعد کا دل جانتا ہے کہ میں زندہ ہوں ورنہ میت کو دفنانے کی دیر ہوتی ہے مرنے والا آپ کا کتنا ہی عزیز ہو اللہ عجیب سی ایک صبر کی سل دل پر رکھ دیتا ہے۔۔۔یہ اور بات ہے کہ جانے والے کی یادیں تاحیات دل میں ناسور بن کر پھوٹتی ہیں مگر ہم اسے واپس اپنی زندگی میں پانے کی دعا کبھی نہیں کرتے ۔۔۔۔کتنی عجیب سی بات ہے یہ۔۔

سبحان اللہ۔۔۔۔۔۔بیشک میرا رب زندگی کے ہر لمحے میں اپنے ہونے کا احساس دلاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

اس کی ہر لین۔۔۔۔اور اس کی ہر دین کے پیچھے حکمت اور انسان کی فلاح پوشیدہ ہے۔۔۔۔بیشک۔۔۔"

مناہل نے دل کی گہرائی سے اپنے رب کا شکر ادا کیا تھا۔۔۔

بارش کی ننھی بوندیں مناہل کے ساتھ باتیں کرنے لگیں تھیں۔۔

"وہ تمہیں زندگی کہتا تھا نا اپنی؟؟؟"

بارش نے پوچھا تھا

جس پر مناہل خوشی سے بارش میں نکل گئی تھی وہ خوشی سے جھومنے لگی تھی

"ہاں۔۔۔۔وہ مجھے اپنی زندگی کہتا تھا۔۔۔اس کا مطلب یہ ہوا اس کا دل مجھے اپنے ہاتھ سے قبر میں اتار کر بھی مجھے ہی ڈھونڈتا ہے۔۔۔۔۔۔۔ھاھاھاھاھا

www.novelsclubb.com

۔۔۔۔آپ ہار گئی امی۔۔۔۔۔زندگی لینے اور دینے کا اختیار فقط میرے رب کے پاس ہے۔۔پھر آپ مجھ سے زندگی کیسے چھین سکتی تھیں؟؟؟؟"میں بہت جلد سعد تک پہنچ جاؤں گی۔۔۔۔بہت جلد۔۔۔۔۔ان شاءاللہ۔۔۔۔۔اس بار میں آپ کی کسی سازش میں نہیں آؤں گی۔۔۔۔۔۔اب کی بار آپ مجھے میرے رب سے دور نہیں کر سکتیں۔۔۔۔کیوں میرے رب نے مجھے اپنے گناہوں کو سدھارنے کا موقع دیا ہے جو وہ ہر کسی کو دیتا ہے۔۔۔۔مگر کچھ بدنصیب وہ دوسرا اور آخری موقع بھی گوا دیتے ہیں۔۔۔۔مگر میں کسی صورت نہیں گنواؤں گی ۔۔۔۔"

"آپ میری زندگی ہو سعد۔۔۔۔۔۔اللہّ آپ کو سلامت رکھے۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ بارش میں سجدہ ریز ہو کر اب اللہّ سے دعا کر رہی تھی مدھو جاگ چکی تھی وہ چار پائی میں بیٹھی اس کی ہر دعا پر امین بولی تھی۔۔۔

"آپی آپ اٹھ گئیں؟؟"

مناہل مدھو کو دیکھ کر کمرے میں آئی تھی وہ خشک کپڑے لے کر بدلنے جاتے جاتے بولی تھی مدھو نے اپنے زخمی کندھے دباتے ہوئے محض سر ہلایا تھا

مناہل واپس آکر نماز پڑھ کر مدھو کے پاس آکر بیٹھ گئی تھی

"بہت محبت کرتی ہو تم اپنے گھر والے سے منو؟؟"

"ہوں۔۔۔"

مناہل اپنا رونا روک کر بمشکل بول پائی تھی

"میرا دل کہتا ہے وہ بہت جلد تم تک پہنچ جائے گا"

مدھو کی بات میں یقین تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"مدھو آپی رات کو کیا کھائیں گے۔۔۔۔۔"

مناہل نے اداسی سے پوچھا تھا

"میں۔۔۔کرتی ہوں کچھ۔۔۔مدھو جیسے ہی اٹھنے کے لئے کھڑی ہوئی مناہل کی نظر اس کی ٹانگ پر پڑی وہ کافی سوجی ہوئی تھی اور نیلی بھی۔۔۔

مدھو کے لئیے چلنا محال تھا

"مدھو آپی۔۔۔یہ تو اندرونی چوٹ لگ رہی ہے۔۔۔ڈاکٹر۔۔۔ہسپتال جانا پڑے گا۔۔۔چلیں ابھی چلتے ہیں۔۔۔کسی سرکاری ہسپتال۔۔۔جہاں مجھے سعد لے کر جایا کرتے تھے۔۔۔وہ ڈاکٹر بہت اچھا تھا۔۔۔ابھی بارش بھی کم ہے ۔۔۔میں گلی میں رکشہ دیکھ کر لاتی ہوں۔۔۔آپ۔۔۔آپ۔۔۔واش روم ہو ائیں تب تک۔۔۔"

مناہل تیزی سے جانے کے لئے مڑی تھی مدھو نے اسے جگ میں سے سارے پیسے اٹھانے کا کہا تھا اس میں دس دس کے نوٹ تھے جو مدھو نے مختلف موقعوں پر اکھٹے کیے تھے۔۔۔

مناہل نے تکلیف سے نڈھال مدھو کو دیکھا تھا جس بیچاری سے ان ظالموں نے دو وقت کی روٹی کا آسرا بھی چھین لیا تھا۔۔۔

مناہل خود کو چادر میں لپیٹتی آنسو صاف کرتی بھاگ کر گلی سے ایک رکشہ لائی تھی اور مدھو کو سہارا دے کر اس میں بیٹھا کر وہ اسی سرکاری ہسپتال آچکی تھی۔۔

وہ جب تک ادھر پہنچے بارش نے زور پکڑ لیا تھا اور شام کی اذان بھی ہونے لگی تھی۔۔۔

مناہل اس مہربان ڈاکٹر کو جانتی تھی وہ اذان ہوتے ہی نماز پڑھنے اٹھ جاتا وہ جانتی تھی وہ نماز پڑھ رہا ہو گا مناہل مدھو کو بینچ پر بیٹھا کر خود نرس سے جائے نماز لے کر ایک طرف نماز پڑھنے لگی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

وہ نماز پڑھ کر مدھو کے پاس آکر بیٹھ گئی تھی جو سر نیچے کیئے آنکھیں موندے اپنی تکلیف کو پی رہی تھی۔۔۔

اسی وقت ہسپتال میں گہما گہمی کا ماحول بن گیا تھا

لگ بھگ آٹھ سٹریچرز پر بارش میں گیلے مریض اسی جگہ لائے گئے تھے جو جوان لڑکے تھے جو درد سے چیختے ہوئے فلک شگاف آوازیں نکال رہے تھے ان کے ساتھ آئے ان کے اثر رسوخ والے والدین بے بسی سے ڈاکٹر کے انتظار میں چکر کاٹ رہے تھے

"مجھے بے ہوش کر دو۔۔۔۔بیہوش کر دو۔۔۔یہ درد۔۔۔یہ درد۔۔۔۔ نہیں برداشت ہو رہا۔۔۔۔۔۔۔"

ان لڑکوں میں سے ایک چلایا تھا مناہل اس کو دیکھنے اٹھی تھی

وہ دیکھنے میں بلکل ٹھیک تھا مناہل کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اس کو درد کدھر ہو رہی ہے وہ اس کے پاس روتی ہوئی عورت کے پاس آئی تھی

"ان کو درد کہاں ہو رہا ہے۔۔۔۔میرا مطلب ہے۔۔۔یہ سب ایک جیسی تکلیف میں لگ رہے ہیں مگر۔۔وجہ سمجھ نہیں آ رہی۔۔۔"

"رات زہریلی شراب پی لی تھی انہوں نے۔۔۔۔کوئی اچھا پرائیویٹ ہسپتال۔۔ان کو نہیں لے رہا۔۔وہ کہتے ہیں پولیس کیس ہے پہلے رپورٹ درج ہو گی کسی سرکاری ہسپتال لے جائیں میڈیا میں نام آیا تو ہماری ریپوٹیشن خراب ہو گی۔۔۔۔۔ان بچوں کے والدین۔۔۔۔یہ بدنامی افورڈ نہیں کر سکتے۔۔بس اسی لئے ادھر لے آئے ہیں۔۔۔"

وہ اب پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی

"اپس میں کزنز ہیں سب۔۔"

وہ مزید بولی تھی۔۔۔

"ہائے ہماری تو آٹھ نسلیں۔۔۔برسوں کی عزت داؤ پر لگ گئی۔۔"

www.novelsclubb.com

"مام۔۔۔۔۔۔ نہیں ہو رہا برداشت یہ درد۔۔۔ مام میں مرنے والا ہوں۔۔۔ میں نہیں بچوں گا۔۔۔۔"

ایک اور آواز گونجی تھی۔۔

وہ سب مریض بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپ رہے تھے۔۔۔۔۔۔ان کی چیخیں پورا ہسپتال سن رہا تھا

ان کے امیر والدین اربوں کے مالک ہو کر بھی ان کا درد ختم نہیں کر سکتے تھے وہ بے چین سے چکر کاٹ رہے تھے

مدھو کے جسم کا ایک ایک عضوء بری طرح درد کر رہا تھا اسے بہت رونا آرہا تھا

"اللہّ کے بندوں کیوں مارا مجھے ایسے۔۔۔۔ ہیجڑا ہوں مگر درد تو مجھے بھی تم لوگوں جیسا ہی ہوتا ہے۔۔ارے میں اب کھاؤں گی کہاں سے۔۔۔۔۔اس بھری پوری

www.novelsclubb.com

دنیا سے ایک دو وقت کی روٹی ہی تو لیتی تھی۔۔۔اللہ تم لوگوں کو ہدایت دے

"۔۔۔۔

وہ بند آنکھیں کیے تکلیف سے رونے لگی تھی

مناہل بھاگ کر مدھو کے پاس آئی تھی ڈاکٹر صاحب بھی آ چکے تھے وہ اب کھڑے

ان لڑکوں کو دیکھ رہے تھے ڈاکٹر نے صورت حال سمجھنے کے بعد فوراً ان کے

معدے کی دھلائی کا حکم دیا تھا وہ خود بھی وارڈ میں ان کے ہمراہ اندر گئے تھے

اب وہاں ان سب کے سٹمک واش ہو رہے تھے وہ سب درد سے بے حال تھے

مناہل مدھو کو لے کر اندر آ گئی تھی ڈاکٹر صاحب جس لڑکے کے پاس کھڑے تھے

وہ آخری سانسیں لے رہا تھا باقیوں کے بچنے کی امید بھی سو فیصد نہیں تھی کیوں کہ

زہر پورے جسم میں پھیل کر اپنا اثر دکھا چکا تھا کچھ وقت بھی زیادہ گزر چکا تھا

وہ مریض اکھڑتی سانسوں ہاتھ جوڑ کر سامنے دیکھ رہا تھا ڈاکٹر نے اس کی سمت کا تعاقب کیا تو سامنے ایک خواجہ سرا تکلیف سے نڈھال چہرے پر کرب لئے آنکھیں بند کیے کھڑا تھا

"یہ آپ کے کیا لگتے ہیں؟؟؟"

ڈاکٹر نے مدھو کے پاس آکر مناہل سے پوچھا تھا جس پر مدھو نے آنکھیں کھول کر ڈاکٹر کی طرف دیکھا تھا جو اپنا ہاتھ سامنے بیڈ پر پڑے لڑکے کی طرف کیے کھڑے تھے

مدھو حیران پریشان پتھرائی ہوئی آنکھوں سے اس کو اور وہاں موجود باقی تڑپتے لڑکوں کو دیکھ رہی تھی جو گزشتہ رات اس پر ہر طرح سے حاوی تھے۔۔۔جو فرعونیت کا روپ دھارے خدا کی بے آواز لاٹھی کو بھلائے ہوئے تھے۔۔۔

اللہ نے ایک رات میں ہی اسے انصاف دے دیا تھا اس کا ادھورا وجود اللہ کے لئے مکمل انسانوں جتنا ہی معتبر تھا۔۔۔

مدھو مناہل کا ہاتھ چھوڑ کر سجدے میں چلی گئی تھی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی اسے خوف آیا تھا۔۔۔اللہ کا خوف۔۔۔۔۔۔اس ذات کا خوف جو ناپ تول میں برابر تولتی ہے۔۔۔انسان بھول بھی جائے تو وہ ذات آپ کے ساتھ کی گئی زیادتی نہیں بھولتا۔۔۔وہ وقت آنے پر سارے حساب برابر کر دیا کرتا ہے اس کے لئے وکٹم کا بددعا دینا ضروری نہیں ہوتا۔۔بیشک مظلوم کی آہ عرش ہلا دیتی ہے ۔۔۔۔خاص کر وہ مظلوم پھر کوئی ادھورا۔۔۔۔۔کوئی خواجہ سرا ہو۔۔۔۔پھر اس ظالم کو اللہ کی پکڑ سے کوئی بھی نا بچا سکتا ہے۔۔۔نا ہی آزاد کروا سکتا ہے۔۔۔۔

"یا اللہ مجھے معاف کر دے۔۔۔میں بہت گناہ گار ہوں۔۔۔۔میں نے کبھی تجھ سے اپنے ساتھ ہونے والے ظلموں کا بدلہ نہیں مانگا تھا۔۔۔یا اللہ میں ان سب کو معاف کرتی ہوں۔۔۔۔۔تو ان کی تکلیف ختم کر دے۔۔"

مدھو بری طرح کانپ رہی تھی۔۔۔اس پر اللہ کا خوف مکمل طور حاوی ہوا تھا

۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

مدھو والدین کی چیخوں کی آواز سے اٹھ گئی تھی ایک ایک کر کے وہ سارے دم توڑ چکے تھے۔۔۔

وہاں قیامت برپا ہو چکی تھی۔۔۔۔

چند۔۔۔فقط چند لمحے ہی تو لگا کرتے ہیں۔۔۔۔میت کہلوانے میں۔۔۔۔پھر اے انسان تجھے آخر غرور کس بات کا ہے۔؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

"کیوں تیری نفرت،لالچ ختم نہیں ہوتی؟؟؟؟؟کفن میں جیب نہیں ہوتی آخر یہ تو کیسے بھول سکتا ہے؟؟؟؟؟؟؟

وہ امیر والدین روتے بے دم سے اپنے فخر۔۔۔۔اپنی نسل کی آخری فصل کو لاشوں کی صورت لے جا چکے تھے۔۔۔۔۔

اولاد۔۔۔۔اور گھر میں موجود جانور میں فرق کرنا سیکھیں۔۔۔۔اولاد کو تربیت اور توجہ کی ضرورت روٹی سے کئی زیادہ ہوتی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

اولاد ایک وقت کی روٹی کھا کر بھی پل جایا کرتی ہے۔۔۔۔۔مگر جہاں تربیت کا فقدان ہو۔۔۔اس کی کمی آپ کی نسل بدل دیتی ہے۔۔۔۔آپ کی نسل ختم کر دیتی ہے۔۔۔۔

اخلاقی موت جسمانی موت سے زیادہ بڑا خلاء پیدا کرتی ہے۔۔۔

"کیا۔۔۔۔۔۔۔کیا تھا انہوں نے آپ کے ساتھ؟؟؟

ڈاکٹر نے مدھو سے ان لڑکوں کے ظلم کے متعلق پوچھا تھا

"بس جانے دیں یہ بات اب ڈاکٹر بابو۔۔۔جو اس دنیا سے ہی چلا گیا۔۔۔۔اس سے شکوہ کیسا۔۔۔۔بہت بے رحم ہوتا ہے انسان وہ اپنے پیاروں کو مٹی میں تو دفنا دیتا ہے مگر اس کے گناہ تا عمر اپنی زبان میں زندہ رکھتا ہے۔۔۔۔جب اللہ نے ایک انسانی وجود کو جو ساری عمر مٹی سے خود کو صاف رکھنے میں گزار دیتا ہے اس کو مٹی کے حوالے کرنے کا حکم دیا ہے پھر ہم اس جڑی بری باتیں کیوں نہیں دفنا سکتے ؟؟!ایک مرا ہوا انسان ان باتوں کا کوئی ازالہ کوئی جواب نہیں دے سکتا

۔۔۔۔بس اللہ ان بچوں پر رحم کرے۔۔۔ان کے ماں باپ کو صبر

۔۔۔۔ہاااااے ے ے ے ے ے۔۔۔۔۔۔مدھو کے جسم میں ٹیس اٹھی تھی

ڈاکٹر صاحب مدھو کے لئے ویل چیئر منگوا کر وارڈ میں شفٹ کروا چکے تھے مدھو کو فوری طور پر ڈرپس میں سکون آور انجکشن ڈال کر سلا دیا گیا تھا جبکہ خون کے سیمپل لیب بھیجوا کر ایکس۔رے کے لئے صبح کی ڈیٹ دے دی گئی تھی۔۔

ڈاکٹر علی بہت خدا ترس ڈاکٹر تھے انہوں نے مدھو کی ساری ذمہ داری اپنے سر لے کر اس کی خاص کیئر کا پورے سٹاف کو حکم دیا تھا اور ویسے بھی یہ ایک سرکاری ہسپتال تھا جہاں علاج سستا تھا۔۔

ڈاکٹر علی نے مناہل کے لئے کھانے کا بھی سٹاف کا کہہ دیا تھا اب مدھو سو چکی تھی جبکہ مناہل اس کے پاس کھلی کھڑکی سے باہر تیز بارش کو دیکھ رہی تھی یہ وارڈ دوسری منزل پر تھا۔۔۔

"یااللہ تیرا شکر۔۔۔آپ نے وسیلہ بنادیا۔۔۔بیشک اللہ مسئلے سے پہلے اس کا حل بھیج دیا کرتا ہے۔۔۔"

مناہل نے ہاتھ باہر نکال کر بارش کے قطروں کو اپنے ہاتھوں میں بھرا تھا۔۔۔

مدھو پر سکون سی سو رہی تھی۔۔۔۔

_**********

ماسٹر جی۔۔۔اسکول سے واپس گھر آرہے تھے وہ اپنی پرانی مگر مظبوط سائیکل پر گلی سے گزر رہے تھے جب ایک گھر سے لڑنے کی آوازیں ان کے کانوں سے ٹکرائی تھی

کوئی لڑکی بری طرح رو رہی تھی چیختے ہوئے۔۔۔

ماسٹر جی اس آواز پر بے چین ہو گئے تھے وہ خود کو دروازہ کھٹکھٹانے سے روک نہیں پائے تھے

www.novelsclubb.com

دیکھنے والے نے ان کو دیکھتے ہی بہت خوشی کا اظہار کیا تھا

"بس ماسٹر جی۔۔۔۔آپ ہی ہمارا مسئلہ حل کر سکتے ہیں، سمجھو اللہّ نے آپ کو اس وقت فرشتہ بنا کر بھیج دیا ہے"

ماسٹر جی اندر آ چکے تھے جہاں ایک لڑکی سر پر دوپٹہ سنبھالتی ماسٹر جی کی طرف دیکھ رہی تھی اس کا چہرہ زیادہ رونے کی وجہ سے لال پڑ چکا تھا بال بکھرے ہوئے تھے وہ بری طرح گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی

اس کے پاس اس کی ماں، چھوٹی بہن اور ایک بھائی بیٹھے ہوئے تھے۔۔

ماسٹر جی بھی ایک کرسی پر بیٹھ گئے تھے باپ نے چھوٹی بیٹی کو چائے پانی کے لئے کچن میں بھیج دیا تھا وہ ماسٹر جی کا گھٹنا پکڑ کر پاس والی کرسی پر بیٹھ کر بولنا شروع ہوا تھا

"ماسٹر جی یہ میری بیٹی ایمن ہے، 16 کر کے شہر سے ابھی کچھ دن پہلے ہی آئی ہے، ہمارے ہاں رواج ہے ہم برادری سے باہر نہ رشتہ دیتے ہیں نا ہی لیتے ہیں

۔۔۔اب برادری میں ایک ہی منڈہ ہے جس کے ساتھ ہم اس کی شادی کے خواہش مند ہیں جب تک یہ ادھر تھی اس کا ایک ہی مطالبہ تھا بس ابو سولہ کر لینے دیں پھر آپ جیسا کہیں گے کروں گی ابھی یہ صاف انکاری ہے۔۔۔"

باپ نے ماسٹر جی کی طرف انصاف طلب نظروں سے دیکھا تھا

"بیٹا آپ کچھ کہیں گی؟؟؟"

ماسٹر جی نے اس حراساں لڑکی کی طرف دیکھا تھا جس کو دیکھ کر ایسا گمان ہوتا تھا اسے سانس لینے کے لئے اکسیجن کم پڑ رہی ہے

"سر۔۔۔۔۔"

وہ بھرائی ہوئی آواز میں بیٹھے ہوئے گلے سے بھاری آواز میں بمشکل بولی تھی

"سر۔۔۔وہ لڑکا۔۔۔۔ میٹرک پاس ہے۔،۔۔۔۔سارا دن گلی محلے میں لڑکیاں تاڑنے اور جوا کھیلنے کے علاوہ اسے دوسرا کوئی کام نہیں ہے۔۔۔۔وہ نہایت ہی

گندی خصلتوں کا مالک ہے۔۔۔بہت بار ہاسٹل آکر بھی مجھے اکیلے ملنے اور فون پر نا زیبا گفتگو کے لئے پریشان اور مجبور کر چکا ہے۔۔۔

میں نے امی ابو کی خاطر بہت بار خود کو اس رشتے کے لئے راضی کرنے کی کوشش کی ہے مگر۔۔۔۔۔میں۔۔۔یہ شادی نہیں نبھا سکتی۔۔۔۔میں مجبور ہو کر بھی خود کو رضامند نہیں کر پا رہی۔۔۔اور ابو نے مجھ سے بنا پوچھے یہ رشتہ طے کیا تھا ۔۔میں تب یہاں تھی ہی نہیں۔۔۔"

وہ بے بس سے بول رہی تھی

"مجھے لگا۔۔۔ابو نے آج تک میری ہر خواہش پوری کی ہے تو مجھے شعور دیا۔۔ پڑھایا لکھایا تو اتنا بڑا فیصلہ وہ۔۔۔۔ایک جاہل لڑکے کے ساتھ۔۔۔۔۔مجھے ابھی بھی یقین نہیں آتا"

وہ اپنے چہرے پر آئے بال پیچھے کرتی ایک بار پھر رو دی تھی

"یہ بیٹا ہے آپ کا؟؟"

ماسٹر جی نے پاس بیٹھے پندرہ سالہ لڑکے کی طرف دیکھ کر پوچھا تھا

"اس کی شادی بھی بنا پوچھے طے کی ہو گی؟؟"

"ارے نہیں یہ تو میرا شیر ہے شیر یہ جس پر ہتھ رکھے گا ادھر کروں گا اپنے پتر کی شادی"

وہ بیٹے کی طرف فخر سے دیکھ کر بولے تھے۔۔۔

"ماسٹر جی۔

اس کملی کو آپ ہی سمجھائیں ہمارا دل توڑ کر یہ کبھی بھی خوش نہیں رہ سکتی ہاں۔۔

پڑھ لکھ کے یہ ماں باپ کی نافرمانی کرے گی ہم میاں بیوی نے تو کبھی خواب میں بھی سوچا نہیں تھا

ماں نے اپنا دوپٹہ کانوں کے پیچھے کرتے ہوئے بیٹی کو اداسی سے دیکھ تھا

www.novelsclubb.com

"آپ کو کس نے کہا ہے اگر اولاد اپنی پسند سے شادی کرنا چاہے یا کسی نسبت سے انکار کر دے تو وہ اولاد نافرمانی میں آتی ہے؟؟؟؟"

ماسٹر جی کے منہ سے اپنی امید کی برعکس بات سن کر وہ میاں بیوی منہ کھول کر رہ گئے تھے

"اولاد بیٹا ہو یا بیٹی ہو۔۔۔ان کی پسند ناپسند، ہاں اور ناں دونوں کا احترام والدین پر فرض ہے۔۔۔جب نکاح ہوتا ہے تب بیٹا اور بیٹی قبول ہے کہتے ہیں نا ان کی جگہ کبھی کوئی باپ یا ماں یا کوئی اور رشتہ قبول ہے بولا ہے کبھی؟؟؟ جب ایک رشتہ ان کی قبولیت کے بغیر بن ہے نہیں سکتا نکاح ہی نہیں ہو سکتا پھر والدین اس معاملے میں اپنی مرضی مسلط کر بھی کیسے سکتے ہیں؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

"ایک بار ایک صحابہ حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور خوش ہو کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کو اپنے نکاح کا پیغام بھجوانے کا بتایا۔۔۔

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے ان سے پوچھا کیا تم اس لڑکی کو دیکھ چکے ہو؟؟؟

انہوں نے عرض نہیں رسول اللہ ﷺ

اس پر آپ ﷺ نے فرمایا۔۔۔ مل لو۔۔۔۔ایک بار دیکھ لو۔۔۔

اس کا مطلب ہوا اسلام میں پسند یا ناپسند کرنا غلط نہیں ہے۔۔۔

حضرت جبرائیل وحی لے کر آچکے تھے کہ یا رسول اللہ اپنی بیٹی فاطمہ کا نکاح حضرت علی سے کر دے۔۔۔ حضرت علی نکاح کا پیغام لئے سامنے بیٹھے تھے۔۔۔ اوپر سے خدا کا حکم آچکا تھا لیکن کیا تم جانتے ہو ہمارے نبی ﷺ نے کیا کیا؟؟؟!"

دونوں میاں بیوی مزید پاس ہو کر ماسٹر جی کے پاس بیٹھ گئے تھے

"وہ حضرت علی کو ان شاءاللہ کہتے ہوئے اپنی بیٹی فاطمہ کے پاس گئے اور ان کی رضامندی طلب کی۔۔۔۔ سبحان اللہ۔۔۔۔۔ کیا وہ نہیں جانتے تھے جب وحی

www.novelsclubb.com

آ گئی ہے اب اس بات سے انکار ممکن نہیں۔۔۔ مگر انہوں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمِ نے پھر بھی اپنی بیٹی کی منشاء جاننا ضروری سمجھی۔۔۔۔"

"تم لوگ کس دین کے نام پر اولاد کو انکار کرنے پر نافرمان کا لقب دے رہے ہو ؟؟؟؟"

"شادی کے معاملے میں بیٹا ہو یا بیٹی دونوں کی رضا ایک جیسی ہی ضروری ہے ۔۔۔"

"یہ حق ہے کہ ایک پڑھا لکھا بندہ ہی ایک پڑھی لکھی لڑکی کے ساتھ شادی کرے ۔۔۔۔تاکہ ان میں اعتراض کی گنجائش کم سے کم ہو۔۔۔۔ذہنی ہم آہنگی ہو ۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"جس طرح کسی کی زمین دبانا ظلم اور گناہ کا کام ہے نا ویسے ہی کسی اولاد کی خوشی کو دبا دینا بھی ظلم اور گناہ ہے۔۔۔

ماسٹر جی کی بات پر دونوں میاں بیوی جو بیٹی کو عنقریب دوزخی کا لقب دینے والے تھے اٹھ کر بیٹی کو گلے لگا کر رونے لگے تھے۔۔۔

جب بچہ چھوٹا ہوتا ہے والدین اسے اپنی مرضی کا لباس پہناتے ہیں مگر وہ جیسے جیسے بڑا ہوتا ہے وہ اپنی مرضی کا لباس پہنتا ہے۔۔۔اسلام تو میاں اور بیوی کو ایک دوسرے کا لباس کہتا ہے نا؟؟؟

"خدارا اپنے بچوں کو ان کی پسند سے شادی کرنے دیں"

"بیٹا آپ کسی کو پسند کرتی ہو؟؟؟"

"نہیں۔۔۔میں آرمی میں جانا چاہتی ہوں۔۔۔۔بس اتنی سی خواہش ہے۔۔۔"

وہ منہ پر ہاتھ رکھ کر بری طرح رو دی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"اپنی بیٹی کو انسان سمجھیں۔۔۔۔اس کو جانور سمجھ کر کھونٹی کے ساتھ مت باندھیں۔۔۔۔جس رشتے کے لئے دل ناراضی ہو۔۔۔وہ شاذ و نادر ہی نبھا کرتا ہے۔۔۔"

ماسٹر جی اٹھ کر جاتے جاتے اس لڑکی کے پاس رک گئے تھے

"بیٹا امی ابو کسی صورت نا مانے۔۔۔زبردستی پر ڈھتے رہے تو تم مان جانا ۔۔۔بغاوت مت کرنا۔۔۔اسی میں اللہ آپ کے لئے بھلائی ڈال دے گا ۔۔۔جس زندگی میں والدین کی دعا نا ہو وہ کبھی آپ کو دلی خوشی، سکون اور راحت نہیں دے سکتی۔۔۔"۔

ماسٹر جی موسم کے تیور دیکھ کر گھر کی طرف چل دیے تھے۔۔۔بارش بس آنے والی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

رات کا کوئی پہر تھا ماسٹر جی کی آنکھ سلطانہ کی الٹیاں کرنے کی آواز سے کھل گئی تھی وہ منی کو سوتا دیکھ کر اس کا فیڈر سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر باہر آ گئے تھے تیز بارش ہو رہی تھی سلطانہ منہ صاف کرتی نڈھال سی غسل خانے سے نکلی تھی

"کیا بات ہے بیگم طبیعت کیوں خراب ہے؟؟!"

ماسٹر جی نے فکر مندی سے پوچھا تھا

"میرا بیٹا پیدا ہونے والا ہے ماسٹر صاحب"

وہ خوشی سے بولی تھی میں امید سے ہوں۔۔۔

"یا اللہ تیرا شکر بہت اچھی خبر دی تم نے"

ماسٹر جی بیوی کو پیار سے اندر لے آئے تھے

ایسے ہی وقت گزرتا رہا چھوٹی بیٹی جس کا نام سلطانہ نے بابا جی کے حکم سے وہ رکھا تھا جو کسی مسلمان لڑکی کا ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔ سیتا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ماسٹر جی لاکھ ناں ناں کرتے بھی پنی بیوی کی بات ٹال نا سکے۔۔۔

مگر انہوں نے کبھی بھی اپنی بیٹی کو اس نام سے پکارہ نہیں تھا وہ اسے منی ہی کہتے

۔۔۔

منی دو سال کی ہونے کو تھی اور دوسرے بچے کا ساتواں مہینہ چل رہا تھا

سلطانہ کو اس بچے کی جنس کے بیٹے ہونے کا پورا یقین تھا وہ دن رات تکلیف میں بھی

مختلف شیطانی کاموں میں مصروف رہتی رات کے دوسرے پہر میں وہ تیز بارش

میں برگد کے پیڑوں کے نیچے کھدائی کرتی اور کبھی کچھ دفناتی کبھی نکالتی۔۔۔۔

اسی دوران وہ پھسلی اور ایمرجنسی میں اس کو ہسپتال لے کر جایا گیا بچاؤں ہو گیا تھا

الٹرا ساونڈ کیا گیا جس میں نرس سے پوچھنے پر اس نے بیٹی کی خبر دی تھی۔۔۔

یہ خبر سننے کی دیر تھی وہ اسی تکلیف میں گھر کی بجاے باباجی کے پاس گئی تھی

جنہوں نے اسے شیطان کی ناراضگی وجہ بتا کر بیٹی ہونے کی سزا بتائی تھی

سلطانہ جنونی کیفیت میں سر دھننے لگی تھی وہ اسی وقت اپنے پیٹ میں وجود سے جان چھوڑوا کر شیطان کو خوش کرنا چاہتی تھی۔۔۔

ماسٹر جی سخت پریشانی کے شکار تھے آخر کار وہ کچھ دن بعد اپنی زبردستی ڈیلیوری کروا کر بیٹی کو اس بابے کے حوالے کر آئی تھی جنہوں نے اسے شیطان دیوتا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے بلی چڑھا دیا تھا

ماسٹر جی یہ جانتے تھے کہ ان کی بیوی توہم پرستی کا شکار ہے مگر وہ اس حد تک ذہنی مفلوج ہو چکی ہے اس بات کا ان کو ذرا برابر بھی اندازہ نہیں ہوا تھا

حد تو تب ہوئی جب وہ دو دن تک گھر سے غائب رہی اور دو دن بعد خالی وجود کے ساتھ گھر آئی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ جسمانی لحاظ سے لاغر اور پیلی زرد لگ رہی تھی مگر اعصابی طور پر وہ بہت مظبوط اور مطمئن لگ رہی تھی۔۔۔

ماسٹر جی نے اس سے بات کرنا ترک کر دی تھی۔۔

وہ بس اپن منی تک محدود ہو کر رہ گئے تھے۔۔۔ مگر اسے اس بات کی کوئی پروا نہیں تھی وہ دن رات چلے کاٹتی اور دیوانہ وار ہنستی رہتی۔۔۔

ماسٹر جی کی برداشت کی حد تو اس دن ختم ہو گئی جب منی چھ سال کی ہو چکی تھی اور سلطانہ دوبارہ امید سے تھی۔۔۔۔اور وہ بچہ ماسٹر جی کا نہیں تھا۔۔۔۔

_**********

دن کے بارہ بج رہے تھے بہادر شاہ جھونپڑی کے دروازے میں موسم کو دیکھ رہے تھے آسمان آلودہ تھا مگر بارش نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"ابا"

"ھممم۔۔۔"

"ابا یہ بارش کیوں تھم گئی ہے؟؟؟"

بہادر شاہ نے منی کو کوئی بھی جواب دیے بغیر اس سمت اشارہ کیا تھا

سامنے ایک بہت بڑا جنازہ آتا ہوا نظر آ رہا تھا جس میں ہر عمر کے لوگ شامل تھے

سب ایسے رو رہے تھے جیسے مرنے والا ان کا بہت قریبی ہو۔۔

آج تک ایسا جنازہ نظر سے نہیں گزرا تھا پورے قبرستان میں ٹھنڈی ہوا چلنے لگی تھی

بارش مکمل تھم چکی تھی۔۔۔ایک دل کو چھو لینے والی خوشبو ہر طرف پھیل گئی تھی

بہادر شاہ سمجھ گیا تھا اللہ کو کوئی نیک بندہ آج یہاں لایا گیا ہے۔۔۔

وہ منی کو ادھر رکنے کا کہہ کر خود ایک جگہ قبر کھودنے نکل گئے تھے

جب تک وہ جنازہ پڑھا گیا بہادر شاہ قبر تیار کر چکا تھا

www.novelsclubb.com

قبر کی مٹی نہایت نرم اور خوشبودار تھی۔۔۔۔

قبر کسی نرم بستر کی طرح لگ رہی تھی میت کو وہاں رکھ دیا گیا ان کا آخری دیدار کیا جانے لگا وہ سب ایک قطار میں منظم انداز سے میت کا چہرہ دیکھتے اور کرب سے روتے ہوئے گزر جاتے۔۔۔

بہادر شاہ ہر گزرنے والے کی تکلیف کا اندازہ لگا کر میت سے اس کا رشتہ سمجھنے کی کوشش کرتا مگر ہر عمر کا انسان پہلے سے زیادہ تکلیف میں نظر آتا جو اس کا اندازہ خراب کر دیتا۔۔۔

"آپ نے اس دن مجھے نا سمجھایا ہوتا تو آج میں کامیاب زندگی نا گزار رہا ہوتا ۔۔۔۔۔میں اپ کے حق میں تاحیات دعا گو رہوں گا۔۔۔۔۔۔۔ماسٹر جی۔۔۔"

بہادر شاہ جو میت کا چہرہ دیکھنے آگے بڑھ رہا تھا اس آواز پر اس لڑکے کی طرف بے اختیار دیکھنے لگا تھا

وہ وہ ہی تھا جو منگ کے نام پر رات جاگ کر خود پر ظلم کرتا تھا۔۔۔

بہادر شاہ نے لائن توڑ کر بھاگ کر میت کا چہرہ دیکھا تھا۔۔۔

کچھ وقت ایسے ہی گزر گیا تھا۔۔۔بہادر شاہ کسی بدکے ہوئے جانور کی طرح بے لگام دوڑنے لگا تھا وہ کافی دیر ایسے ہی بے مقصد بھاگتا رہا پھر وہ تھک کر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا تھا

"اللہ؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

وہ زور قطار رونے لگا تھا۔۔۔

"ماسٹر جی مر گئے۔۔۔تم سب سن رہے ہو نا؟؟؟؟؟؟"

وہ قبروں کی طرف دیکھ کر بول رہے تھے منی بھاگ کر بہادر شاہ کے پاس آئی تھی میت دفنادی گئی تھی۔۔۔کافی دیر تک ماسٹر جی کے شاگرد بیٹھے روتے ہوئے فاتح خوانی کرتے رہے ان میں وہ سب لوگ شامل تھے جن کی زندگی ماسٹر جی نے

www.novelsclubb.com

سنوارنے کی کوشش اپنے الفاظ سے کی تھی۔۔۔۔بیشک نیکی ہی قبر میں بھی آپ کے کام آتی ہے۔۔۔اب وہ بھی جا چکے تھے۔۔۔

منی حیران پریشان بہادر شاہ کو دیکھ رہی تھی

"ابا کیا ہوا ہے کون مر گیا ہے تیرا؟؟؟؟"

بہادر شاہ دھاڑے مار مار کر روتا ہوا منی کا ہاتھ پکڑ کر اس نئی قبر جو لال پھولوں سے بھری ہوئی تھی جس کی مہک پورے قبرستان کو مہکا رہی تھی اس پر لے کر آیا تھا

جہاں پر

"بہادر شاہ ولد بہرام شاہ"

www.novelsclubb.com

لکھا ہوا تھا۔۔۔

بجلی زور سے چمکی تھی بارش بھی شروع ہو گئی تھی بہادر شاہ اس قبر پر سر رکھ کر لگاتار رو رہا تھا اب منی بھی آنکھیں ملتی رونے لگی تھی۔۔۔

**********_

آج دس دن ہونے والے تھے ہر آتا لمحہ مناہل کو پہلے سے زیادہ خوفزدہ کر رہا تھا وہ زیادہ وقت اپنی آنکھیں سختی سے بند کیے رکھتی۔۔۔اکثر ایسا کرنے سے اس کے دماغ اور آنکھوں کے گرد تیز عجیب سا درد رہتا۔۔۔

وہ کھانا بھی بند آنکھوں سے کھاتی۔۔۔اس کا کہنا تھا میرے ارد گرد بہت سے مرے ہوئے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں وہ کفن پہنے مجھے اپنے ساتھ لے کر جانے آئے ہیں۔۔

اس کا ہر کام سعد اپنے ہاتھ سے کرتا وہ کام پر جانا چھوڑ چکا تھا وہ دکھ سے تھک کر سفورا کی گود میں سر رکھے گھنٹوں روتے ہوئے گزار دیتا۔۔۔۔

ایسی ہی ایک رات تھی مناہل سعد کا بازو کس کے پکڑے ہوئے سو رہی تھی سعد بھی گہری نیند میں تھا باہر بارش زوروں پر تھی جبکہ سفورا اوپر والے کمرے میں گئی تھی۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ حسب معمول ان تینوں تابوتوں پر نظر ڈال کر بیٹھ گئی تھی۔۔

"اب تو مناہل کی جو دماغی حالت ہو چکی ہے وہ بہت جلد۔۔۔۔۔۔مر دار ۔۔۔۔۔۔اس کا دل بند ہو جائے گا۔۔اور میرا دل خوشی سے کھل جائے گا ۔۔۔ھاھاھاھاھا۔۔۔۔۔یہی تھی تمہاری اوقات بہورانی۔۔۔۔۔طاقت ور بننے کے لئے ساس کا عہدہ بھی کافی ہوتا ہے۔۔۔۔کسی کی دکھتی رگ جو آپ کے ہاتھ آ جاتی ہے۔۔۔۔آپ کے چند الفاظ کسی کا جینا دوبھر کر سکتے ہیں۔۔۔۔آپ کی نفرت اور حقارت کی ایک نگاہ کسی کی پوری رات سسکیوں سے تکیہ بگھو سکتی ہے ۔۔۔آپ کی ایک چال کسی کو اس کے شوہر کی نظروں میں ہمیشہ کے لئے دو ٹکے کا کر سکتی ہے۔۔۔۔آپ کے چند جذباتی جملے اس لڑکی کے ماتھے پر طلاق کا کبھی نا صاف ہونے والا دھبہ لگا سکتا ہے۔۔۔۔۔آپ کی زبان کے تھوڑی سی حرکت کرنے سے کسی کی بیٹی کو آپ کا بیٹا موت کی گھاٹ اتار سکتا ہے۔۔۔۔۔آپ کے

www.novelsclubb.com

پاس کسی کی بیٹی کی خوشی غمی۔۔۔ حتی کہ زندگی موت تک کی چابی ہوتی ہے

۔۔۔۔پھر ہوا نہ یہ عہدہ طاقت ور؟؟؟؟؟"

"ھاھاھاھاھا"

سفورا پاگلوں کی طرح اپنی فتح کا جشن منا رہی تھی

"کوئی بھی انسان طاقت ور نہیں ہوتا سفورا، یہ خام خیالی ہے تمہاری"

اس کے سامنے سعد کھڑا مسکرا کر بولا تھا سفورا نے دروازے کی طرف دیکھا تھا جو

اب بھی اندر سے بند تھا اس کا حلق فورا سوکھ گیا تھا

"طاقت ور صرف اللہ کی ذات ہے، اللہ کی تخلیق کردہ چیز نا تو اس جتنی طاقت ور ہو

سکتی ہے اور نا ہی اس کی طاقت کا مقابلہ کر سکتی ہے، بہتر ہو گا اپنی اصلاح کر لو تم"

سعد بیٹھ گیا تھا

"وہ بیٹا۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔تم یہاں۔۔۔۔"

وہ بات بنانے کی کوشش کر رہی تھی

"ارے۔۔۔۔۔یہ ڈر کیسا ہے سفورا؟؟؟تم یہاں اپنے گھر والوں سے چھپ کر بیٹھی یہ شیطانی کام کر رہی ہو اور اپنے بیٹے کو دیکھتے ہی تمہارا حلق سوکھ گیا ہے یہ کیسی طاقت ہے؟؟؟وہ اللہ جو سات پردوں میں بھی تمہیں دیکھ سکتا ہے اس سے ڈر نہیں لگتا؟؟؟؟"

"سعد۔۔۔۔میں یہ سب تمہارے لئے کر رہی ہوں، تمہیں خوش دیکھنا چاہتی ہوں"

"ھاھاھاھاھا"

سعد نے قہقہ لگایا تھا

"ہر ساس یہی کہا کرتی ہے پھر یہ ساس بہو کی جنگ اب تک کیوں چل رہی ہے؟؟؟"

www.novelsclubb.com

"ایک دن آئے گا مسئلہ کشمیر اور فلسطین بھی حل ہو جائے گا انشااللہ۔۔۔۔ مگر یہ مسئلہ ساس بہو؟؟؟؟ یہ قیامت تک جاری و ساری رہے گا۔۔۔۔۔ آج تک ایسا کوئی پیدا ہی نہیں ہوا جو اس مسئلے کو حل کر سکے۔۔۔"

سعد دیوار کے ساتھ ایک پیر ٹکائے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے کھڑا تھا

"جانتی ہو سفورا اس کی وجہ؟؟؟"

سفورا اب پتھرائی آنکھیں کئے کچھ پڑھنے لگی تھی

"ہر مسئلے کی کچھ بنیادی وجوہات ہوتی ہیں جن کو ختم کر کے اس مسئلے کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا جا سکتا ہے۔۔۔ مگر یہ مسئلہ ایسا ہے جس کی کوئی بنیادی وجہ ہی نہیں ہے"

www.novelsclubb.com

سعد افسردہ سا بولا تھا

"میری خدمت نہیں کرتی تیری بیوی"

سفورا کو اب سعد کو باتوں میں لگا کر اپنی پڑھائی مکمل کرنی تھی

"ھاھاھاھاھا۔۔۔۔تو؟؟؟؟"

"بیوی پر اپنے شوہر کی خدمت فرض ہے شریعت میں ساس سسر اس کی ذمہ داری نہیں۔۔۔۔۔اگر کوئی بہو اپنے سسرال کی خدمت کرے تو اس کے لئے احسان کا لفظ استعمال ہوا ہے سفورا۔۔۔۔اللہ کی نظر میں وہ اس خدمت سے بری الزمہ ہے۔۔۔۔ایک بیٹا اپنی ذمہ داری اپنی بیوی پر مسلط نہیں کر سکتا۔۔۔۔ہاں ایک گھر میں رھتے ہوئے اگر وہ ساس سسر کا خیال رکھے ان کے کام کرے تو یہ اس کا معاشرتی فرض تو کہلا سکتا ہے۔۔ مگر شریعت میں بیوی پر ایسا کوئی فرض لاگو نہیں ہوتا۔۔۔۔۔"

"بہو آپ کی نسل کی تشکیل اور تعمیل کرنے آتی ہے خدارا اس کو گھر کے کاموں میں الجھا کر جنگ وجدل کا شکار مت بنائیں.....وہ لڑکی جسے ہر پل یہ جتایا جائے کہ گھر کا کام وہ ہی کرے گی اسے نوکر سمجھنا اس کی عزت نفس کو مجروح کرنا ۔۔۔۔ایک احساس کمتری میں مبتلا لڑکی آپ کو ایک بااعتماد نسل نہیں دے سکتی

www.novelsclubb.com

۔۔۔۔۔سفورا اپنی بہو کو اپنے شوہر کی خوشی تک محدود رہنے دو اپنی آنا کی تسکین چھوڑ دو"

سعد سفورا کے بہت پاس آیا تھا سفورا نے جیسے ہی اس کا چہرہ دیکھا وہ سعد نہیں تھا وہ بہت بھیانک تھا

"تتتتت۔۔۔۔تم؟؟؟؟"

سفورا نے گھبرا کر کہا تھا تم پھر واپس آ گئے۔۔۔۔

"یاد رکھنا سفورا۔۔۔۔تمہاری ہر چال مجھ پر آ کر دم توڑ دے گی۔۔۔میں تمہیں کبھی بھی اپنے مکروہ عزائم میں کامیاب نہیں ہونے دوں گا۔۔۔۔تم نے میری محبت کو ٹکڑایا مجھے آزاد کر دیا۔۔۔ایک خدا کے بندے نے مجھے قابو کر لیا ۔۔۔۔میں اسلام قبول کر چکا ہوں۔۔۔۔تمہیں اب بھی کہتا ہوں یہ گناہ اور حسد کی زندگی چھوڑ دو, توبہ کر لو۔۔۔۔۔ایک وقت آئے گا۔۔۔۔۔۔تم کلمہ پڑھنا چاہو گی مگر تمہیں بھول جائے گا۔۔۔۔میں شروع سے مسلمان نہیں تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

۔۔۔۔مگر تمہارے کانوں میں تو پیدا ہوتے ہی اذان دی گئی ہے نا۔۔۔تمہاری روح کو لاشعور میں ہی یہ بتا دیا گیا کہ تمہارا رب اللہّ ہے۔۔۔۔وہ اکیلا ہے ۔۔۔۔ایک وہ ہی عبادت کے لائق ہے۔۔۔پھر تم بھٹک کیسے گئی؟؟؟کوئی کلمہ پڑھ کر بھی اپنے رب کی نافرمانی۔۔۔۔کفر کیسے کر سکتا ہے؟؟؟؟؟؟"

وہ بدصورت تھا مگر اس کا چہرہ بلا کا سکون لئے ہوئے تھا۔۔۔

"بکواس مت کرو۔۔۔۔اور جاؤ یہاں سے میرا عمل آخری مراحل میں ہے ۔۔۔وقت برباد مت کرو میرا۔۔"

سفور ادھاڑی تھی

"آخر مناہل مر بھی گئی تو کل کوئی دوسری لڑکی سعد کی بیوی بن کر آجائے گی تم کتنی مناہل ماروں گی؟؟؟؟؟؟"

موکل نے ترکی بہ ترکی باآواز بلند کہا تھا

"میں اس بار سعد کی شادی ہی نہیں کروں گی"

سفورا نے اپنا فیصلہ سنا کر بات ختم کرنا چاہی تھی

"ھاھاھاھا۔۔۔۔ہاں یہ غلط نہیں ہے۔۔۔۔جب تک اپنے اندر کی ساس نہیں ماروں گی تمہیں ہر بہو ہی مارنی یا بھیجنی پڑے گی۔۔۔شادی ہی مت کرنا بیٹے کی۔۔۔۔۔جا رہا ہوں۔۔۔۔۔جب سے کلمہ پڑھا ہے میری حدود سمٹ کر رہ گئی ہیں۔۔۔۔۔اب میں اس رب کے حکم کا پابند ہو گیا ہوں۔۔۔۔اب میرے رب کی حد مجھ پر لاگو ہے۔۔۔اور اس ذات کی کوئی حد نہیں۔۔۔بیشک وہ لا محدود ہے۔۔۔"

"لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ"

www.novelsclubb.com

موکل با آواز بلند بول کر غائب ہو چکا تھا

سفورا کا سارا عمل خراب ہو چکا تھا رب کے نام نے ہی اس کا عمل کمزور کر دیا تھا..

سفورا نیچے آکر سو گئی تھی باجی نے اسے آج دوپہر میں بلایا تھا آج مناہل کے تابوت پر آخری کیل ٹھوکنا تھا پھر دو دن کا شیطانی عمل اور۔۔۔۔۔باجی کو ایک نئی زندگی مل جاتی۔۔۔۔۔وہ جوانی دوبارہ پالیتی۔۔۔۔۔اور ساتھ ساتھ شیطان کا یہ بھی کہنا تھا کہ وہ جب امر ہو جائے گی۔۔۔۔۔۔دنیا کی کوئی طاقت اسے مار نہیں سکے گی ۔۔۔۔۔وہ اپنی موت کا فیصلہ خود اپنے ہاتھ سے لکھے گی۔۔۔(اَسْتَغْفِرُاللّٰہ)

اور وہ دنیا میں وقت کی قید اور عمر میں اضافے کی حد سے مستثنی ہو جائے گی ۔۔۔۔وہ ہمیشہ جوان رہے گی۔۔۔(اَسْتَغْفِرُاللّٰہ)

لیکن اگر شیطان کی خوشی میں کوئی کمی رہ گئی تو اس کے نتائج بہت ہولناک تھے ۔۔۔۔مگر باجی کو اپنی برسوں کی محنت پر پورا یقین تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ایک جوان لڑکی کو زندہ دفنا کر شیطان اس سے اپنی تسکین کرے گا اور باجی ایک خاص چیلہ کاٹے گی۔۔۔۔

45دن تک وہ لڑکی زندہ رہے گی مگر کوئی حرکت نہیں کر سکے گی اس کی روح باجی کے پاس قید ہو گی اور جسم قبر میں۔۔۔۔اس کا جسم کسی سوئے ہوئے انسان کی طرح نرم ہو گا۔۔۔۔

جب شیطان خوش ہو جائے گا تو باجی اس کی روح کو آزاد کر دے گی۔۔۔۔اور وہ قبر میں مناہل کے جسم میں چلی جائے گی۔۔۔جہاں وہ قبر کی گھٹن سے اپنی موت آپ مر جائے گی۔۔۔۔

مناہل جو کہ پہلے ہی لاغر اور کمزور ہو چکی تھی وہ چاہ کر بھی قبر سے نکل نہیں پائے گی ۔۔۔۔اور باجی۔۔۔۔دیوی کا روپ دھار کالے علم کی بے تاج بادشاہ بن جائے گی ۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہ پورا پلان تھا جو باجی نے آج سفورا کو بتایا تھا

سفورا یہ سب پہلے ہی جانتی تھی۔۔۔وہ اسی عمل پر خود بھی عمل کر رہی تھی۔۔۔

وہ مناہل کو دفنانے کے بعد اس کی روح اپنے پاس قابو کرنا چاہتی تھی۔۔۔اور وہ خاص چیلہ بھی۔۔۔۔

ان دونوں کی بدنیتی کا فائدہ مناہل کو ہونے والا تھا

آج بارش بہت طوفانی روپ اپنائے ہوئے تھی۔۔۔اور مناہل آج روز کی نسبت کافی بہتر تھی سعد کافی دیر اس پر اللہ کا کلام پڑھتا رہا آج اس نے آنکھیں بھی کھول دی تھیں لگ بھگ پندرہ دن بعد اس نے سعد کو اور بارش کو آنکھیں کھول کر دیکھا تھا۔۔۔یہ سب سفورا کی چال تھی وہ کسی طرح سعد کو منظر سے بھیج کر مناہل کو غلیظ خون پلانا چاہتی تھی جو باجی نے دیا تھا جیسے پی کر اس کا رابطہ جسم سے ٹوٹ جاتا۔۔۔

سعد بار بار مناہل کی طرف آنکھیں بھر کر دیکھتا اور رونے لگتا۔۔۔وہ اسے دوبارہ سے پا کر اپنی خوشی کو قابو نہیں کر پا رہا تھا وہ اس سے ایک لمحہ بھی الگ نہیں ہونا چاہتا تھا مگر اسی وقت سفورا اس کے پاس آئی تھی

سعد آج مطمئن تھا

"سعد بیٹا۔۔۔ہماری مناہل آج بہتر ہو گئی ہے۔۔۔تم ایسا کرو ذرا مارکیٹ سے زردے اور حلوے کا سامان لا دو میں نے منت مانگی تھی مناہل کے لئے۔۔۔"

"امی۔۔۔میں ابھی نہیں جانا چاہتا۔۔۔میں۔۔۔بہت خوش ہوں امی۔۔"

"آپکی دن رات پڑھائی کی وجہ سے مجھے میری زندگی واپس ملی ہے۔۔میں یہ سب کل لا دوں گا۔۔ابھی میں اپنی مناہل سے دور نہی ہونا چاہتا۔۔"

وہ محبت سے مناہل کا ہاتھ پکڑ کر کہہ رہا تھا

"نہیں۔۔۔ابھی جاؤ۔۔۔ایسے منت خراب ہو جاتی ہے۔۔میں نے اس شرط کو اس میں شامل کیا تھا کہ جیسے ہی مناہل آنکھیں کھول دے گی میں یہ دونوں چیزیں پکا کر اپنے خاص موکلوں کی دعوت کروں گی"

www.novelsclubb.com

وہ دوٹوک بولی تھی سعد بیچارہ بے دلی سے مناہل کے سر پر ہاتھ رکھ کر اٹھ گیا تھا

"سعد آپ سموسے بھی لایئے گا پھر بارش میں نہاتے ہوئے کھائیں گے"

مناہل نے محبت سے کہا تھا پرانی مناہل کو دیکھ کر سعد کا دل خوشی سے جھوم اٹھا تھا وہ آنسو صاف کرتا رین کوٹ پہن کر جانے لگا تھا مناہل اسے اس تیز بارش میں دروازے تک چھوڑنے آئی تھی۔۔

دونوں رو رہے تھے۔۔۔

ہر بار محبوب کو کھو کر ہی رویا نہیں جاتا جب جذبات میں سچائی اور شفافیت ہو تو کبھی کبھی اسے پا کر زیادہ رونا آتا ہے۔۔۔

یہی حال ان پاگل مخلص میاں بیوی کا تھا۔۔ سعد جا چکا تھا مناہل اسے جب تک دیکھ سکتی تھی دیکھتی رہی۔۔۔

تیز بارش اور اس میں رین کوٹ پہنے جاتا ہوا سعد۔۔۔

وہ دروازہ بند کر کے جیسے ہی مڑی تھی ہر طرف کفن میں لپٹے مردے ہی مردے تھے۔۔۔

صحن بھرا پڑا تھا اور تو اور برگد کا پیڑ بھی ان سے بھرا ہوا تھا

وہ ایک خاص آواز نکال رہے تھے۔۔۔۔وہ جہاں دیکھتی تیز بارش کی سفید بوندوں میں وہ سفید کفن پہنے سیاہی مائل چہرہ لئے وہ لوگ نظر آتے۔۔۔

مناہل چاہ کر بھی بے ہوش نہیں ہو پا رہی تھی وہ آنکھیں بند کر کے چیخی تھی سفورا اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اندر لے آئی تھی۔۔۔

"امی وہ۔۔۔وہ۔۔۔۔واپس آ گئے ہیں، آپ جلدی سے سعد کو بلا دیں۔۔امی ۔۔۔۔میرا سعد۔۔۔"

وہ بلک بلک کر آنکھوں کو سختی سے بھینچے رو رہی تھی

www.novelsclubb.com

"تم یہ جلدی جلدی پی لو سب ٹھیک ہو جائے گا"

سفورا نے وہ بدبودار خون اسے ہاتھ میں دیا تھا جیسے سونگتے ہی اس نے پیچھے دھکیل دیا تھا

"امی۔۔یہ بہت گندہ ہے۔۔میں یہ نہیں پی سکتی۔۔اس کی بدبو۔۔۔مجھے الٹی آنے لگی ہے"

مناہل نے ابکائی روکی تھی

سفورا کچھ پڑھ کر مناہل پر پھونکا تھا جس پر سہم کر اکھٹی ہو چکی تھی (اس نے اپنا سر گھٹنوں میں دے دیا تھا) اس کا کہنا تھا اب وہ بند آنکھوں سے بھی نظر آنے لگے ہیں

سفورا نے اس کے خوف کا فائدہ اٹھا کر اسے وہ خون پلا دیا تھا جیسے پیتے ہی وہ بیہوش ۔۔۔مگر دنیا کی نظر میں مر چکی تھی۔۔۔چونکہ دو لوگ ایک عمل کر رہے تھے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس کی روح ان دونوں کی بجائے کسی تیسری جگہ قید ہو چکی تھی

۔۔۔

www.novelsclubb.com

دوسرا چونکہ مناہل کی روح جب قید ہوئی تب وہ اپنی آنکھیں سختی سے موندے اور اپنا سر گھٹنوں میں دیے ہوئے تھی اور اس نے اپنے ہاتھوں سے خود کو جکڑ رکھا تھا وہ

اسی طرح آکڑ چکی تھی اب شیطان چاہ کر کے بھی اس کی عصمت کو شکار نہیں بنا سکتا تھا کیوں کہ وہ اپنی عزت کو چھپا چکی تھی۔۔۔

سفورا یہی سمجھی تھی باجی جیت گئی ہے روح کا قبضہ اس کے پاس ہے۔۔۔۔ مگر ایسا نہیں تھا۔۔۔ سفورا اس عمل کی شریک دار نہ بھی ہوتی تو باجی مناہل کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتی تھی اس کی وجہ اس پورے عمل میں سب سے بھیانک تھی۔۔۔۔

سعد پاس کی مارکیٹ سے مطلوبہ چیزیں لے کر جیسے ہی اندر آیا سفورا جھوٹ کا رونے کا ناٹک کرنے لگی مناہل کو زبردستی خون پلاتے ہوئے وہ اس کے منہ سے گردن اور کپڑوں پر بھی لگ چکا تھا دیکھنے میں ایسا لگ رہا تھا گردن پر چوٹ سے اس کی موت ہوئی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

سعد حیران پریشان مناہل کو دیکھتا رہا۔۔۔ وہ سانس نہیں لے رہی تھی وہ کافی دیر اس کے پاس نیچے بیٹھا کرب سے روتا رہا۔۔۔

سفورا نے اسے مسجد میں اعلان کا کہا اور کفن دفن کے انتظامات کا کیوں کہ مغرب ہو چکی تھی اور بارش بھی تیز تھی سفورا جلد از جلد اس مصیبت کو دفنا کر سکون کرنا چاہتی تھی۔۔۔

مگر سعد نے انکار کر دیا تھا

"امی مناہل جس حالت میں مجھے چھوڑ کر گئی ہے میں نہیں چاہتا لوگ اپنے گریبان میں جھانکے بغیر میری بیوی پر گناہ گاری کا ٹھپہ لگا کر چلتے بنے۔۔۔افسوس ہم جس معاشرے میں رہتے ہیں یہاں لوگ اس اشتیاق میں میت کا منہ دیکھنے جاتے ہیں کہ وہ دیکھ کر اپنی عقل ناقص کا بھرپور استعمال کر کے اس کے گناہوں کا اندازہ لگا سکیں۔۔۔عورتیں سب سے پہلے میت کی حالت پر تبصرہ کرتی ہیں کانوں کو ہاتھ لگاتی وہ میت کو دفنانے سے پہلے ہی دوزخی کی سارے لوازمات گنوا کر اس کی آخرت پر اپنی دانشمندانہ رائے کا اظہار کرنا اپنا ضروری فرض سمجھتی ہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

پھر آتی ہے دوسری اسٹیج جس میں وہ میت کے رشتہ داروں کے چیخنے، بین کرنے، بار بار بیہوش ہونے اور سب سے زیادہ بلند آواز سے رونے اور بعض اوقات سینہ کوبی کی بنیاد پر اس بات پر اپنی آخری رائے دیتی ہیں کہ سب سے زیادہ دکھ یا فرق کس کو پڑا ہے۔۔۔اگر کوئی پڑھا لکھا انسان ان سب حرکتوں پر میت کو پہنچنے کی اذیت سے

واقف ہے اور وہ اپنے پیارے کی موت پر اپنی شریعی احکامات پر عمل کرتا ہوا بنا کوئی آواز نکالے قران پاک کی تلاوت کرنے بیٹھ جائیں تو جاہل عوام اسے بے پرواقرار دے دیتی ہے۔۔۔۔۔اگر وہ قران پاک نا بھی پڑھ رہا ہو مگر ایک طرف بیٹھ کر گھٹنوں میں سر دے کر اللہ کی رضا پر خود کو راضی اور اس نقصان کو ایک پیدائش اور موت کا فطری عمل قرار دے کر صبر کرنے بیٹھ جائے تو عورتوں کے عتاب کا شکار ضرور ہوتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

"فلاں کو دیکھا تھا مجال ہے جو ایک آنسو بھی نکلا ہو، فلاں کو دیکھا تھا مجال ہے جو ایک بار چیخ ماری ہو، اپنا دوپٹہ پھینک کر گریبان دیکھایا ہو، فلاں کو دیکھا تھا مجال ہے جو ایک بار بھی بیہوش ہوا ہو۔۔۔ہاں اسے تو جیسے دکھ ہی نہیں تھا وہ تو بس خاموشی سے میت اٹھنے کا منتظر لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔تو بہ۔۔۔۔۔۔۔جو جتنا زیادہ خالی ہوتا ہے اس کے توہمات کا شور اتنا ہی زیادہ ہوتا ہے۔۔۔۔اپنی جاہلیت کو سمجھنے کی بجائے دوسروں کا سفید لباس برداشت نہیں ہوتا بس لگے اس پر زبان سے داغ لگانے۔۔۔"

"نہیں امی میں خود دفناؤں گا اپنی مناہل کو۔۔۔۔آپ کسی کو مت بلائیں.....رات ہونے دیں۔۔۔۔کوئی اعلان کوئی جنازہ نہیں ہو گا۔۔۔۔میں خود پڑھ لو گا جنازہ ۔۔۔میں کفن لاتا ہوں۔۔۔"

سعد کفن لے آیا تھا سفورا نے مناہل کو جلدی سے غسل دیا تھا وہ دونوں طوفانی بارش میں قبرستان پہنچے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

رات گہری تھی سعد نے روتے روتے جلدی میں چھوٹی سی قبر کھودی تھی جو مناہل کی جسمانی پوزیشن کے حساب سے گہری زیادہ تھی مگر لمبائی میں وہ ایک بچے کی قبر لگ رہی تھی سعد نے اس پر کوئی بھی سیل نہیں رکھی تھی اس کا دماغ مفلوج تھا

وہ گھڑا نما قبر کھود کر اس میں مناہل پر مٹی ڈال کر بہت زیادہ روتا رہا۔۔۔ سفورا بہت مشکل سے اسے گھر واپس لائی تھی۔۔۔

(یہ وہ ہی قبر تھی جس کا ذکر ایک قسط میں کیا گیا تھا جب منی بھوک کی شکایت کرتی ہے اور بہادر شاہ ایک بچے کی قبر کا ذکر کرتا ہے کہ خود ہی دفنا گئے ہیں مجھ سے قبر کھودنے کا نہیں کہا قبر کسی بچے کی لگ رہی ہے)

www.novelsclubb.com

**********_

"کس کا بچہ ہے یہ سلطانہ؟؟؟؟؟؟"

ماسٹر جی نے دکھ اور غصے سے پوچھا تھا

"تم کیا سمجھے تھے تم میرے ساتھ تعلق نہیں رکھو گے تو میں اپنا بیٹا پیدا کرنے کا خواب چھوڑ دوں گی؟؟؟؟؟"

وہ شکل پر نفرت کی انتہا لیئے ماسٹر جی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی تھی

"تم میرے نکاح میں ہو سلطانہ یہ مت بھولو۔۔۔۔جب میری اولاد تم اس بابے کے حوالے کر کے گھر آئی تھی تب تمہیں اس بات کا خیال ایک بار بھی نہیں آیا کہ میں دوبارہ یہ سعادت کبھی نہیں دوں گا۔۔۔۔میں کیوں تمہیں بیٹے کی ماں بناتا ۔۔۔بیٹا بیٹی اس رب کے ہاتھ میں ہے ایک بار پھر بیٹی ہو جاتی اور تم اسے اپنے شیطانی کھیل کا حصہ بنا دیتی؟؟؟؟مجھے تم پر اعتبار نہیں تھا۔۔۔مگر تم اس حرام کے کاموں میں اس حد تک گر جاؤ گی۔۔۔۔۔اس بات کا مجھے اندازہ بھی نہیں تھا ۔۔۔۔"

ماسٹر جی نفی میں سر ہلا کر آبدیدہ ہوئے تھے۔۔۔

ھاھاھاھا۔۔۔۔۔۔میں جیت گئی۔۔۔۔۔ماسٹر جی۔۔۔۔یہ حلال حرام ۔۔۔۔مجھے مت بتایا کرو۔۔۔میں گاؤں کے بیوقوف لوگوں میں سے نہیں ہوں "۔۔۔۔

"اللہّ نے لفظ طلاق کو ناپسند فرمایا ہے۔۔۔۔وہ کہتا ہے بیوی کو فورا طلاق مت دو ۔۔۔۔

سب سے پہلے اس سے بولنا ترک کر دو۔۔۔۔ہو سکتا ہے وہ تڑپ کر وہ بات چھوڑ دے جو طلاق کی نوبت لا رہی ہو۔۔۔

اس سے بھی بات نا بنے تو اس سے اپنا بستر الگ کر دو۔۔۔اور دل میں نفرت محسوس کرو۔۔۔۔۔ہو سکتا ہے وہ لوٹ آے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

مگر پھر بھی مسئلہ حل نا ہو تو۔۔۔۔اس کو ایک طلاق دو۔۔۔۔اور وقت گزرنے دو ہو سکتا ہے وہ رجوع کر لے۔۔۔۔۔ایک خاص عرصہ گزر جانے پر دوسری اور پھر تیسری طلاق دے دو۔۔۔۔مطلب یہ فیصلہ فوری یا چند دنوں میں نہیں ہونا چاہیے

۔۔۔۔۔اسلام نے جیسے نکاح کا ایک با قاعدہ نظام بنایا ہے ویسے ہی اس رشتے سے دستبرداری کا بھی ایک پسندیدہ طریقہ بتایا ہے۔۔۔۔جو مرد ایک بار میں ہی تین بار یہ لفظ بول دیا کرتے ہیں۔۔۔ گو کہ طلاق واقع ہو جاتی ہے مگر یہ طریقہ خلاف شریعت اور ناپسندیدہ ہے۔۔۔"

بس اسی لئے خاموش رہا اور صبر کرتا رہا۔۔۔۔ مگر۔۔۔۔یہ بچہ ؟؟؟؟

"شیطان کا ہے۔۔۔۔میں شیطان کے بیٹے جو جنم دوں گی۔۔۔۔ بابا جی کا کہنا ہے ۔۔۔۔۔اس بچے کے باپ وہ ضرور ہیں مگر یہ شیطان کی اولاد ہو گا۔۔۔جو مجھے ملکہ بنادے گا۔۔۔۔ھاھاھاھاھا۔۔۔۔۔ماسٹر جی میں بہت خوش ہوں۔۔۔۔اور آپ ابھی مجھے طلاق مت دیں۔۔۔۔کیوں کہ بابا جی نے کہا ہے کہ ایک نیک نام انسان جب اس کے باپ کے نام سے پہچانا جائے گا تو ہماری شکتیاں اور بھی بڑھ جائے گی۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"ناجائز اولاد کا باپ اور ماں دونوں ہی بیشک شیطان ہی ہوا کرتے ہیں۔۔۔ مگر پیدا ہونے والی اولاد معصوم ہوتی ہے۔۔۔۔ مگر افسوس سزا اسی کی ملتی ہے۔۔۔"

"اسلام میں عورت پر ہاتھ اٹھانے سے منع فرمایا ہے سوائے ایک صورت کے، کہ جب وہ

زنا کی مرتکب ہو۔۔۔۔ اس میں بھی اس طرح مارا جائے کہ اس کے چہرے پر کوئی نشان نا بنے۔۔۔۔ مقصد بس اس کو جسمانی تکلیف کا ڈر دے کر منع کرنا ہو، نا کہ جان سے مارنا یا اس کو آپاہج کرنا ہو۔۔۔۔

مگر افسوس سلطانہ تم نے تو کسی قسم کی گنجائش نہیں چھوڑی۔۔۔"

"میں بہادر شاہ ولد بہرام شاہ اپنے ہوش و حواس میں۔۔۔۔ تمہیں سلطانہ بی بی کو طلاق ثالثہ دیتا ہوں۔۔۔"

وہ اپنا سر پیٹ پیٹ کر پاگلوں کی طرح رونے لگی تھی وہ تیز بارش میں صحن میں کھڑی اپنا منہ نوچ رہی تھی۔۔

"ساری عمر تمہارے ساتھ بے اولادی میں گزار دی اور اف نہیں کی تمہیں بیٹی کا باپ بنایا۔۔ تم نے مجھے اپنی پسند کی اولاد دینے سے انکار کیا۔۔۔ میں پھر بھی چپ رہی اور آج جب میری خواہش میری زندگی کی سب سے بڑی خوشی میرے پیٹ میں آئی ہے تو تم نے مجھے طلاق دے دی؟؟؟؟؟؟؟؟"

"بہادر شاہ؟؟؟؟؟؟؟؟؟

"کیا تھا جو کچھ ماہ میرے ساتھ رہ لیتے۔۔۔۔۔ مگر میں اب بھی نہیں جاؤں گی ۔۔۔۔ یہ بچہ تمہارے نام سے ہی جانا جائے گا۔۔۔۔"

وہ اندر آئی تھی

www.novelsclubb.com

"میں حرام نہیں کھاتا،اب تم مجھ پر حرام ہو۔۔۔اس زنا کا مقصد محبت ہوتا تو شاید میں تمہیں معاف کر دیتا۔۔۔شاید تمہیں عدت ختم ہونے تک یہاں ٹھہرا لیتا جو کہ تمہارا حق تھا مگر یہاں بات میری نافرمانی کی نہیں۔۔۔۔میرے رب سے دشمنی کی ہے تم یہاں نہیں رک سکتی"

بہادر شاہ نے اسے بازو سے پکڑ کر باہر کو دھکا دیا تھا

"حلال حرام، حلال حرام ساری عمر یہی سنتی رہی ہوں۔۔۔۔تم نے میری حلال خوشیوں کو مجھ پر حرام کر کے جو مجھ سے دشمنی مول لی ہے اب تم دیکھنا اپنے ان دونوں ہاتھوں ہاں انہی دونوں ہاتھوں سے خوشی خوشی حرام کھاؤ گے۔۔۔۔تم اور تمہاری یہ منی،۔۔۔۔ھاھاھاھا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ تیز بارش میں بکھرے بال اور بکھری زندگی لئے گیٹ سے نکل گئی تھی

بہادر شاہ پھوٹ پھوٹ کر روتا ہوا بارش میں بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔

منی برآمدے میں کھڑی دونوں ہاتھ پھیلائے باپ کو پکار رہی تھی

**********_

"ابا؟؟؟؟؟"

بہادر شاہ منی کی آواز پر ماضی سے حال میں آیا تھا

رات کا کوئی پہر تھا بارش جھل تھل مچائے ہوئے تھی۔۔۔

"ابا باہر کوئی آیا ہے"

بہادر شاہ قبر کی کھدائی کا سامان لے کر باہر آیا تھا

یار جلدی کر دے۔۔۔۔قبر کھود۔۔۔۔پولیس بس آتی ہی ہو گی۔۔۔۔میں یہ شہر چھوڑ کر جانا چاہتا ہوں"

www.novelsclubb.com

وہ گھبراہٹ اور دکھ کے ملے جلے تاثرات لئے ہکلاتا ہوا بول رہا تھا اس کا پورا جسم کانپ رہا تھا وہ چھبیس کے لگ بھگ عمر کا جوان لڑکا تھا

بہادر شاہ خاموشی سے اس کو دیکھ رہا تھا

"وہ۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔میرے بھائی۔۔۔۔۔میرے بھائی کی بیٹی تھی

۔۔۔۔۔۔میں بہت۔۔۔۔۔بہت۔۔۔۔محبت۔۔۔بہت محبت کرتا تھا اس سے

۔۔۔۔۔یا اللہّ۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ اپنا سر دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر چیخا تھا

"وہ چاچو۔۔۔۔چاچو۔۔۔کرتی نہیں تھکتی تھی۔۔۔چاچو میں اس کی جان

۔۔۔اس کی جان بستی تھی۔۔۔۔اللہّ

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

"اور اس چاچو نے ہی اس کی جان لے لی؟؟؟؟؟؟میں۔۔۔۔کدھر جاؤں

؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟میں۔۔۔۔۔میں۔۔۔کیسے معاف کروں گا خود کو؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

وہ سانس بھی بہت مشکل سے لے پا رہا تھا

بہادر شاہ اس کے ساتھ تھوڑا آگے آیا تھا جہاں ایک پانچ سالہ بچی تشدد زدہ حالت میں تیز بارش میں پڑی ہوئی تھی۔۔۔

اس کا معصوم چہرہ، پھول سے گال۔۔۔۔ جابجا زخمی تھے۔۔۔اس کے چہرے پر بلا کا سکون تھا۔۔۔وہ ایک پھول تھا جیسے مسل کر پھینک دیا گیا تھا۔۔۔اس کے ساتھ ظلم ہوا تھا۔۔۔

بہادر شاہ دل پکڑ کر اس کے پاس بیٹھ گیا تھا

"یار مانا ہوس میں کوئی بھی رشتہ نظر نہیں آتا مگر یہ۔۔۔۔۔ تمہاری تو تمہاری اپنی بھتیجی تھی، تمہیں ترس نہیں آیا؟؟؟؟ تم تو اس کے محافظ تھے نا؟؟؟؟؟؟"

"ہاں۔۔۔۔اپنے ماں باپ کے علاوہ اب کوئی بھی دوسرا رشتہ محافظ نہیں ہوتا۔۔۔۔بیٹا ہو یا بیٹی۔۔۔اپنے والدین کے علاوہ وہ کسی کے پاس بھی محفوظ نہیں۔۔۔۔میں نے یہ ثابت کر دیا۔۔۔۔ہاااائے ئے ئے ئے ے ے اللہ ۔۔۔۔۔۔"

وہ اپنا سر زمین پر زور زور سے مارنے لگا تھا

تیز بارش اس بچی سے لگی ہر غلاظت صاف کرتی چلی جا رہی تھی۔۔۔۔

"بھائی بھابھی نے مجھ پر اندھا اعتماد کر کے اچھا نہیں کیا۔۔۔۔کاش وہ زینب کو میرے پاس اکیلا چھوڑ کر شادی پر نا جاتے۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔وہ کہہ رہی تھی اگر چاچو نہیں جائیں گے تو میں بھی نہیں جاؤں گی۔۔۔۔بھابھی نے اپنا بوجھ کم ہوتا محسوس کیا وہ خوشی خوشی۔۔۔بھائی کے ساتھ بائیک پر بیٹھیں اور چلی گئیں۔۔۔۔ ننھی زینب میرے ساتھ کھیلتی کھیلتی کب میرے ساتھ سوئی اور کب میرے اندر کا شیطان جاگا۔۔۔۔کچھ پتہ نہیں چلا۔۔۔۔۔سب چند لمحوں میں۔۔۔۔ہاں فقط چند

لمحوں میں ختم ہو گیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

جب وہ جاگی وہ حیران پریشان مجھے دیکھتی رہی۔۔۔پھر وہ مسکرائی وہ اسے کھیل سمجھی تھی۔۔۔

جب اس کا مسکرانا بھی مجھے نا روک پایا تو وہ چاچو چاچو کہتی رونے لگی تھی۔۔۔

وہ بھائی بھابھی کو آوازیں دیتی۔

دیتی۔۔۔۔۔نڈھال ہو گئی تھی۔۔۔

وہ بیہوش ہو چکی تھی۔۔۔

جب مجھے اپنے گناہ کا احساس ہوا مجھے اس ڈر نے آگھیرا کہ یہ تو سب۔۔۔۔۔سب بتا دے گی۔۔۔وہ دوبارہ ہوش میں آچکی تھی۔۔۔

وہ اٹھ کر بھاگی تھی وہ بہت خوفزدہ تھی۔۔۔مجھ سے۔۔۔۔مجھ سے۔۔۔۔جس کے پاس وہ اپنے باپ سے پہلے آتی تھی۔۔۔

"آپ۔۔۔بہت گندے ہو۔۔۔۔مجھے امی۔۔۔۔۔ابو۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ پردے کے پیچھے چھپ گئی تھی۔۔۔

مجھ پر تب جنون سوار تھا۔۔۔

میں نے اسی پردے کو اس کے گلے میں باندھ کر۔۔۔۔۔۔اللہّ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ گردن میں درد سے زیادہ مجھ پر اپنا بھروسہ توڑنے پر حیران ہوئی تھی۔۔۔وہ مجھے دیکھتی رہی۔۔۔۔کوئی مزاحمت کیے بنا۔۔۔۔۔"

بہادر شاہ نے بچی کو گود میں اٹھا کر قبرستان کا رخ کیا تھا۔۔۔۔

بہادر شاہ، تیز بارش اور وہ بچی۔۔۔۔۔

وہ لڑکا جا چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔پولیس سٹیشین۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

**********_

باہر بارش ہو رہی تھی ڈاکٹر راؤنڈ لے کر جا چکے تھے مدھو کے لئے وارڈ میں موجود ایک مریض کی فیملی یخنی، چاول اور روٹی لائی تھی مناہل اور مدھو نے وہ مزے مزے سے کھایا تھا

نیکی کی بنیاد رکھنے کی دیر ہوتی ہے نا ختم ہونے والی دیوار اس پر بنتی چلی جاتی ہے۔۔۔

ادھر بھی یہی معاملہ تھا

مانا کہ یہ دنیا برے لوگوں سے بھری پڑی ہے مگر کمی اچھے لوگوں کی بھی نہیں ہے ۔۔۔۔وارڈ میں موجود دکھی دل کے موجود لوگ مدھو کے لئے دل میں ترس اور ھمدردی محسوس کر رہے تھے۔۔

میری نظر میں ایک انسان مٹی سے نہیں بلکہ احساس سے بنتا ہے اگر وہ اپنی بناوٹ کے برعکس کام کرنے لگے تو وہ انسان انسانیت کے درجے سے خارج ہے۔۔۔ جبکہ اگر ایک چار ٹانگوں والے حیوان کی آنکھوں میں آپ اپنے لئے احساس دیکھتے ہیں تو سمجھ جائیں یہی اصل انسان ہے بس اس کی دو ٹانگیں اضافی ہیں۔۔۔۔

نیکی کی دیوار کو کھڑا ہونے کے لئے بنیاد مل چکی تھی اب ہر گھنٹے اس وارڈ کے ساتھ ساتھ دوسرے وارڈوں سے دھڑا دھڑ مدھو کے لئے مختلف کھانے کپڑے اور پیسے آنے لگے۔۔

پھلوں کے ڈھیر الگ سے سنبھالے نہیں سنبھل رہے تھے۔۔۔

"وہ مدھو جو دو وقت کی روٹی سے زیادہ اللہّ سے کچھ نہیں مانگتی تھی۔۔۔۔جسے ہم مکمل لوگوں کی طرح کوئی شکوہ کوئی شکایت نہیں تھی۔۔۔

جو اللہّ کے آگے ہاتھ اٹھاتے ہی ہم مکمل لوگوں کی طرح اپنی محرومیوں کا رونا نہیں روتی تھی۔۔۔اس کے لب تو ہاتھ اٹھاتے ہی شکر کرتے نہیں تھکتے۔۔۔۔

وہ جس دن اپنی پسند کا کچھ پیٹ بھر کر کھا لیتی پھر کوئی دنیاوی سوچ اس کو تنگ نا کرتی بلکہ وہ ساری ساری رات رب کے شکر میں رو کر گزار دیا کرتی۔۔۔

مدھو نے اس کڑی آزمائش میں بھی اپنی روش نہیں بدلی تھی۔۔۔وہ جسمانی تکلیف سے تنگ ضرور ہوئی تھی مگر یہ جسم کے زخم اس کی روح کو اپنے رب کی رحمت سے دور نہیں کر پائے تھے۔۔۔

اور رہی بات ہم جیسوں کی جو زندگی کی ہر آسائش پا کر بھی بھوکا پن کرتے ہیں ہم اتنے امیر ہیں کہ سب خرید لے۔۔۔بلکہ سچ تو یہ ہے جو انسان اپنے رب کو شکر کے دو لفظ ادا نہیں کر سکتا اس جیسا غریب کوئی ہے ہی نہیں۔۔۔یہ ایسی غربت ہے جو دیمک سے زیادہ خطرناک ہے اور پتہ ہے شکر نا کرنے سے دیمک کس کو کھاتی ہے؟؟؟

"ہمارے ایمان"

www.novelsclubb.com

کو۔۔۔۔۔

وہ رب جو آسمان اور زمین کو الگ الگ تھامے ہوئے ہے۔۔۔وہ اتنا طاقت ور ہے ۔۔۔تو پھر ہمارے یہ چھوٹے چھوٹے مسائل اس کے لئے کیا معنی رکھتے ہیں؟؟؟؟

ہمارا مقصد حیات زندگی کی بھول بھلیوں میں پڑ کر اس رب کو بھولنا نہیں بنایا گیا

خدارا۔۔۔۔اپنا مقصد حیات سمجھیں۔۔۔۔۔اس رب کی رسی تھام لیں

۔۔۔۔۔اپنی ہر پریشانی اس رب کو ایسے ہی بتائیں جیسے اپنی ماں بہن کو فون کال پر بتاتے ہو۔۔۔۔۔پھر سجدے میں گر کر اس کا جواب سنیئے۔۔۔۔۔۔یاد رکھیئے ایسا کرنے سے نا تو کوئی معجزہ ہو گا۔۔۔نا ہی وقتی حالات بدلیں گے۔۔۔۔۔اگر کچھ بدلے گا تو وہ ہو گی آپ کی سوچ۔۔۔۔اپکا ذہن۔۔۔۔۔آپ کی مثبت اپروچ

مثبت سوچ اکثر پریشانی میں ہماری ڈھال ہوتی ہے۔۔۔یاد رکھیں جو دکھ اور پریشانی اللہّ نے آپ کی قسمت میں لکھ دی ہے آپ اس سے نہیں بھاگ سکتے۔۔۔۔مگر آپ اس کا اثر اپنی زندگی پر کم سے کم کر سکتے ہیں۔۔۔۔جائے نماز تو سب کے گھر ہو گی نا؟؟؟؟

www.novelsclubb.com

مناہل نے وارڈ کی خواتین سے پوچھا تھا جس پر سب نے ہاں بولا تھا

"بس کتنی بھی بڑی پریشانی ہو وضو کریں اور اس پر بیٹھ جائیں اللہ کے آگے روئیں، مگر اس رونے میں بھی شکر ہونا چاہیے۔۔۔بس پھر آپ دیکھیں گے۔۔۔وہ کیسے آپ کا دل سکون سے بھر دے گا۔۔۔۔"

"مگر افسوس ہم سمندر پار بیٹھے فون کو ذریعہ بنا کر اس انسان کو اپنا دکھ سنا کر رو رہے ہوتے ہیں جو بس فون سن کر رکھ دیتا ہے مگر گھر میں جائے نماز کے ذریعے وضو کر کے شاہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہستی کو اپنا دکھ نہیں سناتے۔۔۔جو ہمارا دکھ نا صرف محسوس کرتا اور سمجھتا ہے بلکہ اس کو ختم بھی کر سکتا ہے۔۔۔۔اللہ سے ہم دور جا کر کبھی بھی سکون نہیں پا سکتے۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

مناہل نے باہر ہوتی بارش کی طرف دیکھا تھا تمام خواتین نے اس کی بات پر سر ہلایا تھا اسی وقت ڈاکٹر علی وہاں آئے تھے وہ مناہل کی آخری بات سن چکے تھے

"آپ کی باجی بلکل ٹھیک کہہ رہی ہیں،دل اور روح کی غذا رب کا ذکر اور شکر ہے ۔۔اگر یہ دونوں خوراکیں اس کو ملنا بند ہو جایئں گی تو وہ مر جائے گا۔۔۔۔۔اور میرا رب مردہ دل میں کبھی نہیں بسا کرتا"

وہ سب ایک بار پھر سر دھنتی اپنے اپنے مریض کے پاس چلی گئی تھیں ڈاکٹر علی مناہل کے پاس آئے تھے

"یہ مدھو کی رپورٹس ہیں تھوڑی سی اندرونی چوٹیں آئی ہیں کچھ دن یہاں ان کی دیکھ بھال ہو گی۔۔۔انشاءاللّٰہ۔۔بہت جلد یہ بلکل ٹھیک ہو جایئں گی۔۔۔"

"مدھو جی کیسی ہیں آپ؟؟؟"

ڈاکٹر علی نے مدھو کے پاس آکر خوش دلی سے کہا تھا

"اس رب کا بڑا کرم ہے بہت سکون ہے اب درد نہیں ہوتا"

"اب تو میں آپ کو یہ بھی نہیں پوچھ سکتا کہ کسی چیز کی ضرورت تو نہیں ہے"

ڈاکٹر علی نے ایک ہاتھ اپنی تھوڑی کے نیچے رکھ کر شرارت سے کہا تھا کیوں کہ اب تو یہاں ہر چیز کی زیادتی ہی زیادتی نظر آرہی ہے"

ڈاکٹر علی نے کھانے کی مختلف اشیاء, جوس کے ڈبے اور کپڑوں سے بھرے بڑے بڑے شاپر دیکھتے ہوئے کہا تھا

"یہ آپ پہلے بھی نہیں کہہ سکتے تھے ڈاکٹر بابو۔۔کیوں کہ میرے رب سونے نے مجھے آج تک کبھی بھوکا نہیں سلایا۔۔۔رج کر سوئی ہوں۔۔۔رہی بات کپڑوں کی تو جب تک کسی انسان نے نوچے نہیں تھے اللہّ نے مجھے ہمیشہ سے ڈھانپے رکھا تھا۔۔۔"

مدھواٹھ کر بیٹھ گئی تھی وہ دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر اللہّ کا شکر ادا کر رہی تھی ڈاکٹر علی مناہل کی طرف دیکھ کر مسکرا دیے تھے۔۔۔

"ایسا کیوں لگتا ہے میں آپ سے بہت بار مل چکا ہوں؟"

سوال مناہل سے کیا گیا تھا

"جی۔۔۔وہ آپ کو سا۔۔۔۔۔د۔۔۔۔۔۔۔۔"

اس سے پہلے کے مناہل اپنا پرانا تعارف دیتی وارڈ بوائے بھاگ کر ڈاکٹر صاحب کے پاس آیا تھا

"ڈاکٹر علی۔۔۔ایمر جنسی ہے۔۔۔ایک لڑکا۔۔۔خود کشی کیس ہے اپ جلدی آ جایئں۔۔۔"

ڈاکٹر علی تقریبا بھاگ کر اس کے ہمراہ ہوئے تھے

مناہل کھڑکی میں آکر کھڑی ہوئی تھی بارش بہت تیز تھی

www.novelsclubb.com

ایک جوان لڑکی مناہل کے پاس آکر کھڑی ہوئی تھی

"سسٹر۔۔۔۔۔"

وہ نرمی سے گویا ہوئی تھی جس پر مناہل نے اس کی طرف مسکرا کر دیکھا تھا

"آپ کے ساتھ جو یہ۔۔۔۔۔۔۔ہیجڑ۔۔۔۔۔۔۔اا۔۔۔۔۔میرا مطلب ہے ۔۔۔۔خواجہ سراہیں۔۔۔۔۔۔میں نے ان سے بات کرنی ہے۔۔۔"

اس کے لہجے میں جھجک تھی

"جی وہ میری مدھو آپی ہیں آپ آجائیں کرلیں بات"

مناہل اس کو مدھو کے پاس لے آئی تھی وہ آنکھیں موندے لیٹی ہوئی تھی

وہ وہاں جاتے ہی مدھو کے پاؤں پکڑ کر رونے لگی تھی مدھو حیران پریشان مناہل کو دیکھ رہی تھی

"آپ۔۔۔آپ۔۔۔آپ کی دعا اللہ رد نہیں کرے گا۔۔۔میں نے اپنے بڑوں سے سنا ہے۔۔۔۔آپ جیسوں کی دعا اور بددعا اللہ فورا قبول کرلیتا ہے ۔۔۔۔میرے شوہر کو بچالیں۔۔۔۔وہ بہت بیمار ہیں۔۔۔۔میں ان کے بغیر نہیں رہ سکتی۔۔۔"

"دل سے نکلی یقین میں لپٹی ہوئی دعا اللہ کسی کی بھی رد نہیں کرتا بہنا۔۔۔۔"

مناہل نے اسے مدھو کر پیروں سے اوپر اٹھاتے ہوئے کہا تھا

"میں بہت پریشان ہوں"

"باجی پوری بات بتائیں کیا مسئلہ ہے رانی کو؟؟؟"

مدھو نے پیار سے پوچھا تھا

"میری پسند کی شادی ہوئی تھی میرے میاں بھی بہت محبت کرتے ہیں مجھے سے ۔۔۔۔میں ایک ہی بہو تھی۔۔۔۔یہی وجہ تھی میں نے ہمیشہ اپنے ساس سسر کی آنکھوں میں اپنے بیٹے کو چھن جانے کا ڈر دیکھا تھا۔۔۔۔۔وہ اپنے بیٹے سے محبت کرتے تھے جیسے ہر ماں باپ کرتے ہیں مگر وہ اس محبت میں اپنے بیٹے کا گھر بھی آباد دیکھنا چاہتے تھے جو ہر والدین آج کل نہیں چاہتے جو محبت کا جتنا بڑا دعوہ کرتا ہے

www.novelsclubb.com

بہو کا جینا حرام کر کے وہ اتنا ہی بیٹے کی زندگی مشکل بنا دیتا ہے مگر میرے ساس سسر مجھے بھی بیٹی مان چکے تھے۔۔۔۔وہ میری بہت عزت اور لحاظ کرتے۔۔۔۔ مگر مجھے وہ دونوں پہلے دن سے برداشت نہیں تھے۔۔۔میں نے ہمیشہ ایک الگ گھر ۔۔۔۔۔مکمل پرائیویسی والی شادی شدہ زندگی کا خواب دیکھا تھا۔۔۔۔میں نے شہروز کو شادی سے پہلے ہی بتا دیا تھا وہ کہتا تھا شادی ہونے دو تمہیں امی ابو نے تنگ کیا تو اسی دن الگ کر دوں گا۔۔۔۔وہ اچھا خاصا کماتا تھا۔۔۔وہ یہ پہلے بھی کر سکتا تھا مگر وہ والدین کی اکلوتی اولاد ہونے کی وجہ سے ان کی حد سے زیادہ بیٹے کے گھر بسنے کی خوشی دیکھ کر خاموش ہو گیا۔۔۔۔شادی ہو گئی۔۔۔میں سارا سارا دن سوئی رہتی ساس بار بار آ کر مجھے دیکھتی۔۔۔وہ فکر مند ہوتی کہ کہیں میں بیمار تو نہیں ہو گئی۔۔۔پھر جب وہ میری عادت سمجھ گئی تو وہ آنا بند ہو گئیں۔۔۔۔پورا گھر وہ دیکھا کرتیں۔۔۔میں بس کچن دیکھ لیا کرتی۔۔۔میں جو بھی پکاتی وہ بہت محبت سے

www.novelsclubb.com

کھالیا کرتے۔۔۔مگر جس طرح کچھ ساسیں بہو کو برداشت نہیں کرتی ویسے ہی میں ان بہوؤں میں سے تھی جن کو سسرال کسی صورت برداشت نہیں تھا۔۔

شہروز کی عادت تھی کہ وہ آتے ہی ماں باپ کے پاس بیٹھتا۔۔۔میرا پارہ چڑھ جاتا یہ دیکھ کر۔۔میں نے اس کے کان بھرنے شروع کر دیے۔۔۔وہ میری محبت میں پاگل اور کان کا کچا تھا۔۔اس نے بنا تحقیق کے والدین کے ساتھ بدتمیزی شروع کر دی۔۔۔ماں یا باپ کوئی چیز منگواتے تو وہ جان بوجھ کر نالاتے۔۔۔اور مطالبے پر ان کو بے عزت کرتے اور باتیں سناتے۔۔۔میری بیمار ذہنی سوچ کو جیسے سکون سا مل جاتا۔۔۔میں ان کو حقارت سے دیکھ کر اپنا سامان سے لدھا ہوا شاپر دیکھا کر اپنے کمرے میں چلی جاتی۔۔۔میرے ساس سسر سمجھ چکے تھے ۔۔ایسا اکثر ہوتا۔۔۔میری ساس دروازے کی آہٹ پر اپنے بیٹے کے پاس آنے کی امید سے فورا اپنے کمرے میں چلی جاتی۔۔۔مگر۔۔۔وہ تو میری محبت میں یہ

www.novelsclubb.com

بھول چکا تھا کہ وہ عام انسان نہیں ہیں۔۔۔اس کی جنت اور اس کا دروازہ ہیں

۔۔۔۔

آخر وہ یہ بات بھی سمجھ گئے۔۔۔وہ اپنے ہی گھر میں اجنبی بن کر رہنے لگے تھے

۔۔۔۔

ایک ایسا ہی دن تھا وہ دونوں اداسی سے شہروز کا رویہ ڈسکس کر رہے تھے میں نے شہروز کو کمرے سے بلا کر وہ سب ان کو سنوا دیا۔۔۔آج تک کے میرے ہر سچ ہر جھوٹ پر مانو حقیقت کی مہر لگی تھی۔۔۔

شیروز نے اس دن بد تمیزی اور نافرمانی کے اپنے سابقہ تمام ریکارڈ توڑ ڈالے۔۔۔ ان کو روٹی تک کا تانا دے ڈالا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

میرے سسر خاموشی سے میری ساس کو لے کر اپنے آبائی گھر۔۔۔۔جو کہ ایک گاؤں میں تھا وہاں لے گئے۔۔۔

بس میرا خواب پورا ہو گیا۔۔۔میں ان کو ان کے ہی بنائے گھر سے نکال کر بہت خوش تھی۔۔۔۔

اب میں اس کو اپنی جنت سمجھنے لگی تھی۔۔۔۔میں یہ بھول گئی تھی کہ جنت کو نکال کر بھی بھلا جنت بن سکتا ہے کوئی گھر۔۔۔۔

میں نے سنا تھا رزق عورت اور اولاد مرد کا نصیب ہوا کرتی ہے۔۔۔۔۔میں نے کسی سے دو وقت کی روٹی چھینی تھی پھر رزق کہاں سے ملتا مجھے۔۔۔۔اور شہروز نے دو بوڑھوں سے ان کی عمر بھر کی دولت ان کی اکلوتی اولاد۔۔۔۔ہم دونوں ہی خالی ہاتھ رہ گئے۔۔۔۔

اس گھر میں دولت کی ریل پیل میری وجہ سے نہیں۔۔۔۔بلکہ شہروز کے والدین کی دل سے نکلی دعاؤں کی وجہ سے تھی۔۔۔۔۔بد دعا اب بھی نہیں دی ہو گی انہوں نے مگر ان کا مان۔۔۔۔ان کا بھرم۔۔۔۔۔ان کا سہارا۔۔۔۔سب سے بڑھ کر ان کا دل ریزہ ریزہ ہوا تھا۔۔۔۔وہ بیٹے سے زیادہ دیر دور نہیں رہ سکتے تھے

۔۔۔بیٹے کی دوری نے ان کی کمر توڑ دی تھی۔۔۔چھ ماہ ہی گزر گئی میری ساس ۔۔۔اور پھر اس کے دو ماہ بعد ہی میرے سسر انتقال کر گئے۔۔۔۔

میرے سسر اتنا دلبرداشتہ تھے کہ ساس کے بعد شہروز کے بہت اسرار پر بھی وہ ہمارے ساتھ نہیں آئے تھے۔۔۔وہ خاموش تھے۔۔۔کوئی شکایت۔۔۔کوئی شکوہ نہیں کیا۔۔۔ہاااائے ے ئے۔۔۔ان دونوں کی خاموشی نے میری زندگی میں شور برپا کر دیا۔۔ کبھی نہ ختم ہونے والا شور۔۔۔۔

اب وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی وہ آنسو صاف کرتی مزید بولی تھی

آہستہ آہستہ سب ختم ہوتا چلا گیا۔۔۔پہلے کاروبار۔۔۔۔میں نے بہت علاج کروایا مگر اولاد کی خوشی سے محروم رہی۔۔۔پھر شہروز کی صحت۔۔۔۔۔حد تو یہ ہے کہ آج ان کا علاج سرکاری ہسپتال میں بھی فنڈ کے پیسوں میں ہو رہا ہے۔۔۔

سنا تھا والدین کی نافرمانی ان گناہوں میں سے ہے جن کی سزا اللہ اس دنیا میں ہی دینے لگتا ہے۔۔۔جس کے والدین حق پر اس سے ناخوش ہیں اس کی کوئی بھی

عبادت کوئی دعا اللہ قبول نہیں کرتا۔۔۔والدین کا نافرمان رزق اور عمر دونوں سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔۔۔میں یہ سب بھول گئی تھی۔۔۔۔اب میں کیسے معافی مانگوں ان سے؟؟؟؟؟وقت گزر گیا۔۔۔۔۔میں رب کو بھول گئی تھی۔۔۔۔یہ بھول گئی تھی۔۔۔وہ دونوں میرے شوہر کی دنیا اور آخرت دونوں کو بگاڑ اور سنوار سکتے ہیں ۔۔۔اب ہر وقت وہ اللہ سے معافی مانگتے ہیں مگر۔۔۔۔۔۔ریت کی طرح وہ وقت پھسل چکا ہے۔۔۔"

مناہل نے اٹھ کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے دلاسہ دینا چاہا تھا مگر الفاظ دم توڑ چکے تھے۔۔۔

"اللہ کے بعد اگر کوئی ہمارا تخلیق کار ہے تو وہ ہمارے والدین ہیں۔۔۔۔خدارا ۔۔۔۔اللہ اپنے حقوق کے بعد فوراً والدین کے حقوق کا پوچھے گا۔۔۔۔حد تو یہ ہے وہ اپنی نافرمانی معاف بھی کر دیگا مگر والدین۔۔۔والدین کی نافرمانی کبھی نہیں معاف کرے گا۔۔۔۔بیوی کے حقوق ضرور پوری کریں مگر والدین کی آنکھوں پر

www.novelsclubb.com

خاص نظر رکھیں۔۔۔ کہیں ایسا نا ہو ان کی آنکھوں کی ذرا سی نمی سمندر بن جائے اور آپ کی پوری زندگی کو ڈبو دے۔۔"

مدھو نے ہاتھ اٹھا کر اس کو دعا دی تھی۔۔۔۔ مگر سوال تو یہ ہے وہ کیا دعا کرتی ۔۔۔۔ کسی کی بھی دعا ہمارے اعمال کے برعکس نہیں ہو سکتی۔۔۔۔ خیر اس نے شہروز کی قطرہ قطرہ ہوتی موت میں آسانی کی دعا مانگی تھی۔۔۔۔

"سعدیہ۔۔۔ تمہارے میاں شہروز کی ڈیتھ ہو چکی ہے اس کے پاس جاؤ'

سسٹر جو زیادہ وقت ساتھ رہنے کی وجہ سے اس کا نام جانتی تھی اس کی آواز اس لڑکی کے کانوں میں گونجی تھی وہ روتی بلکتی اس کے ساتھ بھاگی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

اِنّا للّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون

مناہل نے مدھو کی طرف دیکھ کر بیٹھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

رات کا کوئی پہر تھا مدھو اور مناہل سو رہی تھیں مناہل کی آنکھ شدید پیاس لگنے سے کھل گئی تھی وہ خالی جگ دیکھ کر وارڈ سے باہر پانی بھرنے نکلی تھی۔۔

آئی-سی-یو کے ساتھ ہی پانی کا فلٹر تھا پورے ہسپتال میں گہرا سکوت تھا وہ پانی بھر کر جانے کو مڑی تھی جب اس کی کانوں میں کسی مرد کی شدت سے رونے کی آواز آئی تھی

وہ پانی کا جگ ہاتھ میں پکڑے آئی-سی-یو کے دروازے میں کھڑی ہو گئی تھی جہاں ایک مریض کے پاس ڈیوٹی ڈاکٹر کھڑے تھے وہ جو بھی تھا بری طرح رو رہا تھا

"میں مرنا چاہتا ہوں۔۔۔آپ نے کیوں بچایا مجھے ڈاکٹر۔۔۔۔میں۔۔۔میں نہیں رہ سکتا اس کے بغیر۔۔۔۔وہ جب سے گئی ہے ایک ایک لمحہ مجھ پر بوجھ بن چکا ہے ۔۔۔۔میرا دل مر چکا ہے۔۔

"میں اس کے پاس جانا چاہتا ہوں۔۔۔وہاں بہت سا پانی ہے۔۔۔وہ مجھے اپنے پاس بلاتی تھی۔۔۔مگر اب کچھ دنوں سے وہ خواب میں بھی ملنے نہیں آتی۔۔۔۔آپ پلیز مجھے زہر کا کوئی انجکشن لگا دیں۔۔۔میں نہیں جی پا رہا اس کے بغیر۔۔میں نے ہر کوشش کر کے دیکھ لی ہے"

وہ کرب اور بے بسی کی آخری حد لیئے ہوا تھا۔۔۔۔

وہ آواز تو مناہل سو آوازوں میں بھی بند آنکھوں سے پہچان سکتی تھی۔۔۔۔

پانی کا جگ اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا تھا جس کی آواز سے ڈیوٹی ڈاکٹر اور وہاں موجود سٹاف نے اس کی طرف فورا دیکھا تھا

**********_

"بابا جی، بابا جی"

www.novelsclubb.com

سلطانہ بارش میں بری طرح سے گیلی اس ویران گھر میں آئی تھی جو گاؤں سے ہٹ کر کچی جگہ پر کافی دور تھا

وہ مکان مکمل کچا تھا مٹی کی لیپائی کر کے دو کمرے تیار کئے گئے تھے دونوں کے درمیان ایک چھوٹا سا دروازہ تھا ایک کمرے میں نیچے سونے کی جگہ بنائی گئی تھی جبکہ دوسرے کمرے میں تمام شیطانی کام کیے جاتے تھے۔۔۔کمرے بھی نہایت پرانے طرز کے تھے جگہ جگہ طاق میں دیئے جلائے گئے تھے۔۔۔

باباجی کے تین مرد اور تین ہی عورتیں مددگار تھے جو روز صبح آتے اور شام کو اپنے اپنے گھروں کو نکل جاتے۔۔۔ کبھی کبھار کوئی خاص عمل کرنا ہوتا تو ان میں سے کچھ کو ٹھہرا لیا جاتا۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ انسان بس نام کا بابا تھا وہ عمر میں ماسٹر جی کے ہم عمر ہی ہو گا۔۔۔

اس وقت وہ کسی گہری سوچ میں اپنی آرام گاہ میں لیٹا ہوا تھا

سلطانہ بری طرح بارش میں بھیگی بنا اجازت کے اس کے کمرے میں اندر گئی تھی

"بابا جی۔۔۔۔اس نے میری برسوں کی محنت پر پانی پھیر دیا ہے۔۔۔اس نے مجھے طلاق دے دی ہے اب مجھے وہ سب کیسے حاصل ہو گا؟؟؟؟"

وہ غصے سے دھاڑی تھی

"ھاھاھاھا۔۔۔۔یہ سب تو طے تھا۔۔۔"

بابا جی کا سفاک قہقہ گونجا تھا

"کیا مطلب؟؟؟؟اور اب کیا ہو گا؟؟؟"

"ایک خدا کا منکر اور دوسرا اللہ کو سجدہ کرنے والا۔۔۔۔دونوں کا نکاح تو ویسے ہی ختم ہو جاتا ہے چاہے طلاق نہ بھی دی ہو۔۔۔تمہارے پیٹ میں تو میری اولاد ہے نا ۔۔۔میری پہلی اولاد۔۔۔تم ادھر میرے ساتھ رہو۔۔۔۔میری رانی بن کر۔۔"

بابا جی کی آنکھوں میں ہوس تھی

www.novelsclubb.com

"بابا جی۔۔۔تو کیا آپ مجھ سے شادی؟؟؟"

سلطانہ اپنی چادر اتار کر نچھوڑتی ہوئی پوچھ رہی تھی

"ارے۔۔۔شادی تو مسلمان کیا کرتے ہیں۔۔۔۔ہم تو شیطان ہیں۔۔۔ہم تو محبت کے نام پر گناہ کریں گے۔۔۔۔یہاں تو سب ویسے ہی جائز ہے۔۔۔۔یہاں تو حیوانیت مذہب اور زنا کلمہ ہے۔۔۔۔تم جتنا میرے ساتھ رہو گی شیطان اتنا ہی تم سے زیادہ خوش ہو گا۔۔۔"

"مسلمان لڑکا لڑکی محبت کا ٹھپہ لگا کر زنا کے لئے اپنا ضمیر راضی کر لیتے ہیں ۔۔۔میں کم از کم خود کو دھوکہ تو نہیں دے رہا۔۔۔صاف صاف بول رہا ہوں یہ شیطانی کام ہے جو میں خود پر جائز سمجھتا ہوں۔۔"

سلطانہ اس کے پاس آ کر بیٹھ گئی تھی

www.novelsclubb.com

"مجھے بھی آپ کے ساتھ رہنے میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔بس میں اس ماسٹر کا غرور۔۔۔اس کی اچھائی۔۔اس کا ایمان چکنا چور کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔آپ تو سب جانتے ہیں۔۔۔۔ہے کوئی ایسا عمل جو اسے اور اس کی بیٹی کو حرام گوشت ۔۔۔۔۔خوشی خوشی کھانے پر مجبور کر دے؟؟؟میں اس کا حلال حرام کا فرق ختم کرنا چاہتی ہوں۔۔۔اسے بتانا چاہتی ہوں کہ میں کتنی طاقت ور ہوں۔۔۔

"ہاہاہاہا۔۔۔۔سب ہو جائے گا میری جان غصہ مت کرو۔۔۔۔میری اولاد پر اس کا برا اثر پڑ سکتا ہے۔۔"

وہ سلطانہ کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر مدہوش سا بولا تھا

"آپ کو یقین ہے ہمارا بیٹا ہی ہو گا؟؟؟"

سلطانہ نے بابا جی کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر کہا تھا

www.novelsclubb.com

"نہیں۔۔۔۔سلطانہ۔۔۔۔۔شیطانی کام میں یقین نام کا کچھ نہیں ہوتا۔۔۔یہاں تو نفرت،انتقام،حسد اور جلن کی جنگ میں کون جیت جائے کچھ پتہ نہیں چلتا۔۔۔ یہاں تو ختم نا ہونے والی ایک ریس ہے۔۔۔۔بے چینی ہے۔۔۔۔بے سکونی ہے ۔۔۔یقین تو دل کی ٹھنڈک کا نام ہے۔۔۔۔شیطان خدا تھوڑی ہوتا ہے جس پر اندھا یقین کیا جائے۔۔۔"

بابا جی کی آواز میں تھکاوٹ اور ناامیدی کا عنصر نمایاں تھا۔۔

ساری عمر سرکاری نوکری کرنے کے بعد بیٹھ کر روٹی ملی گی۔۔۔پینشن کی صورت۔۔۔۔اس امید کو یقین کہتے ہیں۔۔۔

ایک دیہاڑی دار مرتے دم تک روٹی کی فکر میں بے چین رہتا ہے۔۔۔۔

شیطان کی پوجا کرنے والا یقین کی دولت سے محروم ہے۔۔۔

"اگر بیٹا نا بھی ہوا تو۔۔۔۔میں پالوں گا۔۔۔اپنی پہلی اولاد کو۔۔۔"

اس بات سے سلطانہ کا موڈ بگڑا تھا مگر فلحال وہ بابا جی سے ماسٹر جی کا کام کروانا چاہتی تھی۔۔۔

"مگر آپ نے تو کہا تھا یہ شیطان کا جانشین بنے گا پھر اب؟؟ جو مجھے دیوی بنادے گا ؟؟؟"

سلطانہ نے ضبط سے پوچھا تھا

"بیٹا ہو یا بیٹی دیوی تو تم بن ہی جاؤ گی۔۔زنا۔۔۔زنا کیا ہے نا تم نے جو شیطان کو بہت پسند ہے۔۔۔خدا کی حدود توڑنے والا شیطان کا بہترین دوست ہوتا ہے سلطانہ ۔۔وہ سب ملے گا تمہیں جو بتا چکا ہوں۔۔۔بیٹا ہوا تو تم رکھ لینا۔۔

بیٹی ہوئی تو میں رکھ لوں گا۔۔۔۔

بیٹی کے ذکر پر سلطانہ کو غصہ آیا تھا وہ فورا بات بدل کر بولی تھی

"ماسٹر جی کیسے حرام کھائیں گے ؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

"کس قسم کا حرام کھلوانا چاہتی ہو تم ان سے؟؟؟"

بابا جی نے سلطانہ کے گیلے بال چہرے سے ہٹا کر کہا تھا

"میرا دل کرتا ہے وہ ہر وقت حلال حرام، انسانیت کی بات کرنے والا انسان خود حرام کھائے۔۔۔وہ ایسا گناہ کرے کہ جو انسانیت سے اس کا نام اکھاڑ پھینکے۔۔اس کو محبت کرنے والے اس پر اس عمل سے تھوکنے لگیں۔۔۔"

"وہ آدم خور بن جائے۔۔۔آدم خور۔۔۔۔وہ کچے پکے، زندہ مردہ کا فرق بھی بھول جائے۔۔۔۔۔وہ اس گری ہوئی حرکت کا ایسا مرتکب ہو کہ میرا گناہ اس کے آگے چھوٹا پڑ جائے۔۔۔وہ پوری عمر مجھے گناہگار اور خود کو پارسا سمجھتا رہا ہے۔۔۔"

سلطانہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی اس کی آنکھوں میں نفرت اور انتقام کی آگ جل رہی تھی۔۔۔

"یہ بہت مشکل عمل ہے سلطانہ۔۔۔اس کے لئے تمہیں بہت زیادہ محنت کرنی پڑے گی۔۔

باباجی نے اسے ہاتھ سے پکڑ کر واپس بیٹھایا تھا۔

"میں سب کرلوں گی۔۔۔۔آپ بس عمل بتائیں۔۔۔"

وہ بیٹھ کر پر سکون سی بولی تھی۔۔۔

تیز بارش۔۔۔۔دو گناہگار۔۔۔۔اور گناہ۔۔۔۔

**********_

آج اتوار تھا اسکول سے چھٹی تھی

www.novelsclubb.com

ماسٹر جی کی طبیعت رات سے ہی بہت عجیب تھی منی بھی رات کی صحن میں ایک طرف بیٹھی قے کر رہی تھی وہ رات سے پیلا گوشت تھوک رہی تھی

ماسٹر جی کی بھی یہی حالت تھی

وہ رات سبزی کھا کر سوئے تھے پھر یہ اس طرح گوشت کی قے۔۔۔ان کی سمجھ سے باہر تھی۔۔۔

تیز بارش ہو رہی تھی وہ برآمدے میں کھڑے منی کو دیکھ رہے تھے دیکھتے ہی دیکھتے منظر بدل گیا تھا پورا صحن قبروں سے بھر چکا تھا کالی رات تیز بارش۔۔۔۔اور منی غائب تھی۔۔۔۔

ماسٹر جی منی منی کرتے اس قبرستان میں نکل گئے تھے گھر کا نارمل سا صحن ختم نا ہونے والا قبرستان بن چکا تھا

تیز بارش، تیز ہوا۔۔۔ماسٹر جی کی آواز منہ میں ہی دم توڑ دیتی۔۔۔

وہ دیوانہ وار منی کو ڈھونڈ رہے تھے ایک دم بجلی زور سے کڑکی تھی پورا قبرستان روشنی میں نہا گیا تھا

اس شور میں بھی شپڑ شپڑ گوشت اور ہڈی چبانے کی آواز ماسٹر جی کے کانوں میں صاف سنائی دی تھی

ایک بار پھر بجلی کڑکی اور روشنی چار سو پھیلی۔۔۔

ان کی نظر ایک تازی قبر پر پڑی جو کھدی ہوئی تھی اس کے اندر کفن موجود تھا مگر مردہ غائب تھا۔۔۔

"شپڑ شپڑ" کی آواز باقاعدہ آرہی تھی ماسٹر جی ڈرتے ہوئے بارش میں بھیگتے مزید تھوڑا آگے گئے تھے جہاں مردہ برہنہ حالت میں منہ کھولے پڑا تھا اور اس کا پیٹ خالی تھا منی اس کا کلیجہ رغبت سے چبا چبا کر کھا رہی تھی وہ کسی جانور کی طرح ٹانگوں پر جھک کر بیٹھی ہوئی تھی

www.novelsclubb.com

"منی؟؟؟؟

"چھوڑ دو یہ سب یہ مت کھاؤ یہ حرام ہے"

"ھاھاھاھاھا"

وہ چیخے تھے جس پر منی نے بلند قہقہ لگا کر ایک طرف ہاتھ سے اشارہ کیا تھا جبکہ دوسرا ہاتھ بدستور منہ میں تھا

ماسٹر جی نے جیسے ہی اس کے ہاتھ کا تعاقب کیا ان کو منہ بھر کر الٹی آئی تھی

ماسٹر جی اسا ہی مہذ بانہ حلیہ اپنائے ہوئے مردے کی آنکھیں نوچ نوچ کر کھا رہے تھے۔۔۔

ماسٹر جی کو دیکھ کر اس ماسٹر جی کا قہقہ بلند ہوا تھا وہ تیزی سے اٹھا اور زبردستی ماسٹر جی کے منہ میں وہ گوشت ٹھونسے لگا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"مت کرو مت کرو مجھے جانے دو"

ماسٹر جی چیخے تھے

"ابا؟؟؟؟"

منی کے ہلانے پر ماسٹر جی کی آنکھ کھل گئی تھی وہ بھاگ کر غسل خانے قے کرنے گئے تھے۔۔۔

حیرت کی حد تو تب ہوئی جب قے میں وہ ہی انسانی آنکھ سینک میں پڑی مسٹر جی کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

کہتے ہیں جب کسی انسان پر جادو ہوتا ہے تو ہمارا جسم اس بات کی خبر ڈراؤنے خوابوں سے دیتا ہے۔۔۔کیوں کہ خواب اکثر ہمیں ماضی اور کبھی ہمارے آنے والی زندگی کا اشارہ ہوتے ہیں۔۔۔

سلطانہ کا شیطانی داؤ چل گیا تھا۔۔۔

**********_

بہادر شاہ اور منی ابھی کھانا کھا کر قبرستان میں ہی کھڑے تھے بارش ہلکی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

یخ بستہ ہوا چل رہی تھی ایک شخص چیختا ہوا تیزی سے قبروں سے ٹکراتا ہوا گرتا پڑتا ان کی طرف آرہا تھا وہ کالا پینٹ کوٹ پہنے ہوئے تھا

"تم۔۔۔۔۔تم۔۔۔گورکن ہو نا؟؟؟؟؟"

"میں جانتا ہوں تم ہی گورکن ہو چلو قبر کھودو جلدی کرو۔۔۔۔تم نا بھی بتاؤ تو میں بندہ دیکھ کر جان جاتا ہوں کہ وہ کیسا ہے، کیا کرتا ہے، گناہ گار ہے یا بے قصور"

وہ حد سے زیادہ سہما ہوا تھا

"پڑھے لکھے لگتے ہو۔۔۔۔باشعور بھی۔۔۔انسان کی پرکھ تو رب کی دین ہے ۔۔۔۔اتنا ڈر کس کا ہے تمہیں؟؟؟ کس سے بھاگ رہے ہو بڑے میاں؟؟؟"

بہادر شاہ نے منی کو ایک طرف بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا جو ایک بوسیدہ قبر کی طرف مسلسل دیکھ رہیں تھی

"وہ۔۔۔وہ۔۔سب مل گئے ہیں۔۔۔وہ سب مل کر مجھے مار دیں گے"

وہ اپنے پیچھے انگلی کر کے رازداری سے بولا تھا

"کون لوگ؟؟؟"

"وہ تمام لوگ۔۔۔۔میں نے جانتے بوجھتے ان کو غلط ثابت کیا۔۔۔۔میں جانتا تھا ۔۔۔سب۔۔

میں نے پیسے کی چمک میں گناہگاروں کو معصوم اور بے قصور لوگوں کو مجرم ثابت کیا۔۔۔۔

اللہّ نے مجھے لوگوں کو سمجھنے اور پرکھنے کی حس دے رکھی تھی۔۔۔اسی لئے میں نے وکالت کا شعبہ چنا۔۔۔۔مگر میں عزت پاتے ہی گھمنڈ میں گر گیا۔۔۔میں نے اس نعمت کا کبھی صحیح استعمال نہیں کیا۔۔۔میں پیسے کے حساب سے چلتا۔۔۔قاتل ۔۔۔آزاد کراوا کر میں نے بے قصوروں کو پھانسی کے تختہ دار پر چڑھا دیا۔۔۔

میرا مذھب۔۔۔میرا پیشہ۔۔۔۔میری زبان۔۔تو بس پیسہ بن گیا تھا۔۔۔

وہ اب خوفزدہ سا منی کے پاس سمٹ کر بیٹھ گیا تھا

وہ معصوم چہرے۔۔۔۔وہ خالی آنکھیں۔۔۔۔مجھے نیند نہیں آتی

۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے بس قبر ہی سکون دے سکتی ہے۔۔۔۔۔میں نے امانت میں

خیانت کی ہے۔۔۔۔۔۔۔اللہّ۔۔۔۔۔اپنے مہذب پیشے کو پامال کیا ہے۔۔۔۔۔

منی ہنوز اسی قبر کو دیکھ رہی تھی

"میرے پاس اکثر مجبور لڑکیاں اور عورتیں آتیں۔۔۔جن کے پاس اپنے پیاروں

کو چھڑوانے کے لئے کچھ نا ہوتا وہ اپنی بے بسی کھل کر بیان کر کے کہتیں

۔۔۔ہمارے پاس کچھ نہیں ہے اور میں ان کی عزت اپنی فیس رکھ لیتا۔۔۔

افسوس۔۔۔۔۔۔۔۔اللہّ۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اکثر عورتیں جن کی عزت پامال کی گئی ہوتی۔۔وہ انصاف کے لئے میرے پاس آتیں اور میں ان کو انصاف دلانے کے بدلے وہ ہی درندگی کرتا جس کا وہ رونا روتیں۔۔۔

میں بہت زیادہ گناہ کر چکا ہوں۔۔۔۔اب وہ سب لوگ ساتھ مل گئے ہیں۔۔۔وہ میرا گلا دبا کر مار دے گے۔۔۔۔وہ۔۔۔وہ دیکھو۔۔۔وہ قبرستان کے اندر داخل ہو چکے ہیں۔۔۔۔میرے گھر والے مجھے پاگل خانے چھوڑ آئے تھے۔۔۔

میں۔۔۔۔میں بھاگ آیا۔۔۔وہ سب وہاں بھی آ گئے تھے۔۔۔

اب تم جلدی سے قبر بنا کر مجھے دفنا دو۔۔۔۔

بہادر شاہ نے اس کی بات کا کوئی بھی جواب دیا بنا منی کی نظروں کا تعاقب کیا تھا

۔۔۔

وہ ایک بوسیدہ قبر تھی۔۔۔۔جس میں تھرتھراہٹ ہو رہی تھی بادل زور سے گرجے تھے۔۔۔۔ساتھ ہی بارش نے زور پکڑا تھا

وہ وکیل بادل کے گرجنے سے مزید سمٹ کر اس قبر کے پاس ہوا تھا جبکہ منی اور بہادر شاہ بس اس قبر کو دیکھ رہے تھے

ایک دم اس قبر کی تھرتھراہٹ میں اضافہ ہوا تھا وہ کھل گئی تھی کفن میں لپٹا ہاتھ اس سے باہر آیا تھا اس وکیل نے جیسے ہی اس ہاتھ کی طرف خوف سے اس کی آنکھیں پھیلی تھیں۔۔۔

وہ ایک مزدور آدمی تھا جسے ایک امیر زادے نے اس وکیل کی مدد سے ناحق پھانسی چڑھایا تھا اس وکیل نے اس مزدور کی بیوی سے پیسے لے کر بظاہر کیس لڑا ضرور تھا مگر وہ جان بوجھ کر اسے ہار گیا تھا۔۔۔۔

اس کی بیوی نے شوہر کے بعد اپنے بچوں کی بھوک سے تنگ آکر اپنے پانچ بچوں سمیت خودکشی کر لی تھی۔۔۔

وہ وکیل چیخ رہا تھا رو رہا تھا مگر قبر سے نکلا ہاتھ اسے کھینچ کر اپنے ساتھ دفنا چکا تھا۔۔۔

"جب انسان انصاف نہیں کرتا تو وہ ذات خود انصاف کرتی ہے۔۔۔اور وہ ذات کسی کی جانبداری نہیں کرتی۔۔۔۔۔نا ہی اسے خریدہ جا سکتا ہے۔۔۔۔"

"ھاھاھاھاھا۔۔۔"

منی اور بہادر شاہ کا بلند قہقہہ۔۔۔۔ تیز بارش۔۔۔ لنگڑا کر جاتا ہوا منی کا ہاتھ تھامے بہادر شاہ۔۔۔

اس وکیل کی فلک شگاف تکلیف دہ آہیں۔۔۔۔ مگر تیز بارش میں سب ضم ہو رہا تھا

۔۔۔

www.novelsclubb.com

"""**********_

**********_

بارش تھم چکی تھی اب ٹھنڈی تیز ہوا نے چارج سنبھال لیا تھا۔۔۔۔آسمان کالے بادلوں سے بھرا ہوا تھا جس کا مطلب تھا بارش کسی بھی وقت دوبارہ آسکتی ہے۔۔

باباجی کے پاس عورتوں کا رش لگا ہوا تھا وہ ان کی جاہلیت سے اپنی جیب گرم کرنے میں مصروف تھے سلطانہ کب سے بیٹھی ان کے فارغ ہونے کا انتظار کر رہی تھی

"باباجی۔۔۔

میں بہت پریشان ہوں۔۔۔ہر وقت میرے سر میں درد رہتا ہے۔۔۔بھوک نہیں لگتی۔۔۔غصہ آتا ہے۔۔۔جسم میں بھی درد رہتا ہے۔۔۔"

ایک عورت باباجی کے پیروں میں بیٹھی اپنا دکھ بتا رہی تھی جسے سن کر باباجی کچھ پڑھنے لگے تھے ان کی آنکھیں لال تھیں

"تیری ساس ہے؟؟"

www.novelsclubb.com

"نہیں۔۔۔ باباجی۔۔۔۔بس ایک نند،اور ایک جیٹھانی ہے۔۔۔وہ بہت ریج کرتی ہیں مجھ سے۔۔"

وہ محبت سے بولی تھی۔۔۔

"ھممم۔۔۔۔۔"

اب باباجی خلاء میں ایسے دیکھنے لگے جیسے کچھ نظر آرہا ہو۔۔

"سب تیری بھاوج کا کیا دھرا ہے لڑکی۔۔۔وہ تجھے ختم کر دینا چاہتی ہے۔۔"

باباجی نے دوسرا تیر ہوا میں چلایا تھا

"مگر باباجی۔۔۔۔میرا تو کوئی بھائی ہی نہیں ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ لڑکی کچھ سوچ کر بولی تھی جس پر باباجی کو یہ بکرا ہاتھ سے نکلتا محسوس ہوا تھا

۔۔۔

"بابا کو مت بتا۔۔۔ بابا سب دیکھ رہا ہے۔۔۔ تیری جیٹھانی کی بات کر رہا ہوں وہ تجھے مار کر سب ہڑپنا چاھتی ہے۔۔۔ توں۔۔۔ دور رہ اس سے۔۔۔ وہ تجھ پر کالا جادو ۔۔۔ کالا جادو کروا رہی ہے۔۔۔۔"

بابا جی نے جلالی کیفیت میں غضبناک ہو کر کہا تھا

وہ عورت جو شدید جسمانی کمزوری کا شکار تھی جس کا علاج محض ملٹی وائٹمنز کے استعمال میں تھا وہ ڈر کر اٹھ گئی تھی۔۔ وہ چندہ ڈال کر یہ سوچتی ہوئی نکل گئی تھی کہ میری جیٹھانی تو میری بڑی بہن ہے جس نے مجھے امی کے بعد بیٹی کی طرح پالا اور اپنے دیور کی بیوی بنایا۔۔ صرف اس لئے کہ میں اس کی نظر کے سامنے رہوں ۔۔۔ پھر اب وہ۔۔۔۔ ماں جیسی بہن مجھے مارنا کیوں چاہتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

بابا جی نے فقط اپنی تجوری بھرنے کی خاطر کسی کی زندگی میں بدگمانی، نفرت اور فساد کا بیج بو دیا تھا۔۔۔۔

اب بابا جی کے پاس دوسری عورت بیٹھ گئی تھی

"باباجی۔۔۔۔میں بہت زیادہ پریشان ہوں اس پوری دنیا میں آپ کے علاوہ میرا کوئی نہیں ہے۔۔۔"

وہ عورت باباجی کا ہاتھ پکڑ کر باقاعدہ رونے لگی تھی جس پر باباجی آنکھیں بند کر کے اس لمس کا سرور لے رہے تھے۔۔۔

وہ کافی دیر اپنی تسکین کرتے رہے آخر عورت نے خود ہے بات کو آگے بڑھایا ۔۔۔۔وہ عورت کسی اچھے گھر کی لگ رہی تھی اس کے لمبے ناخنوں پر نیل پالش اور کلائی میں سونے کے کنگن بھی پہنے ہوئے تھے عمر میں بھی بمشکل 35 کی ہو گی۔۔۔

"باباجی میرا شوہر مجھ سے پیار نہیں کرتا"

وہ ساتھ ہی ایک بار پھر رو دی تھی

"باباجی اگر وجہ پوچھ لیتے تو یہ تو ان کے علم ناقص پر دھبہ لگ جاتا۔۔۔وہ جانتے تھے عورت نے جب کوئی بات بتانی ہو تو وہ قبر سے مردہ نکال کر اس کو بھی بتا دے

۔۔۔پوچھنا ضروری ہی نہیں۔۔۔وہ خاموشی سے اس کی طرف اپنی غلیظ نظر ڈال کر محض مسکرائے تھے

"خرچے کے پیسے نہیں دیتا ہو گا تمہیں بھی میری طرح؟؟؟

ساتھ والی بیٹھی عورت کا اپنا دکھ تازہ ہوا تھا وہ رازداری سے پاس ہو کر بولی تھی جس پر اس نے نفی میں روتے ہوئے سر ہلایا تھا

"پھر؟؟؟"

"وہ اپنی ساری تنخوا میرے ہاتھ پر رکھ دیتا ہے۔۔۔میں جہاں کہوں گھمانے لے جاتا ہے۔۔۔میری ہر بات فوراً مانتا ہے۔۔۔مگر۔۔۔مجھے لگتا ہے اس کو مجھ میں کوئی دلچسپی ہی نہیں ہے تبھی وہ میری ہر ضد فوراً پوری کر کے سکون سے سو جاتا ہے ۔۔۔"

"پھر تو بڑی خوش نصیب ہو تم۔۔۔ویسے کیا کرتے ہیں بھائی؟؟؟"

ساتھ والی نے آنکھیں پھیلائی تھیں

"وہ۔۔۔پراپرٹی ڈیلر ہیں۔۔سارا دن فیلڈ پر ہوتے ہیں"

وہ روتے روتے بتا رہی تھی

ساتھ بیٹھی عورت سمجھ گئی تھی کہ کم از کم اس عورت کا یہاں آنا نہیں بنتا تھا ۔۔۔کیوں کہ بات صاف تھی۔۔۔اس کا میاں پیسے والا تھا۔۔اس لئے اس کی ہر خواہش فورا پوری کرتا تھا۔۔اور سارا دن کھلے آسمان میں کام کی وجہ سے وہ تھکن کی وجہ سے جلدی سونا چاہتا تھا۔۔۔اس کے خیال میں مسئلہ تو اس کا بڑا تھا جو میاں اگلے سیزن کے کپڑے ایڈوانس میں لینے نہیں دے رہا تھا کیوں کہ اس کی ماں نے روکا تھا اس کو لہذا اس کا باباجی سے تعویز لینا نہایت اور اشد ضروری تھا۔۔۔

ایسے ہی یہ تماشہ چلتا رہا۔۔۔جو بہو تھی اس کی ساس اور نند کو رام کرنے اور کسی کو ان کے جادو کا توڑ کا تعویز دیا گیا۔۔۔

جو ساس تھی اس کی بدترین دشمن بہو اور جو صرف نند تھی اس کی بدترین دشمن اس کی بھابھی تھی۔۔۔۔

بہت عجیب رواج چل رہا تھا۔۔۔۔۔۔ گھما پھرا کر عورت ہی عورت کی دشمن تھی ۔۔۔۔

عورت اپنے وہم اور شیطانی وسوسوں کا حل لینے وہاں اپنے گھر کے مردوں سے چھپ کر آیا کرتیں۔۔۔۔۔ جبکہ اس بیماری کا علاج تو حکیم لقمان کے پاس بھی نہیں تھا

کافی دیر عورت اپنا لباس (شوہر) خود تار تار (شوہر کی غیبت) کرتی رہی

۔۔۔۔۔اپنے ہاتھ سے برہنہ ہونے والی عورت کو کوئی عزت کی نگاہ سے کیسے دیکھ سکتا ہے۔۔۔۔ پھر وہ بھی ایک مرد۔۔

زیادہ تر عورتوں کو اچھی گائناکالوجسٹ کی ضرورت تھی کیوں کہ وہ ہارمونل بے ترتیبی کا شکار تھیں۔۔۔۔جس سے وہ ان کو ذھنی دباؤ(ڈیپریشن)ہو رہا تھا۔۔۔جو ان کو طرح طرح کے شک اور وسوسوں میں ڈال رہا تھا۔۔۔۔

ایک بات ان سب میں مشترک تھی۔۔۔وہ تھی

"ناشکری"

اللہ کی عطاء کردہ نعمتوں کا محسوس نہ ہونا۔۔۔ان کو شمار نا کرنا۔۔۔ناشکری کہلاتا ہے۔۔۔۔

ان میں سے کچھ ایسی بھی تھیں جو اپنی ناشکری والی زبان کی وجہ سے گھر سے نکال دی گئی تھیں اب جب ان کو احساس ہوا تھا تو سب دروازے بند مل رہے تھے ۔۔۔لیکن وہ سدھری ابھی بھی نہیں تھیں۔۔۔۔زندگی سے کوئی سبق لے لیا ہوتا تو اللہ کے حضور سجدہ کر کے اپنا گھر واپس مانگتیں نا کہ اس مکر و باباجی کے پاس آتیں ۔۔۔

کتنی عجیب بات ہے ہم ہر لمحہ ہر سانس کے ساتھ اللہ کی نعمت کو استعمال کر رہے ہوتے ہیں پھر بھی اپنی بد قسمتی کا رونا روتے ہوئے ہمیں شرم حیا نہیں آتی۔۔۔۔

کسی انسان کے ایک احسان کے تلے دب کر ہم پوری عمر اس کے گن گاتے نہیں تھکتے مگر وہ اللہ جو ایک زکام لگا دے تو ہم منہ پھاڑ کر خود کو صدیوں کا بیمار بتاتے ہیں

۔۔۔۔

بیشک وہ اللہ کے علاوہ کوئی نہیں ہو سکتا جو ہماری ناشکرے پن کے باوجود بھوکے پیٹ نہیں سلاتا ورنہ آپ کسی انسان کی شکری کر کے دیکھیں۔۔۔وہ پوری عمر کے لئے لاتعلق ہو جائے گا۔۔مرتے وقت منہ میں پانی تک نہیں ڈالے گا باقی سب تو بھول جاؤ۔۔۔ہم پھر بھی ذرا ذرا سی پریشانی پر خود کو سب سے مظلوم اور بے چارہ مان کر اللہ سے شکوے کرنے لگتے ہیں کبھی سوچا ہے اللہ کو تب کیسا لگتا ہو گا

؟؟؟؟؟

www.novelsclubb.com

یادرکھیں وہ نا کسی سے ڈرتا ہے نا کوئی اس سے کوئی سوال جواب کر سکتا ہے ۔۔۔اس سب کے باوجود بھی اگر وہ پل پل گناہوں کی نذر ہوتی زندگی میں ہم پر زمین نہیں الٹا رہا تو اس کی رحمت اور احسان کو مہلت سمجھیں۔۔۔۔

شام کی اذان ہونے کو تھی تمام انجانے میں کفر کی حد تک کمزور ایمان والی عورتیں جا چکی تھیں۔۔۔ایک کاغذ کا ٹکڑا ان کی تمام خود پیدا کردہ، بے بنیاد پریشانیوں کا حل تھا(اَستَغفِرُاللہ)

سلطانہ صحن میں بیٹھی کوئی غلیظ عمل کر رہی تھی کالے بادلوں کی وجہ سے شام بھی رات کا منظر پیش کر رہی تھی تیز ہوا چلنے لگی تھی۔۔۔۔سلطانہ کا دوپٹہ اُڑ کر دور جا گرا تھا مگر وہ اس سب سے بے خبر آنکھیں موندے اپنے عمل میں مصروف تھی

www.novelsclubb.com

جب وہ عمل کر چکی تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی مٹی کی دیگچی تھی جو بدبودار خون سے بھر چکی تھی۔۔۔

پوری فضا میں اس بدبو کا احساس فورا جاگا تھا جس سے اس کا چہرہ مکرو مسکراہٹ سے کھل اٹھا تھا۔۔۔یہ بدبو اس کے شیطانی عمل کی کامیابی کی ضمانت تھی۔۔۔

بارش کے موٹے موٹے وزن دار قطرے اس کو بھگونے کو تھے وہ اپنا سامان لیئے بنا دوپٹے کے اندر آئی تھی جہاں باباجی اپنی رقم گننے میں مشغول تھے۔۔ان کے مدد گار مرد اور عورتیں آنے والی عورتوں کے جاتے ہی ساتھ نکل گئے تھے۔۔۔

پرویز جیسا تم نے کہا میں وہ عمل مکمل کر چکی ہوں آج دس دن ہو گئے۔۔۔اب آگے کیا کرنا ہے مجھے؟؟؟

وہ پیسوں کا ڈھیر دیکھ کر بولی تھی سلطانہ کے منہ میں اتنا پیسہ ایک ساتھ دیکھ کر پانی آیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

وہ ان محنتی شوہروں کا حلال پیسہ تھا جن کے حصول کے لئے وہ دن رات خون پسینہ ایک کیئے رکھتے اور ان کی گھر کی عزتیں اس بابے کو دے کر اسی کی ماں بہن اور کچھ تو سیدھا سیدھا شوہر کو مار دینے کا تعویز لینے آتی۔۔۔۔

اپنے شوہر کی غیر موجودگی میں ایک بیوی خود اور اس گھر کی ہر چیز اس کے پاس اپنے شوہر کی امانت ہوتی ہے جس کے لئے وہ دنیا میں اپنے شوہر اور آخرت میں اللہ کے آگے جواب دہ ہو گی۔۔ مگر آج کی عورت یہ گناہ خوشی خوشی کرتی ہے۔۔

شوہر کا وقت جیسے ہی ہوتا ہے سب کو میسج کر کے بتا دیا جاتا ہے کہ اب کوئی رابطہ نہ کرے۔۔۔ اللہ کی بندیوں۔۔۔ خدا نے سب دیکھا اور سنا ہے۔۔۔ قدرتی بات ہے جب ہم کسی کے لئے اچھا نہیں سوچ رہے ہوتے تو وہ انسان اللہ کی طرف سے ہم سے دور ہونے لگتا ہے۔۔۔

"دل کو دل سے راہ ہوتی ہے"

یہ محبت نفرت، پسند ناپسند دونوں صورتوں میں اثر رکھتا ہے۔۔۔

"بتاتا ہوں بتاتا ہوں دو منٹ چپ کرو میری جان"

بابا جی جن کا نام پرویز تھا بدمزہ ہو کر بولے تھے

کچھ وقت بس تیز بارش اور بادلوں کی گرج برس کی آواز کمرے میں تھی۔۔۔

"یہ ہو گئے پورے دو لاکھ۔۔۔"

پرویز پیسوں کو اپنے بیگ میں ڈال کر بولا تھا

"واہ۔۔۔اتنے زیادہ بس یک دن میں۔۔واہ بھئ... لگتا ہے آج بہت اچھے گھروں کی عورتیں تھیں ساری"

سلطانہ پاس بیٹھ کر اب اس بیگ کو ہاتھ میں اٹھا کر نوٹ دیکھتے بولی تھی

"ھاھاھاھاھا۔۔۔اچھے گھر کی عورت۔۔

اچھے گھر اور اچھے گھر کی عورت۔۔۔کیا ہوتا ہے یہ؟؟؟؟؟"

www.novelsclubb.com

پرویز کے سوال میں طنز تھا

"گھر اچھا یا برا نہیں ہوتا۔۔.اس کے مقیم اسے اچھا یا برا بناتے ہیں۔۔۔۔جو عورت اپنے شوہر۔۔اپنے مجازی خدا کے ساتھ دغا کرے وہ اچھی عورت تو کیا

عورت ہی نہیں ہوتی۔۔۔جب کوئی کام شوہر سے چھپ کر کیا جانے لگے سمجھ جاؤ اب آپ میں کوئی تیسرا آ چکا ہے۔۔اب آپ کا رشتہ آخری سانسیں لے رہا ہے۔۔ اتنا زیادہ کماتا ہوں۔۔۔ مگر عورت ذات سے اتنی نفرت ہو گئی ہے کہ شادی کے لئے میرا دل نہیں مانتا۔۔۔آج تک کوئی بھی عورت اپنے شوہر کو بتا کر میرے پاس نہیں آتی۔۔۔۔کیا عورت ایسی ہوتی ہے؟؟؟کیوں کہ جو میرے پاس آ جائے ۔۔۔میں اس کو کبھی عزت نہیں دے سکتا۔۔جو اپنے شوہر کی غیر موجودگی میں اس کی امانت کی حفاظت نہیں کر سکی وہ قابل عزت نہیں۔۔۔اب اس کا حق ہے کہ اسے سبق دیا جائے۔۔۔"

پرویز نے بیگ واپس لے کر سلطانہ کو اس کے غلط ہونے کا احساس دلایا تھا

www.novelsclubb.com

"ارے واہ۔۔۔کرتے کالا جادو ہو۔۔اور باتیں عزت بے عزتی کی۔۔۔۔میں بری ہوں تو کیوں رکھا ہوا مجھے اپنے ساتھ؟؟؟کیوں اپنی اولاد کے مجھ سے منتظر ہو؟؟؟ سلطانہ چیخی تھی۔۔۔

"اپنی آواز نیچی رکھ کر بات کرو۔۔۔میں بہادر شاہ جیسا شریف انسان نہیں ہوں ۔۔۔۔رہی بات اس کالے عمل کی تو۔۔۔۔میں اس سب سے جان چھڑوا کر ایک سکون کی زندگی گزارنا چاہتا ہوں۔۔۔۔مگر ایک روکاوٹ ہے۔۔"

"وہ کیا؟؟؟"

"میں جب تک اس علم کو کسی کو سونپ نہیں دیتا میں مر بھی نہیں سکتا۔۔سکون سے جینا تو ایک طرف۔۔۔۔"

"ہمارے کالے علم کو چھوڑنے اور اللہ کی رسی کو تھامنے کی کچھ شرائط ہیں"

شرط نمبر 1:

ایک مرد اپنا علم ایک عورت کو نہیں دے سکتا جب تک وہ اس کی اولاد کو جنم نا دے دے۔۔ تبھی میں نے تم سے یہ رشتہ بنایا۔۔کیوں کہ میں یہ تمہیں دے کر ایک ایمان والی زندگی گزارنا چاہتا ہوں اپنی اولاد کے ساتھ۔۔۔۔

میں اپنی اولاد کی بہترین پرورش کر کے ہی اپنے گناہوں کی تلافی کر سکتا ہوں

شرط نمبر 2:

میں یہ سب چھوڑ کر بھی کسی نیک عورت سے شادی نہیں کروں گا یا تو مجھے زنا کرنا پڑے گا یا پھر اپنی خواہش پر صبر۔۔۔۔اگر میں زنا کرتا ہوں تو میں کبھی بھی اس شیطانی بھنور سے نکل نہیں سکتا۔۔صبر ہی مجھے معافی دلا سکتا ہے۔۔۔نفس کا کڑا امتحان۔۔۔

تیسری اور آخری شرط۔۔۔

اگر کوئی مجھ سے زیادہ گناہ گار انسان مجھے مار دے تو میری ساری شکتیاں اس میں منتقل ہو جائے گیں۔۔۔اور میں سکون سے مر سکوں گا۔۔۔اس کا فائدہ میری اولاد کو ہو گا۔۔۔وہ پھر صاحب ایمان زندگی گزارے گی۔۔۔وہ بہت نیک ھو گی۔۔۔اس کی نیکی قبر میں مجھ تک پہنچ کر مجھے آسودہ کرے گی۔۔بیشک نیک اولاد والدین کے لئے صدقہ جاریہ ہوا کرتی ہے۔۔۔"

"تو زنا سے پیدا ہوئی اولاد بھی نیک ہو سکتی ہے؟؟؟"

سلطانہ نے جوابی حملہ کیا تھا۔۔

"اگر نکاح کر کے پیدا کی گئی اولاد بدکار ہو سکتی ہے تو زنا سے پیدا اولاد نیک کیوں نہیں ہو سکتی؟؟؟"

"معصوم بچہ والدین کے اعمال کا جواب دہ بلکل نہیں ہوتا۔۔۔وہ نیکی اور بدی کا انتخاب اپنی فطرت کے حساب سے کرتا ہے۔۔۔ساری عمر گناہوں میں گزار دی ہے میں نے۔۔۔اللہّ سے مزید دور نہیں رہنا چاہتا۔۔.روح بے چین ہے میری۔۔ میں۔۔۔میں قاری اور مولوی کا بیٹا ہوں۔۔۔ مگر۔۔۔۔میں نے نام ڈبو دیا ان کا ۔۔۔کسی نے ان سے بدلہ نکالا مجھے اس راستے ڈال کر۔۔۔۔احمد۔۔۔احمد سے بدل کر میرا نام پرویز رکھ دیا۔۔۔میرے باپ کے الفاظ آج تک میرے کانوں میں گونجتے ہیں جب میں گھر چھوڑ کر جا رہا تھا انہوں نے کہا تھا۔۔

"یاد رکھنا احمد تم جب پیدا ہوئے تھے اسی وقت تمہارے کان میں اذان دے کر میں نے تمہیں بتا دیا تھا کہ تم ایک خدا کو مانو گے۔۔۔۔تمہارا رب وہ ہی ہے جو سب سے بڑا ہے۔۔۔۔۔ایک دن ایسا ضرور آئے گا وہ اذان ضرور اپنا اثر دکھائے گی ۔۔۔تمہیں اس رب کی طرف کھینچے گی بلائے گی۔۔۔۔ایک کلمہ گو کبھی بھی اپنے اللہّ سے دور رہ کر خوش نہیں رہ سکتا۔۔۔۔تب تم لوٹنے میں سوچنا مت۔۔۔دیر مت کرنا۔۔۔لوٹ آنا۔۔۔میری تربیت۔۔۔میرے خون کا مان رکھ لینا۔۔مجھے کل خدا رسول کے آگے رسوا مت کرنا۔۔یہ مت سوچنا وہ اللہّ تمہیں معاف نہیں کرے گا۔۔بیشک میرا رب توبہ کرنے والے کی طرف لپک کر متوجہ ہوتا ہے ۔۔۔کوئی انسان تب تک توبہ نہیں کر سکتا۔۔۔۔وہ سوچ تک نہیں سکتا جب تک اللہّ نا چاہے۔۔۔اور توبہ کرنے کا مطلب ہے وہ ہمیں معاف کرنا چاہتا ہے۔۔۔بار بار گناہ کرتے ہو بار بار توبہ کرو۔۔۔ایک وقت ایسا ضرور آئے گا جب تم اپنی توبہ پر ڈٹ جاؤ گے۔۔۔۔لوٹ آنا احمد۔۔۔۔۔لوٹ آنا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اب پرویز رو دیا تھا۔۔۔

اچھا۔۔۔مجھے بتاو۔۔۔مجھے آگے اب کیا کرنا ہو گا تم نے کہا تھا تیس دن کا عمل ہے ۔۔۔دس دن کا کر لیا میں نے اس خون کا اب کیا کرنا ہے؟؟؟"

سلطانہ نے اپنے مدعے کی بات فورا رکھی تھی ایسا رونا نیا نہیں تھا اس کے لئیے، ماسٹر جی۔۔اکثر اس کو روکر سمجھاتے تھے۔۔۔

پرویز نے اسے اگلے عمل کے لئے پوری بات سمجھا دی تھی جس پر عمل آج کی رات ہی کرنا تھا۔۔۔

جس کے لئے بہت ہمت کی ضرورت تھی۔۔۔مگر سلطانہ نے فورا حامی بھر لی تھی ۔۔۔

www.novelsclubb.com

رات کے گیارہ بج رہے تھے۔۔۔سلطانہ گھر سے نکلی تھی۔۔۔

گھُپ اندھیرا۔۔۔ہلکی ہلکی بوندا باندی۔۔۔یخ بستہ ہوا۔۔۔سلطانہ تیز تیز قدم اٹھاتی قبرستان کی طرف نکلی تھی۔۔۔اس کے دونوں ہاتھوں میں کچھ سامان پکڑا ہوا تھا۔۔۔اس میں وہ کچی ہانڈی بھی تھی جو خون سے بھری ہوئی تھی،وہ کالی چادر اوڑھے ہوئے تھی۔۔۔

وہ قبرستان کے گیٹ پر پہنچ کر اندر جانے کو تھی جب کوئی اس کے پاس آیا تھا بارش بھی تیز ہونے کو تھی۔۔۔

وہ ایک کم سن بچہ تھا جو کالا چولا پہنے کھڑا تھا

آنٹی آنٹی آپ کے پاس جو بے بی ہے میں نے اس کے ساتھ کھیلنا ہے۔۔۔سلطانہ رات کے اس پہر اس خراب موسم میں ایک بچے کی موجودگی پر حیران ہوئی تھی

۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ کوئی جواب دیتی وہ بچہ قبرستان کے اندر بھاگا تھا وہ دیکھتے دیکھتے ہر عمر کا روپ بدلتا گیا اور بوڑھا ہو کر ایک قبر میں غائب ہو گیا۔۔

سلطانہ کا دل منہ کو آیا تھا مگر وہ آج واپس چلی جاتی تو سب ختم ہو جاتا۔۔۔وہ ڈرتی کانپتی قبرستان کے اندر گئی تھی۔۔۔

اس کو دس دن تک ہر عمر کی ایک قبر کھود کر اس میں موجود لاش کو صبح تک کھانا تھا ۔۔۔بہادر شاہ کو اس کام پر لانے کے لئے پہلے اسے خود اس بات پر عمل کر کے خاص طاقت لینی تھی۔۔۔جس کے زور پر بہادر شاہ کو قابو کیا جانا تھا۔۔۔

بارش زوروں پر تھی کیچڑ سے اس کے جوتے بھر چکے تھے اس کا ایک ایک قدم من من وزنی ہو رہا تھا۔۔۔

وہ بڑی مشکل قبرستان کے وسط میں پہنچی تھی۔۔۔اس کا دل منہ کو آ رہا تھا ایسا لگ رہا تھا کسی بھی لمحے وہ سانس لینا بند کر دے گی۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسی کشمکش میں اس کے کندھے پر کسی نے ہاتھ رکھا تھا خوف سے اس کی آنکھیں پتھرا رہی تھیں۔۔۔

"سلطانہ؟؟؟"

وہ آواز کسی عورت کی تھی۔۔۔

اس نے جیسے ہی مڑ کر دیکھا اس کا دل پل بھر کے لئے دھڑکنا بھول گیا تھا

وہ ایک عورت تھی جس کی زبان منہ سے باہر تھی وہ کفن میں کھڑی تھی اس کا کفن مٹی میں اٹا ہوا تھا۔۔

"مجھے کھالو۔۔۔ھاھاھاھاھا۔۔۔"

وہ جیسے ہی ہنسی اس کے منہ سے بچھوں تیز تیز نکل کر یہاں وہاں پھیل گئے تھے

۔۔۔اس کے دانت تیز سیاہ موٹی کیڑیوں سے بھرے ہوئے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

سلطانہ کچھ لمحے اس میں کھو گئی تھی

"شیطان تمہیں الجھا کر تمہارا وقت ضائع کر کے تمہارے ارادے کو جانچے گا مگر تم اس کے دھوکے میں مت آنا۔۔۔"

پرویز کی آواز سلطانہ کے کانوں میں گونجی تھی وہ بھاگ کر دیوانہ وار ایک بہت ہی چھوٹی اور تازہ قبر کے پاس آئی تھی اس نے اس کو جلدی جلدی کھودا تھا۔۔اس میں چند دن کا ایک نومولود ابدی نیند سو رہا تھا۔۔۔

سلطانہ نے اسے گود میں اٹھا کر اس کو

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ ساتھ ساتھ قے کرتی جاتی مگر

وہ صبح ہونے تک اپنے شیطان کو پہلے مرحلے میں کامیابی کی نوید دے چکی تھی۔۔۔

اس مکروہ اور غلیظ عمل کی شروعات کی دیر تھی اب کوئی بھی چیز اس کی روکاوٹ نہیں تھی۔۔

دس دن تک وہ تیز بارش میں قبرستان آتی اور ہر عمر کی میت کو کھا جاتی۔۔۔

دوسرا مرحلا بھی آرام سے طے ہوا تھا۔۔۔

تیسرے مرحلے کے لئے اسے اپنی زچگی کی تکلیف دہ دن کا انتظار کرنا تھا۔۔۔

سلطانہ کا نواں مہینہ شروع ہو چکا تھا ہر وقت اس کی طبیعت خراب رہنے لگی تھی

اب پرویز نے جادو اور تعویز دھاگے کا کام چھوڑ دیا تھا وہ ہر وقت اللہّ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا وہ دن بہ دن کمزور ہو رہا تھا کیوں کہ اب جادو اس کو نہیں چھوڑ رہا تھا کیوں کہ ابھی اس کو چھوڑنے کی ایک بھی شرط پوری نہیں ہوئی تھی ۔۔۔چیزیں اسے ہر وقت پریشان رکھتیں۔۔۔وہ بہت تنگ آ چکا تھا۔۔

"پرویز ماسٹر کب آدم خور بنے گا؟؟"

وہ درد سے کراہتی پرویز سے پوچھ رہی تھی

"سلطانہ ایک کام کرو گی؟؟؟"

www.novelsclubb.com

"تم نے کہا تھا اب بس مجھے قبرستان جا کر اس بچے کو اکیلے پیدا کرنا ہے اور اس دوران خون والی ہانڈی کا خون پینا ہے پھر ماسٹر کھانے میں صرف مردہ گوشت کھائے گا اب کونسا کام مزید رہتا ہے؟؟؟؟"

وہ تنک مزاجی سے بولی تھی

"تمہارے دو دو کام ایک ساتھ ہو سکتے ہیں اگر تم میری بات مان لو۔۔۔

میں نے آج تک لوگوں کو نقلی تعویزوں اور جھوٹ کے بل پر بہت پیسہ کمایا ہے ۔۔۔ تمہیں بھی بیٹے کی خواہش پر الو بناتا رہا۔۔۔ تمہیں خالی کاغذ دے دے کر برگد کی جڑ میں دفنانے کے لئے دیتا۔۔۔ تمہارے ایمان کی کمزوری تھی جو میں جیسے زبان ہلا دیتا تم یقین کر لیتی۔۔۔ یہ عمل جو تم خود کر رہی ہو

www.novelsclubb.com

آج تک میں نے خود ایسا کوئی بھی بڑا عمل نہیں کیا۔۔۔ میرے استاد نے مجھ سے اپنا قتل کروا کر اس کو مجھے اپنی جان بخشی کے لئے سونپا تھا، وہ ہاتھ جوڑ جوڑ کر مجھ سے

اپنا قتل کرنے کو کہتے۔۔وہ تنگ آ چکے تھے۔۔۔آخر تب مجھے بنا محنت کے سب مل رہا تھا میں نے ان کی بات مان لی اور میں اس سب کا مالک بن بیٹھا۔۔۔

اب بس لوگوں میں نفرت فساد میاں بیوی میں طلاق کروا کر مجھے شیطان کو خوش کرنا تھا۔۔۔

مگر جو گناہ تم کر چکی ہو ماسٹر جی کو آدم خور بنانے کے چکر میں یہ شیطانی دنیا میں بھی بہت زیادہ بھاری اور بڑا ہے۔۔۔

اگر تم مجھے مار دو تو میرے سب تمہیں منتقل ہو جائے گا۔۔۔تم شنکا(کالی شکتیوں کا سب سے بڑا عہدہ)بن جاؤ گی۔۔۔۔۔

اور تمہیں زچگی کے دوران قبرستان جا کر وہ خون بھی نہیں پینا پڑے گا کیوں کہ کسی کالے جادو کے عالم کو مار کر تم اپنا تیسرا پڑاؤ ابھی ہی پار کر لو گی۔۔۔تم بس اتنا کرنا میری بیٹی ہوئی تو اسے کسی اچھی عورت کے حوالے کر دینا۔۔۔۔"

"ھاھاھاھاھا۔۔۔میرا بیٹا ہو گا۔۔بیٹا۔۔۔میرا خواب۔۔۔میں اسے باشاہ بناؤں گی۔۔۔۔اس کالی شکتی کا بے تاج بادشاہ۔۔۔"

سلطانہ خوشی سے بولی تھی۔۔۔

"اور اگر بیٹی ہوئی تو میں اس کا گلا دبا کر اسی وقت موت کے گھاٹ اتار دوں گی۔۔"

وہ اب نفرت سے بولی تھی۔۔۔

"وہ میری بیٹی ہو گی۔۔۔۔میں نے جادو کو چھوڑنے کی شرط نمبر ایک کو پورا کرنے کے لئے ایک خاص عمل کر کے تم سے زنا کیا تھا۔۔۔کم از کم اب تم جیسا کوئی جادو گر غلیظ انسان اس کو نہیں مار سکتا۔۔۔اس پر جادو ایک خاص حد تک اثر انداز ہو سکتا ہے مگر کوئی اس سے زندگی چھیننے کی کوشش کرے گا تو خود نیست و نابود ہو گا ۔۔۔یاد رکھنا۔۔۔تم ختم ہو جاؤ گی۔۔۔مگر اس کا بال بھی بھاگا نہیں کر سکوں گی۔۔ "

پرویز چلایا تھا

"اور میرا بیٹا بھی تمہارے اس غلیظ کام میں حصہ دار نہیں بنے گا۔۔۔کیوں کہ شرط تین کے مطابق میری اولاد میرے لئے صدقہ جاریہ بنے گی۔۔خدا نے اس حرام کام کو چھوڑنے اور توبہ کے لئے میرے لئے یہ انعامات رکھے ہیں ایسا ہمارے علم کی کتاب میں لکھا ہے۔۔۔مجھے میرے استاد نے یہی بتایا تھا۔۔۔"

"ھاھاھاھاھا۔۔۔"

سلطانہ کی ہار پر پرویز نے فلک شگاف قہقہ لگایا تھا

"میں بیٹے کی ماں بنوں یا نا بنوں تمہاری بیٹی اور بیٹے کو کبھی نہیں پالوں گی۔۔۔میں تمہیں مار کر ماسٹر کو آدم خور بنا دوں گی۔۔۔اور تمہاری ساری شکتیوں کی مالکن ۔۔۔۔رہی بات بیٹے کی تو وہ میں کسی اور سے پیدا کر لوں گی۔۔۔"

سلطانہ ناراض ہو کر تیز بارش میں باہر نکل گئی تھی۔۔۔

پرویز کروٹ لے کر سونے لیٹ گیا تھا

اس کی کمر میں کوئی چیز بہت زور سے چبھی تھی اس کا ہاتھ جو کہ پیٹ پر تھا خون کے فوارے سے بھر گیا تھا اس نوک دار لوہے کی سلاخ کی نوک اس کے ہاتھ پر بھی محسوس ہوئی تھی۔۔

"کوئی گناہ نہیں کیا تم نے؟؟؟ بھول گئے کیا جب تم نے میری دوسری اولاد کو مجھے دکھائے بغیر شیطان کی بلی چڑھا دیا تھا وہ کیا تھا وہ گناہ نہیں تھا ایک ننھی سی میری جائز اولاد ماسٹر جی کی بیٹی کو تم نے مار دیا تھا وہ؟؟؟

وہ دے پر دے وار کرتی ہوئی ایک ہاتھ پیٹ پر رکھے پھولی سانسوں پرویز عرف بابا جی کو کسی غصیلی ناگن کی طرح پھنکارتی ہوئی مارتی جا رہی تھی۔۔

"میں۔۔۔۔میں نے اسے صرف اس۔۔۔۔۔لئے تم سے لیا تھا کہ تم اسے مار دو گی ۔۔۔۔میں نے وہ۔۔۔۔۔ایک خواجہ سرا کے حوالے کر دی تھی۔۔۔۔کیوں کہ

وہ۔۔۔مکمل نہیں تھی۔۔۔۔۔۔۔۔وہ خواجہ۔۔۔۔سرا۔۔۔۔۔تھی

۔۔۔۔۔وہ اب بھی زندہ ہے۔۔۔ہو۔۔۔۔۔گی۔۔۔"

"تمہارا یہ احسان میں۔۔۔۔کبھی نہیں بھولوں گا۔۔۔تم نے مجھے اس گناہ کی زندگی سے آزادی دے دی۔۔۔۔"

"لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ"

لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ

لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَللّٰهُ اَکبَر

اَللّٰهُ اَکبَر

یااللّٰہ تیرا شکر۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"اَلحمدُ للہ۔۔۔۔۔

پرویز کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے وہ دونوں ہاتھ جوڑ کر یہ کلمات بار بار دھرا رہا تھا کچھ وقت ایسے ہی گزرا تھا۔۔۔پھر وہ خاموش ہو گیا۔۔

ایک کالا سایا۔۔۔۔جس کے ہمراہ سانپ، بچھوں۔۔۔رنگ رنگ کے کیڑے مکوڑے۔۔پرویز سے نکل کر سلطانہ میں جا گھسے تھے۔۔۔

باہر تیز آندھی آچکی تھی۔۔۔۔۔تیز بارش بھی ہمراہ تھی۔۔۔۔ایسا لگ رہا تھا آج سب درخت ہوا اکھاڑ کر اپنے ساتھ اڑھا لے جائے گی۔۔۔

"ہاہاہاہاہا۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

سلطانہ کا بلند قہقہ۔۔۔۔

اب وہ دونوں ہاتھ ہوا میں اوپر کر کے کوئی منتر با آواز بلند پڑھنے لگی تھی۔۔۔

جس سے تھوڑی ہی دیر میں وہ کمرہ بد صورت عورتوں اور مردوں سے بھر گیا تھا وہ تمام کالے کھلے چولے پہنے سر جھکا کر سلطانہ کو اپنا نیا حاکم مان رہے تھے۔۔۔

تیز بارش۔۔۔۔شیطان۔۔۔اور۔۔۔شیطانی کھیل۔۔۔۔

**********_

ماسٹر جی اور منی دونوں کی طبیعت بہت خراب رہنے لگی تھی۔۔۔

پہلے عجیب عجیب خواب انہیں ہر وقت پریشان کیے رکھتے اب ہر وقت ان کو متلی رہتی۔۔۔

پورے گاؤں کے لوگ ہر وقت ان کے گھر پر موجود رھتے ان کے لئے طرح طرح کے کھانے لائے جاتے مگر وہ کچھ نا کھاتے۔۔۔

ماسٹر جی کا ایک پاؤں ٹیڑا ہو کر ان کی چال میں لکنت ڈال چکا تھا۔۔اس کی وجہ بھی سمجھ سے باہر تھی۔۔۔

آخر پانچ دن ہو چکے تھے وہ بھوکے پیاسے چپ چاپ لیٹے رھتے۔۔۔اب کوئی بات بھی کرتا تو وہ نا سمجھنے والے انداز سے بس ان کو گھنٹوں دیکھتے رھتے۔۔۔

رات کا وقت تھا بہادر شاہ اور منی سو رہے تھے ایک دم سے دونوں کی آنکھیں ایک ساتھ کھلی تھیں۔۔۔

باہر تیز بارش ہو رہی تھی وہ اس کی پرواہ کیے بنا تیز قدم چلتے قبرستان گئے تھے۔۔۔

وہ کسی بھوکے کتے کی طرح شدید بھوک کے وقت غرانے کی آواز نکالتے ہوئے ایک تازہ قبر پر رکے تھے دونوں دیوانہ وار اس قبر کو کھود کر اس میں موجود میت کو نوچ نوچ کر کھا رہے تھے۔۔پانچ دن کی بھوک اس ایک میت کے بس کی بات نہیں تھی وہ صبح تک مختلف قبریں کھود کر یہ کام کرتے رہے۔۔۔

پیٹ بھر کر کھانے کے بعد دونوں باپ بیٹی نے ایک دوسرے کی وحشت زدہ چہروں کو دیکھا تھا۔۔۔ان کی شکل یکسر بدل چکی تھی۔۔۔کپڑے بوسیدہ، جسم

گندگی سے بھرا ہوا۔۔بال مٹی سے اٹکے ہوئے اور دانت پیلے ہو چکے تھے ۔۔۔حرام کھانے نے پیٹ میں جاتے ہی اپنا اثر ان کے چہروں پر دیکھایا تھا۔۔۔

"منی۔۔۔۔اب۔۔ہمیں ایسا ہی رہنا پڑے گا۔۔۔۔جب تک ہمارے ہمزاد اس عورت کے پاس قید رہے گے۔۔۔۔ہم ناتو اس قبرستان سے باہر جا سکتے ہیں نا ہی اس گوشت کے علاوہ کچھ کھا سکتے ہیں۔۔۔"

بہادر شاہ اپنا سر پکڑ کر بے بسی سے بولا تھا۔۔۔

"ابا۔۔۔۔تو کیا اب تم نیکی نہیں کر سکتے؟؟؟"

"کر سکتا ہوں۔۔اور میں کروں گا۔۔۔.میں یہاں بھی ماسٹری کروں گا۔۔۔۔سزا بھی دوں گا۔۔۔مدد بھی۔۔ان لوگوں کی جن کا کوئی نہیں ہوتا۔۔۔۔یہ قبرستان اب ہمارا ہے۔۔۔سلطانہ کیا سمجھتی ہے وہ مجھے اچھائی سے روک دے گی۔۔۔نہیں ۔۔۔ہر گز نہیں۔۔۔میں یہ مردہ گوشت کھانے پر اس کی وجہ سے مجبور ہوا ہوں ۔۔۔بیشک میرا رب۔۔یہ جانتا ہے۔۔"

بہادر شاہ۔۔۔نم آنکھوں سے منی کا ہاتھ پکڑ کر خود کو دلاسہ دے رہا تھا

"ابا جب ہم دنیا میں مر جائے گے تو کیا ہماری یہ آزمائش ختم ہو جائے گی؟؟؟"

"نہیں۔۔۔۔روح الگ چیز ہے۔۔۔۔ہماری روح اب بھی دنیا میں ہے

۔۔۔ہماری روح کا ساتھ ہمارے جسم کے ساتھ ساتھ ہے۔۔۔اس کا استعمال

ہمارے جسم کے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا مگر کسی کے ھمزاد کو قابو کر کے اس کو اپنی

مرضی کے غلط کام پر آمادہ کیا جا سکتا ہے۔۔۔جیسے تمہاری نام نہاد ماں نے کیا

۔۔۔ہمارے ھمزاد ایک خاص جگہ قید ہیں جب تک کوئی خدا کا خاص بندہ ہمیں

آزاد نہیں کرتا ہم یہی قید رہے گے۔۔۔ہاں اتنا ہے کہ آزاد ہونے کے بعد بھی ہم

ادھر رہ سکتے ہیں۔۔۔۔انسانی گوشت۔۔بلکہ کچھ بھی کھاے بغیر کیوں کہ ھمزاد

بھوک کے احساس سے عاری ہوتا ہے۔۔۔"

"ابا۔۔۔۔۔۔مجھے یہاں کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔"

منی نے معصومیت سے کہا تھا

www.novelsclubb.com

"آہستہ آہستہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔بارش آنے والی ہے چلو رہنے کا بندوبست کرتے ہیں۔۔"

ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔۔۔بہادر شاہ لنگڑا کر چلتا ہوا سر کنڈے اکھٹے کرنے لگا تھا

۔۔۔

دوسری طرف گھر میں موجود بہادر شاہ اور منی کا جسم صحن میں بیٹھا تے کر رہا تھا

۔۔۔۔

بارش۔۔۔۔دو آدم خور۔۔۔۔اور بے بسی۔۔۔۔

۔**********

"مناہل؟؟؟؟"

سعد بمشکل اٹھ کر بیٹھا تھا ڈاکٹر صاحب یہی میری مناہل ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

مناہل تیزی سے ٹوٹے ہوئے جگ کی کرچیوں کی پرواہ کے بغیر ان پر چل کر سعد کی طرف بھاگی تھی۔۔۔

وہ کیسا لمحہ ہو سکتا ہے جب اپنے ہاتھوں سے دفنایا ہوا انسان دوبارہ زندگی بن کر آپ کے روبرو آجائے۔۔۔۔

سعد مناہل کو گلے لگا کر زور قطار رو رہا تھا آئی۔سی۔یو میں اس سب کی اجازت نہیں ہوتی مگر سب اللہ کے اس معجزے پر ان دونوں کے ساتھ آبدیدہ ہو رہے تھے۔۔۔

مناہل سعد کا ہاتھ پکڑ کر اسے باہر لے آئی تھی۔۔۔ڈاکٹر نے پہلے ہی اسے نارمل وارڈ میں شفٹ کرنے کا سٹاف کو کہہ دیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

**********_

**********_

آج سلطانہ کو ایک خاص اور اہم چلا کاٹنے قبرستان جانا تھا مگر اس کی طبیعت پورا دن خراب رہی۔۔۔۔

رات کے 12 بج رہے تھے ہلکی ہلکی بوندا باندی ہو رہی تھی وہ پیٹ پر ہاتھ رکھے درد سے کراہتی ہوئی ننگے پیر گھر سے نکلی تھی۔۔۔۔

گُھپ اندھیرا۔۔۔۔ بارش کی ننھی بوندیں۔۔۔۔۔دور کہیں چیل بولنے کی آواز پر وہ آسمان کی طرف دیکھتی اور تھوڑا تیز چلنے کی کوشش کرتی مگر درد زور پکڑ رہا تھا وہ بمشکل ایک گلی میں پہنچی تھی جب اس کو اب کسی دوسری مددگار عورت کی ضرورت پیش آئی تھی۔۔۔

رات کے اس پہر کسی عورت کا گھر سے باہر ہونا ممکن نہیں تھا وہ درد سے بے چین سامنے موجود گھر کا دروازہ کھٹکھٹا کر ادھر ہی بیٹھ گئی تھی۔۔۔

اندر سے کسی بچے کے رونے کی آواز آ رہی تھی

"سو جا۔۔۔سو جا۔۔۔میرا بیٹا۔۔۔سو جا۔۔۔"

کسی ماں کی اپنے بیٹے کو چپ کروانے کی آواز برابر آ رہی تھی۔۔

"بہو۔۔۔۔یہ ایسے نہیں سوئے گا اس کا پیٹ پھولا ہوا ہے۔۔۔ تمہیں کہا بھی تھا ابھی بہت چھوٹا ہے مت چھڑواؤ اپنا دودھ۔۔۔"

ایک نسوانی آواز سلطانہ کے کان سے ٹکرائی تھی

تیز ہوا۔۔۔اور ساتھ ہی بارش بھی تیز ہو گئی تھی۔۔۔

سلطانہ نے دروازے زور دے کر دبایا تھا۔۔۔۔درد تھا کہ بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔

وہ بوڑھی عورت دروازے پر آ کر کون ہے اس وقت پوچھ رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"میری طبیعت بہت خراب ہے۔۔۔مجھے۔۔۔مجھے مدد کی ضرورت ہے۔۔۔وہ پیٹ پر دونوں ہاتھ رکھے کرب سے بمشکل بول پائی تھی۔۔۔

اس بوڑھی عورت نے بسمہ اللہ پڑھ کر دروازہ کھول دیا تھا۔۔۔

"سفورا۔۔۔سفورا۔۔۔بیٹا جلدی آؤ۔۔۔سعد کو اس کے باپ کو پکڑا کر۔۔"

ساس نے سلطانہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے اندر کیا تھا۔۔۔

سفورا چہرے پر ناگواری لئے ادھر آئی تھی سلطانہ کا آخری وقت قریب تھا وہ دونوں جلدی سے اسے ایک گودام نما کمرے میں جہاں ایک ٹوٹی سی چارپائی پڑی تھی لے آئی تھیں کیوں کہ اس کے علاوہ دو ہی کمرے تھے ایک میں سسر اور دوسرے میں سعد کے ابو لیٹے ہوئے تھے۔۔۔۔

سفورا اور اس کی ساس نے اس کے پاس موجود تھیں۔۔۔

وہ مشکل اور کٹھن وقت گزرا تھا اور ایک بچے کے رونے کی تیز آواز بارش میں شامل ہوئی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

سلطانہ طویل تکلیف کی وجہ سے غنودگی میں چلی تھی۔۔۔

سفورا کی ساس نے بچی کو نہلا دھلا کر گود میں اٹھایا اور سعد کے باپ کے پاس گئی تھی۔۔جو سعد کو چپ کروانے میں لگے ہوئے تھے۔۔

"چل میرا پتر سعد کو مجھے دے دے اس بچی کے کان میں آزان دے۔۔۔اس کو بتا ۔۔اس کا خالق دونوں جہان کا بادشاہ ہے۔۔۔۔اس کو بتا۔۔۔یہ ایک مسلمان گھر میں پیدا ہوئی ہے۔۔"

سعد اپنے جیسی چھوٹی چیز کو دیکھ کر پہلے حیران پھر خوش ہوا تھا وہ چہرے پر مسکراہٹ لئے اس بچی کو دیکھ رہا تھا سعد کی عمر تب ڈیڑھ سال تھی۔۔۔

سعد کے ابو نے اذان دے کر اس کپڑے میں لپٹی بچی کے ماتھے پر بوسہ دے کر اپنی ماں کو پکڑا دی تھی اب اس نے بچی کو سعد کے پاس بستر پر لیٹا دیا تھا سعد اس کو ڈر ڈر کر ہاتھ لگاتا پھر ایک دم پیچھے ہٹ جاتا۔۔۔وہ کھلکھلا کر ہنس رہا تھا اس کی دادی سعد کی الماری میں سے سعد کا ایک پرانا جوڑا نکال کر اس بچی کو پہنا رہی تھیں۔۔۔

سلطانہ اس بات سے بے نیاز کے اس کی اولاد کیا پیدا ہوئی ہے کافی راتوں کی جاگی سکون سے سو چکی تھی۔۔۔ سفورا اس کی صفائی ستھرائی کر کے اس کے اوپر رضائی ڈال آئی تھی۔۔۔

وہ جب آئی تو اس کی ساس سعد کا فیڈر دھو کر اسی کا ڈبے والا دودھ بنا کر اس کو پلا رہی تھی۔۔ جبکہ سعد اس کا ننھا ہاتھ پکڑتا پھر شرما کر دادی کے پیچھے چھپ جاتا۔۔۔

"خالا سعد کا فیڈر اس کو دینے کی کیا ضرورت تھی؟؟؟"

وہ غصے اور بد لحاظی سے بولی تھی

"ارے بہو۔۔۔ تو کیا کرتی۔۔۔ بچی بھوک سے نڈھال ہو رہی تھی اس کی ماں تو سب گھوڑے گدھے بیچ کر سو گئی ہے۔۔ اوپر سے صبح کے تین بج رہے ہیں ۔۔۔ طوفانی بارش۔۔ ورنہ میں سعد کے ابا کو بھیج کر سب نیا منگوا لیتی۔۔۔"

وہ پر سکون سے اس بچی کا ماتھا چوم کر بول رہی تھیں۔۔

"اور تم ابھی تک جاگ رہے ہو۔۔ چلو اٹھو۔۔۔دماغ خراب کر کے رکھا ہے میرا تم سب نے مل کر۔۔"

وہ اپنے شوہر سعد کے باپ کی طرف جتا کر بولی تھیں وہ نفی میں افسوس ملی نظروں سے سفورا کو دیکھتے ہوئے سر ہلا کر سونے لیٹ گئے تھے۔۔

دادی اس بچی کو اپنے کمرے میں لے گئی تھیں سعد اس کے پیچھے اداس سا دیکھتا ہوا ماں کی گود میں سو گیا تھا

صبح دادی نماز پڑھ کر دوبارہ سو گئی تھیں جبکہ بارش اب بھی جل تھل مچائے ہوئے تھی دن کے آٹھ بجنے کو تھے آج چونکہ اتوار کا دن تھا سعد کے ابو کی بھی چھٹی تھی ۔۔۔سفورا کو ایک دم رات والی اس عورت کا خیال آیا تھا وہ سوئے ہوئے سعد کے اوپر لحاف ٹھیک کر کے اس گودام کی طرف گئی تھی اس سے پہلے کے وہ اندر جاتی ۔۔اندر سے آتی آواز نے اس کے قدم روک لئے تھے۔۔

"میں بس دو پہر تک آجاؤں گی۔۔۔۔تم ان دونوں کے ھمزاد پر خاص نظر رکھو ۔۔"

"وہ جگہ ہم بہت جلد چھوڑنے والے ہیں۔۔"

سلطانہ کی آواز سفورا کے کانوں سے ٹکرائی تھی سفورا نے ایک کالا سایہ اس گودام سے نکل کر باہر جاتا دیکھا تھا جو ان کے صحن میں لگے برگد کے درخت سے ہوتا ہوا غائب ہوا تھا۔۔

سفورا کو شروع سے ہی اس قسم کی عجیب و غریب چیزوں کے بارے میں جاننے کا بہت شوق تھا وہ خوشی خوشی اندر گئی تھی جہاں سلطانہ آرام سے سو رہی تھی۔۔۔

وہ اپنے اس وہم پر حیران تھی۔۔کہ اگر یہ سو رہی تھی تو ابھی وہ آواز اور سایا ۔۔۔۔

"باجی۔۔۔۔"

وہ سلطانہ کے پاس بیٹھ کر اس کو جگاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"ھمم۔۔۔۔۔وہ کہتی ہوئی کچھ یاد آنے پر فورا اٹھ کر بیٹھی تھی۔۔۔۔

سفورا کو لگا اسے اپنی ولاد کی فکر نے اٹھا دیا ہے مگر اصل بات رات والے عمل کا ادھورا رہ جانا تھا۔۔۔

"اٹھ گئی میری دھی چل اب اپنی بیٹی کو اپنے سینے کی گرمی دے۔۔تاکہ تمہاری ممتا کو چین آجائے۔۔۔"

اسی وقت دادی بچی کو اٹھائے اندر آئی تھیں لفظ بچی سن کر سلطانہ کے چہرے پر ناگواری آئی تھی۔۔۔ مگر وہ مسکرا کر اس کو اپنی گود میں لے کر بیٹھ گئی تھی۔۔

"بارش رک گئی ہے کیا؟؟میں اب گھر جاؤں گی۔۔۔اس کے ابو پریشان ہو رہے ہوں گے۔۔۔"

سلطانہ نے بات بنائی تھی۔۔۔

"ہاں ہاں کیوں نہیں بیٹا۔۔ مگر تم اتنی رات کو اس حالت میں باہر آئی کیوں تھی ؟؟"

دادی نے خلوص سے پوچھا تھا جبکہ سفورا کو یخنی چڑھانے اور ناشتے کا انتظام کرنے بھیجا تھا جس پر وہ ایک نظر غصے کی اپنی ساس پر ڈال کر چلی گئی تھی

"وہ۔۔۔۔دراصل مجھے نیند میں چلنے کی عادت ہے۔۔روز وہ تالا لگا کر سوتے ہیں رات بھول گئے تو میں۔۔۔ نکل آئی۔۔"

سلطانہ نے بہت خوبصورتی سے جھوٹ بولا تھا ساتھ ساتھ وہ بچی کو دبا رہی تھی بچی ایک دم زور زور سے چیخنے لگی تھی دادی نے اسے اپنی گود میں لے کر چپ کروایا تھا اب وہ اسے ادھر سے اپنے کمرے میں لے آئی تھیں جہاں اسے فیڈر بنا کر سعد کے ساتھ لیٹا دیا تھا سعد نے آنکھ کھلتے ہی اس ننھے وجود کو اپنے پاس دیکھ کر اس پر ہاتھ رکھ کر وہ دوبارہ سو گیا تھا

سلطانہ کی جان دادی کے سوالوں اور اس بچی سے ایک ساتھ چھوٹ گئی تھی۔۔۔

سفورا یخنی اور ناشتہ لائی تھی سلطانہ وہ کھا کر اب جانے کے لئے اٹھی تھی کیوں کہ بارش بھی تھم چکی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کے دوبارہ بارش آتی وہ گھر پہنچنا چاہتی تھی

وہ اس بچی کو اٹھا کر اس گھر سے نکل گئی تھی جبکہ سعد نے اس بچی کے جانے پر رو رو کر پورا گھر سر پر اٹھا لیا تھا وہ دروازے کی طرف ہاتھ کر کر دونوں ہاتھ منہ پر رکھ کر روتا رہا۔۔۔

بارش تھمنے کی وجہ سے بہت سے لوگ گھروں سے نکل کر اپنے کام نپٹانے باہر آ چکے تھے۔۔۔سلطانہ کافی آگے آ کر ایک خالی گلی میں مڑی تھی جہاں اس وقت کوئی نہیں تھا وہاں دو گھروں کے درمیان ایک گھر کی جگہ خالی تھی جس جگہ کو محلے والوں نے کچرا کنڈی بنا دیا تھا دو تین محلوں کا کچرا ادھر ہی پھینکا جاتا۔۔۔۔

اس نے کسی کو بھی اپنی طرف متوجہ نا ہونے کی تسلی کی اور اس بچی کو اس ڈھیر پر لیٹا دیا۔۔۔وہ پر سکون سی اپنا انگوٹھا چوس رہی تھی۔۔

سلطانہ اب تیزی سے اپنی منزل پر پہنچی تھی۔۔۔زچگی کے بعد کا اب اسے ایک خاص عمل کرنا تھا۔۔۔

وہ اپنے کمرے میں موجود دونوں تابوتوں کے پاس گئی تھی ان پر ایک خاص پانی ڈال کر اب وہ کچھ پڑھنے بیٹھ گئی تھی۔۔۔

زچگی کے پہلے چالیس دن اسے خاص شیطانی عبادت کرنی تھی۔۔۔جس سے اس کی طاقت میں اضافہ ہونا تھا۔۔۔اب اس کا ارادہ کسی آبادی والی جگہ پر شفٹ ہو کر اپنے علم سے لوگوں کے ناجائز کام کر کے پیسہ کمانا تھا۔۔۔

ایسا ہی ہوا۔۔۔اس نے چالیس دن پورے ہوتے ہی آبادی سے تھوڑا دور کچی روڈ پر پرویز کی جمع کمائی سے ایک گھر لیا تھا۔۔۔

بہت جلد ہی اس کا چرچا ہوا تھا۔۔۔اور اسے

"باجی"

www.novelsclubb.com

کے نام سے جانا جانے لگا۔۔۔۔

بیشک۔۔۔۔ساری بات رجحان کی ہوا کرتی ہے۔۔۔اپنے مطلب کا بندہ

۔۔۔۔پاتال میں بھی مل جاتا ہے۔۔۔۔"۔

**********_

سعدیہ اور مدثر بے ولاد تھے بہت علاج کے باوجود بھی وہ اس خوشی سے محروم

رہے تھے۔۔۔مدثر واپڈا میں ملازم تھا۔۔۔

گھر اپنا تھا۔۔۔سرکاری نوکری۔۔۔بجلی فری تھی۔۔گھر میں ہر آسائش تھی

۔۔۔بس اولاد کا غم ان سب سہولتوں کا مزہ کرکرا کر دیتا۔۔۔

سعدیہ مدثر کے لئے ناشتہ بنا کر اس کے پاس بیٹھ گئی تھی۔۔۔آج وہ معمول سے

زیادہ اداس اور چپ چپ تھی۔۔۔۔جس کی وجہ مدثر سمجھ گیا تھا۔۔

وہ ناشتہ چھوڑ کر اس کا ہاتھ پکڑ کر بیٹھ گیا تھا

"دیکھو سعدیہ۔۔۔اللہّ نے سب دیا ہے ہمیں جس کا کوئی خواب دیکھتا ہے۔۔۔اگر اولاد نہیں دی تو اس میں بھی کوئی مصلحت ھو گی۔۔۔۔اللہّ کی رضا میں جو خوش نہیں ہوتا نا۔۔۔اللہّ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔۔۔

حدیث قدسی (مفہوم)

"اے ابن آدم!

ایک تیری چاہت ہے اور ایک میری چاہت ہے۔ہو گا تو وہ ہی جو میری چاہت ہے ۔پس اگر تو نے سپرد کر دیا

خود کو،اس کے جو میری چاہت ہے۔

تو میں بخش دوں گا تجھے وہ،جو تیری چاہت ہے،اور اگر تو نے تو گردانہ کی اس سے، جو ہے میری چاہت ہے،تو میں تھکا دوں گا تجھ کو اس میں جو ہے تیری چاہت،پس ۔۔۔۔۔ھر ہو گا وہ ہی جو میری چاہت ہے۔"

مدثر نے اسے اللہ کی رضا میں قائل کرنا چاہا تھا۔۔

"ہم بچہ گود لے لیتے ہیں مدثر۔۔۔خاندان میں کوئی ایسا نہیں جو ہمیں اپنا بچہ دے۔۔۔آپ ایسا کریں آج ہی میرے ساتھ چلیں ہم ایدھی سینٹر سے بچہ گود لے لیتے۔۔۔۔ہمارا گھر مکمل ہو جائے گا ہیں نا؟؟میری ممتا کو بھی سکون آجائے گا آپ ناشتہ کریں پھر چلتے ہیں؟؟؟"

وہ خوشی سے چہک کر بولی تھی۔

"میری جان ایدھی والے بہت سخت شرائط پر بچہ گود دیتے ہیں۔۔۔۔بہت مشکل ہے۔۔۔وہاں سے بچا ملنا۔۔۔۔چلو میں ناشتہ کر لوں پھر اپنے ایک دوست کے پاس سے ہو کر آتا ہوں اس کا کام مختلف فلاحی اداروں کے ساتھ ہے۔۔۔وہ کچھ اچھا اور بہتر حل بتا سکے گا۔۔"

سعدیہ نے پوری خوشی سے رضامندی دی تھی۔۔اب وہ خوشی خوشی ناشتہ کرنے لگے تھے۔۔۔

مدثر آپ ایسا کریں پہلے نکر والے بابے سے سبزی لادیں پھر دوست کے پاس چلے جایئں۔۔۔آپ کی واپسی پر میں بھی فارغ ہو جاؤں گی۔۔۔پھر ہم اپنی بیٹی لینے ساتھ چلیں گے۔۔"

سعدیہ برتن اٹھاتے ہوئے بولی تھی جبکہ مدثر بائیک پر ٹاکی لگا رہا تھا ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی جبکہ بارش کسی خاص وقت کی منتظر رُکی ہوئی تھی۔۔۔

"بیٹی؟؟؟"بیٹا کیوں نہیں؟؟"

مدثر نے حیرانگی سے پوچھا تھا

"جی مدثر۔۔۔میری کوئی بہن نہیں تھی۔۔۔امی بھی بہت جلدی چلی گئی۔۔مجھے بیٹی چاہیے وہ میری بیسٹ فرینڈ بنے گی۔۔۔میری ھمراز۔۔۔آپ کی چغلیاں کرنے کے لئے کوئی تو ہونا چاہیے۔۔۔"

وہ دل سے خوش ہوتے ہوئے بولی تھی

"ھاھاھاھا۔۔۔واہ بھئی۔۔۔مجھ سے عدوت،پلس۔۔۔۔بغاوت کی تیاری ۔۔۔۔۔میں ایسا کروں گا تم دونوں کے بیچ سے نکل جاؤں گا۔۔۔پھر تم اکیلی کڑھتی رہنا اپنی بیٹی کی ساتھ"

مذاق میں کی گئی یہ بات۔۔۔۔فرشتہ سن چکا تھا۔۔اس نے اس پر آمین بولا تھا ۔۔۔اسی لئے کہتے ہیں مذاق میں بھی غلط بات۔۔کوئی بددعا نہیں دینی چاہیے ۔۔۔۔وقتِ قبولیت۔۔۔۔۔کبھی بھی ہو سکتا ہے۔۔۔

وہ بیوقوف میاں بیوی اس بات پر بھی دل کھول کر ہنسے تھے مدثر باہر سبزی لینے چلا گیا تھا سعدیہ کچن میں برتن دھونے بیٹھ گئی تھی۔۔۔وہ ابھی ایک برتن ہی دھو پائی تھی جب مدثر سعدیہ سعدیہ کرتا واپس آیا تھا سعدیہ ہاتھ دوپٹے سے سکھاتی کچن سے نکلی تھی

مدثر کے ہاتھ میں چند گھنٹوں کی لڑکوں کے کپڑے پہنے ایک بچی پکڑے ہوئے تھی ۔۔۔جو آنکھیں کھولے مدثر کو بغور دیکھ رہی تھی

"سعدیہ۔۔۔۔ہماری بیٹی۔۔۔۔۔یہ۔۔۔۔کوئی ظالم ادھر کوڑے میں پھینک گیا ہے۔۔"

وہ خوشی اور دکھ کے ملے جلے جذبات لئے نم آنکھوں اور بھاری آواز سے بول رہا تھا وہ اس کو چومتا جاتا اور شرٹ کے کف سے آنسو پونچھتا جاتا۔۔

وہ دونوں بچی کو دیکھ کے مسلسل رو رہے تھے بچی کو اندر لانے کی دیر تھی بارش نے زور پکڑ لیا تھا۔۔۔

"واہ اللہ تیری قدرت۔۔۔۔کہیں تو کوئی اولاد کے لئے دن رات ترس رہا ہے اور کسی کے لئے اتنی فالتو چیز ہے کہ نو ماہ پیٹ میں رکھ کر بھی اس کے دل میں اس کی محبت نہیں جاگی۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

سعدیہ بچی کو گود میں اٹھائے روتے روتے بولی تھی۔۔

وہ دونوں بہت خوش تھے سعدیہ اور مدثر نے اس بچی کا نام مناہل رکھا تھا۔۔۔

لوگ آآ کر مبارک باد دیتے۔۔۔۔انہوں نے محلہ بھر میں مٹھایاں بانٹی تھیں کچھ لوگ دل سے ان کی بھری گود دیکھ کر خوش تھے تو کچھ حسد کا شکار دل میں بغض رکھے محض منہ سے خوشی کا اظہار کر کے چلتے بنے۔۔۔

کہتے ہیں اگر اللہّ کوئی دعا قبول نہیں کر رہا تو اس کے لئے ضد نا کریں کیوں کہ آپ نہیں جانتے کہ اس دعا کو پورا نا کر کے اللہّ نے اس کے بدلے میں آپ کو کس کس نعمت سے نوازا ہے۔۔۔ مگر انسان کبھی بھی اس مصلحت کو نہیں سمجھنا چاہتا ۔۔۔یہی ادھر ہوا تھا۔۔

سعدیہ کو اولاد دے کر اللہّ نے شوہر کا ساتھ لے لیا تھا۔۔۔

پندرہ دن ہی گزرے تھے جب اس کی موت کرنٹ لگنے سے ہوئی تھی۔۔۔اس کی میت صحن میں پڑی تھی سعدیہ چپ چاپ مناہل کو گود میں اٹھائے اسے محض دیکھ رہی تھی اس کے کانوں میں بار بار مدثر کا قہقہ اور وہ الفاظ گونج رہے تھے۔۔۔۔

"ھاھاھاھاھا میں ایسا کروں گا تم دونوں کے بیچ سے نکل جاؤں گا۔۔۔"

"نہیں۔۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔آپ نہیں کر سکتے ایسا۔۔۔۔میں کبھی نہیں معاف کروں گی آپ کو مدثر۔۔۔۔ کس کے سہارے چھوڑ کر جا رہے ہیں ہمیں۔۔۔اللہّ کے بعد تو کوئی نہیں تھا ہمارا۔۔، مدثر۔۔۔۔۔"

وہ چیخ کر تکلیف کی آخری حد لئے ہوئے تھے بادل زور سے گرجے تھے۔۔۔ بارش نے زور پکڑ لیا تھا۔۔۔آدمیوں نے جلدی سے میت برآمدے میں کی تھی سعدیہ بیہوش ہو گئی تھی کچھ عورتیں مناہل کو گود میں لے کر سعدیہ کو ہوش میں لانے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔۔

وقت تھم سا گیا تھا۔۔۔سعدیہ ہر وقت مناہل کو گود میں اٹھائے رکھتی۔۔۔۔

وہ گھر کا کام جیسے تیسے نپٹا کر مناہل کے ساتھ مدثر کی باتیں کرتی مگر کچھ لوگوں کی زبان نے اس سے یہ خوشی بھی لے لی۔۔۔

ایسا ہی ایک دن تھا جب کوئی رشتہ دار خاتون سعدیہ کے پاس آئی تھی مگر اسے لوٹا پوٹا ویران دیکھنے کی بجائے مناہل کے ساتھ خوش دیکھ کے اس کے کلیجے میں مانو سانپ لوٹے تھے۔۔۔اس کی زبان فورا حرکت میں آئی تھی۔۔۔

"میرا دل تو سعدیہ تمہاری حالت دیکھ کر منہ کو آتا ہے۔۔۔کسے پل بھر میں سہاگن سے بیوگی۔۔۔۔۔"

وہ دوپٹہ منہ پر رکھ کر رونا روکنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

سعدیہ جو مناہل کو پیار کر رہی تھی ایک دم اس کی بات سے اداس ہوئی تھی ۔۔۔اس کا زخم کو ایک بار پھر کریدہ گیا تھا۔۔۔اس کی آنکھیں آنسوؤں سے دھندلی ہوئی تھیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

"جانے یہ منحوس کس کا گناہ ہے۔۔۔۔تمہارا شوہر کھا گئی۔۔۔۔اور تم ہو کے اپنی مجرم کو سینے سے لگا کر بیٹھ گئی ہو۔۔۔نکال باہر کرو۔۔۔ویسے تم سے مجھے اس بیوقوفی کی ذرا برابر بھی امید نہیں تھی سعدیہ۔۔۔"

"اللہ توبہ۔۔۔پتہ نہیں پیدا ہوتے ہی ادھر اپنے ماں باپ کے ساتھ اس جنم جلی نے کیا کیا کیا ہو گا۔۔۔ تبھی۔۔۔ تبھی تو انہوں نے بھی نکال باہر کیا ورنہ لڑکی ذات ۔۔۔ہیں۔۔۔لڑکی ذات اپنی عزت کون ایسے پھینکتا ہے۔۔۔"

وہ کانوں کو ہاتھ لگا لگا کر سعدیہ کے سر پر ہاتھ پھیر کر اب سعدیہ کے تاثرات دیکھ رہی تھی جس سے اس کو تیر نشانے پر لگتا نظر آ چکا تھا۔۔۔

اب وہ خاموشی سے چائے کے موٹے موٹے گھونٹ بھرتی شیطانی مسکراہٹ لئے باہر موسم کا جائزہ لے رہی تھی۔۔۔

وہ دن تھا۔۔۔جب سعدیہ کے دل میں مناہل کے لئے نفرت کا بیج بو گیا تھا ۔۔۔وہ اب بھی مناہل کا ہر کام کرتی مگر ممتا والی گرمی کہیں کھو گئی تھی۔۔۔

جب مناہل بولنے لگی اس نے سعدیہ کو امی کہا وہ دل ہی دل میں بہت خوش ہوئی مگر اس کے دل میں مناہل کے لئے ایک فاصلہ آ چکا تھا۔۔

اسے جب بھی اپنی بیوگی کا احساس ہوتا وہ بلاوجہ کے مناہل کو ڈانٹتی۔۔۔ تھوڑی بڑی ہوئی تو مارتی بھی۔۔ مناہل گھر کا ہر کام سعدیہ کو خوش کرنے کے لئے کرتی مگر اس نے سعدیہ کی آنکھوں میں کبھی اس محبت کو نہیں دیکھا جو وہ اس ماں میں چاہتی تھی

۔۔۔۔

کسی کے چند جملوں نے ایک ماں سے اس کی بیٹی اور ایک بیٹی سے اس کی ماں چھین لی تھی۔۔۔

سعدیہ کو شوہر کے ڈیوٹی کے دوران موت واقعہ ہونے کی وجہ سے ایک بڑی رقم ملی تھی۔۔۔ پینشن الگ۔۔۔ بجلی تا عمر فری تھی۔۔ وہ سودا سلف لانے مناہل کو بھیجتی وہ سعدت مند اولاد چپ چاپ ماں کا ہر حکم بجالاتی گھر کا کام بھی کرتی اور رات کو سعدیہ کو اس کے سو جانے تک دباتی۔۔۔ وہ جب بھی امی کہتی سعدیہ اسے نفرت سے اس کو کیسی کا گناہ کہتی اور اسے سزا کے طور بارش میں نکال دیتی۔۔۔

www.novelsclubb.com

مناہل ساری ساری رات بارش میں بھیگ کر صحن میں گزار دیتی۔۔۔آہستہ آہستہ بارش نے اسے اپنا لیا۔۔۔وہ بارش کے ساتھ اپنے دل کی ہر بات کرتی۔۔۔اسی دوران سعدیہ نے اس کا ایڈمشن ایک سرکاری اسکول میں کروا دیا تھا۔۔۔وہ میٹرک کر چکی تھی اور اب وہ 17 سال کی تھی۔۔۔

سعدیہ ہر وقت کھانستی رہتی۔۔۔اسے ٹی۔بی ہو چکی تھی۔۔۔اور جس اسٹیج پر اس کی تشخیص ہوئی تھی اس کا علاج ممکن نہیں تھا۔۔۔پھیپھڑے بری طرح متاثر ہوئے تھے۔۔

اسی دوران سفورا تک ایک پریشان حال ماں کا حال پہنچا تھا جو ایک جوڑے میں اپنی بیٹی کی شادی کرنا چاہتی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ سفورا کو مناہل کی اصلیت بتا چکی تھی۔۔۔جس پر اس کو کوئی اعتراض نہیں تھا

۔۔۔

نکاح ہو چکا تھا اب سفورا اور سعد مناہل کے منتظر تھے۔۔۔

مناہل سادہ سا لال جوڑا پہنے سعدیہ کے پاس کمرے میں آئی تھی جو۔۔منہ پر ہاتھ رکھے لیٹی ہوئی تھی۔۔

وہ سعدیہ کے پاؤں پکڑ کر چپ چاپ آنسو بہا رہی تھی۔۔

"آپ۔۔۔آپ بیمار ہیں۔۔۔۔آپ کا ہر حکم میرے لئے خدا رسول کے بعد افضل ہے۔۔۔مگر ابھی اپ کو میری ضرورت تھی۔۔۔۔آپ کا خیال کون رکھے گا ۔۔۔اپ خود سے کوئی بھی کام۔۔۔۔نہیں کر سکتیں۔۔۔میں۔۔۔۔میں ۔۔۔آپ کو بہت زیادہ یاد کروں گی۔۔۔"

"آپ کو اس طرح بیمار چھوڑ کر کیسے جاؤں؟؟؟؟"

وہ درد سے چیخی تھی۔۔۔وہ سعدیہ کے پیروں پر سر رکھ کر دیوانہ وار رو رہی تھی

سعدیہ نے منہ سے ہاتھ ہٹا کر اس کی طرف دیکھا تھا

"مناہل۔۔۔۔"

"جی۔۔۔۔"

وہ فوراً اٹھ کر سعدیہ کے پاس سر کی طرف نیچے بیٹھ گئی تھی

"میں یہ بات خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتی ہوں جتنی تم نے میری خدمت کی ہے میری پیٹ سے نکلی اولاد بھی ہوتی تو وہ بھی نا کرتی۔۔۔"

مناہل نے سعدیہ کا ہاتھ بھری آنکھوں سے چوم لیا تھا

"میں جانتی تھی۔۔۔ تم آج بھی اتنی ہی معصوم ہو جتنی جب مدثر تمہیں لے کر آئے تھے تب۔۔۔۔۔۔ میں تمہیں مار کر ڈانٹ کر خود بھی ہمیشہ اذیت میں رہی ہوں۔۔۔ جانتی ہو میں تمہیں بارش میں معصومیت سے پہلے روتا اور پھر اس سے باتیں کرتا دیکھ بہت روتی۔۔۔۔۔ میری آنکھیں بھی اس بارش کے ساتھ برستی تھیں۔۔۔"

"میرا مرض بہت بڑھ چکا ہے۔۔"

"مجھے ڈاکٹر نے صاف کہا ہے۔۔۔اب ہم کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔زندگی موت خدا کے ہاتھ میں ہے مگر۔۔۔مجھے خود بھی محسوس ہوتا ہے میں اندر سے ختم ہو چکی ہوں۔۔۔۔مجھے بہت پچھتاوا ہے۔۔۔وہ خالہ جن کے چند جملے مجھے ہر بار تمہارے پاس آنے سے روک لیتے تھے۔۔۔۔آج۔۔آج اتنا عرصہ گزر گیا مگر ان چند باتوں کی گونج میرے کانوں میں آتی ہے۔۔۔وہ کب کی چل بسی۔۔کاش ہم کسی کو کوئی مشورہ دیتے ہوئے ایک بار ضرور سوچ لیں کہ ہمارے چند الفاظ کسی سے اس کی زندگی کا مطلب چھین سکتے ہیں۔۔۔۔۔میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں مناہل ۔۔۔اپنی اس۔۔۔۔۔۔دکھی۔۔۔۔۔ماں کو معاف کر دینا۔۔۔"

لفظ ماں سن کر مناہل کے رونے میں اور بھی شدت آئی تھی سعدیہ دونوں ہاتھ جوڑے زور قطار رو رہی تھی۔۔۔

"میں۔۔۔۔میں۔۔آپ کو امی۔۔"

مناہل نے ان کے سینے پر سر رکھ کر پوچھا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"ہاں۔۔۔میری بچی۔۔۔بولوں۔۔میری روح کو سکون ملے۔۔"

"امی۔۔۔۔۔"

مناہل نے ماں کو بیٹھا کر اس کو اپنی باہنوں میں بھینچ لیا تھا۔۔۔۔

ماں بیٹی نے جی بھر کر غبار نکالا تھا۔۔

"مناہل میں۔۔۔اپنا سب تمہارے نام کر چکی ہوں۔۔۔بنک میں کچھ لاکھ۔۔یہ گھر۔۔۔۔یہ سب میرے بعد تمہارا ہے۔۔۔۔میں نے اس کے کاغذ اپنی وصیت ۔۔۔بنک کے لوکر میں رکھوادی ہے۔۔تم کبھی بھی یہاں رہ سکتی ہو۔۔"

یاد رکھنا مناہل میری جان۔۔۔تم لاوارث نہیں تھی۔۔۔یہ گھر میں نے وصیت میں تمہارے نام لکھ کر ثابت کیا ہے۔۔۔تم بلکل ویسی بیٹی ثابت ہوئی ہو جیسی میں اپنے رب سے مانگا کرتی تھی۔۔۔بیشک تم جیسی فرمابردار اولاد قسمت والوں کو ملا کرتی ہے۔۔۔تم ضرور میری کسی نیکی کا صلہ ہو۔۔۔کسی کی وجہ سے کسی کی موت

نہیں ہوتی۔۔۔۔مدثر کا وقت مقرر تھا وہ میری بد بختی نہیں تھی مگر جس طرح تم نے مجھے سنبھالا۔۔۔۔وہ میری خوش بختی ضرور تھی۔۔۔"

سعدیہ دیوانہ وار مناہل کا منہ چوم رہی تھی۔۔اس کی ممتا نے آج اسے رخصت کرتے ہوئے بے بسی سے جوش مارا تھا۔۔۔افسوس آج 18 سال بعد اس رشتہ دار عورت کی ان چند جملوں کا سحر ٹوٹا تھا۔۔افسوس۔۔۔۔

"ارے۔۔۔جلدی کرو۔۔۔۔بارش تیز ہو رہی ہے۔۔"

سفورا ماں بیٹی کو لپٹا دیکھ کر غصے سے بولی تھی۔۔۔

"جا۔۔۔جا میری بچی اللہ تمہیں دنیا جہاں کی خوشیاں دے۔۔۔تم ہمیشہ آباد رہو ۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

مناہل ماں کی دعا کے ساتھ روتی دھوتی سعد کے ہمراہ چلی گئی تھی۔۔۔

مناہل کی شادی کو ایک ہفتہ ہی ہوا تھا جب سعدیہ کی تکلیف ختم ہوئی تھی۔۔۔اور وہ اپنے مدثر کے پاس چلی گئی تھی۔۔۔۔

مناہل کو سعد نے سنبھالا تھا۔۔۔ایک طرح مناہل کی فکر اللہّ نے ختم کی تھی وہ ہر وقت سعدیہ کے لئے پریشان رہتی۔۔۔جب آپ کسی کی تکلیف کا خاتمہ نا کر سکتے ہو۔۔۔تو اس کی موت۔۔۔۔دل میں صبر اور سکون ڈال دیتی ہے۔۔۔

تیز بارش۔۔۔۔۔۔سکون۔۔۔آخری آرام گاہ۔۔

**********_

(یہ سین مناہل کی پیدائش کے چالیس دن بعد باجی کے دوسری جگہ شفٹ ہو جانے کے بعد کے ہیں)

www.novelsclubb.com

اس نئی باجی کی آمد کی خبر سفوراتک بھی پہنچی تھی۔۔۔

وہ پہلی فرصت میں ہی ادھر گئی تھی۔۔۔اس نے باجی کو فورا پہچان لیا تھا

بیٹی کا پوچھنے پر سلطانہ عرف باجی نے چند دن بعد اس کی موت کا بتایا تھا۔۔وجہ تیز بارش میں بھیگنے کی وجہ سے نمونیہ تھی۔۔۔۔

سفورا باجی کی مریدی میں آگئی تھی۔۔۔وہ اس سے جادو سیکھنے لگی۔۔۔طرح طرح کے شیطانی چیلے کاٹتی۔۔۔انہی کے بل بوتے پر اس نے اپنے ساس سسر کو موت کی گھاٹ اتار دیا تھا۔۔۔۔شوہر اسے اس شیطانی عمل سے روکتا۔۔یہ اس کی بھی دشمن بن گئی۔۔۔۔

اس نے ایک تیر سے دو شکار کئے تھے۔۔۔اس نے مختلف چیلے کاٹ کر اپنے ساس سسر اور شوہر کو ان خاص موقعوں پر بلی چڑھا کر خاص شکتیاں حاصل کی تھیں

۔۔۔

www.novelsclubb.com

شوہر کی پینشن سے گھر چلتا رہا۔۔۔باجی نے بہادر شاہ اور منی کے ھمزاد کا تابوت سفورا کو دے دیا تھا اور اس پر وہ خاص پانی روزانہ ڈالنے کی تاکید بھی سختی سے کی تھی ۔۔کیوں کہ اب باجی بہت بڑی عامل کے طور پر جانی جانے لگی تھی۔۔۔اس کے

آستانے پر جاہل اور کمزور عقیدے کی عورتوں کا تانتا بندھا رہتا۔۔۔اس کو بہت سے کالے کام کرنے ہوتے اس ٹف روٹین میں اس کے لئے وقت نکالنا ناممکن ہو چکا تھا لہذا یہ کام سفورا کو سونپ دیا گیا تھا جو وہ بلا ناغہ انجام دے رہی تھی۔۔۔

وقت تیزی سے گزرتا گیا۔۔۔سعد کی شادی ہوئی اور سفورا نے باجی کی مدد سے مناہل پر بھی جادو کروا کر قبر میں اتار دیا۔۔۔

مگر روح ان دونوں کی بجائے کسی تیسری جگہ قید ہو چکی تھی یہ کام اس موکل کا تھا جو اب مسلمان ہو چکا تھا اس نے اپنے صوفی بزرگ عالم کی مدد سے سفورا کے عمل کو نا کام کر دیا تھا۔۔۔اور وہ روح اس پاک بزرگ کی حفاظت میں آ گئی تھی

۔۔۔چالیس دن گزرے اور وہ روح مناہل کے جسم میں چلی گئی۔۔۔شیطان اس کا کچھ نا بگاڑ سکا۔۔۔قبر پر سیل نا ہونے کی وجہ سے وہ آسانی سے اس کو پھاڑ پائی تھی

۔۔۔

www.novelsclubb.com

منی نے اس کو نکلنے میں مدد کی تھی۔۔۔وہ یہ جان چکی تھی کہ وہ اس کی سوتیلی بہن ہے مگر وہ فلحال اس سے زیادہ اس کی کوئی مدد نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

_**********

(یہ سین تب کے ہیں جب سعد اور سفورا مناہل کو دفنا کر واپس گھر آئے تھے۔۔۔)

سعد دکھ سے بے حال تھا۔۔۔بارش بھی زوروں پر تھی صبح ہونے کو تھی۔۔۔صبح کے چار بج رہے تھے سفورا سعد سے نظر بچا کر باجی کی طرف نکلی تھی۔۔

وہ جلدی جلدی تیز بارش کی پرواہ کئے بنا چلتی جا رہی تھی۔۔

باجی کے گھر پہنچتے ہی اس نے شکر کیا تھا دروازہ کھلا تھا وہ تقریبا بھاگ کر اندر گئی تھی

www.novelsclubb.com

۔۔۔

اندر کا منظر بہت ہولناک تھا باجی بے بس سی آنکھیں پھاڑے چھت کی طرف دیکھ رہی تھی اس کے جسم کا کوئی بھی حصہ نظر نہیں آ رہا تھا وہ ہی لال کیڑیاں جنہوں

نے ایک بار سفورا کو بھی کاٹا تھا باجی کے پورے جسم پر کاٹ رہی تھیں اس کے جسم سے خون رس رہا تھا اور سوجن بھی ہو چکی تھی اس کا منہ کان ناک ہر جگہ انہی لال باریک کیڑیوں کی بھرمار تھی۔۔

سفورا کو دیکھ کر اس نے کیڑیوں سے بھرا منہ بمشکل کھول کر بولنا شروع کیا تھا اس کی زبان اور ہونٹ بھی خون و خون اور سوجے ہوئے تھے۔۔

"سب ختم۔۔۔سب ختم کر دیا تو نے سفورا۔۔۔تو میرے ہاتھوں میری اپنی ہی اولاد۔۔ کو مروانا چاہا۔۔۔وہ۔۔۔وہ اس پرویز کی اولاد تھی۔۔ جیسے ہم جیسا کوئی مارنے کی پاداش میں اپنی ہی تباہی کو آواز دینا تھا۔۔۔۔میں تباہ ہو گئی سفورا ۔۔۔تم جیسی کم عقل عورت پر بھروسہ کر کے۔۔۔وہ عجیب سی آواز میں بہت مشکل سے ایک ایک لفظ بول رہی تھی کیڑیاں اب اس کے حلق میں گھس رہی تھیں۔۔۔وہ اتنی تکلیف میں تھی کہ تکلیف کی آواز نکالنا بھی دوبھر ہو رہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

سفورا کراہت کی شکلیں بنا کر اس کی طرف حیرانگی اور خوفزدہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔

"میرا ایسا کوئی نہیں ہے۔۔۔ جس سے میں محبت کرتی ہوں۔۔۔اس کا عذاب سیدھا مجھ پر آیا ہے۔۔۔ مگر تمہاری جان تو تمہارے بیٹے میں ہے اب تم دیکھنا ۔۔۔وہ قطرہ قطرہ موت مرے گا۔۔۔۔"

باجی نے کیڑیوں سے لبریز ہاتھ اوپر اٹھا کر کہا تھا

"باجی۔۔۔ باجی مجھ سے غلطی ہو گئی ہے۔۔۔۔اب میں سب کیسے ٹھیک کروں ۔۔۔ باجی۔۔۔مجھے بتائیں۔۔"

سفورا ہاتھ جوڑ کر روتے ہوئے بولی تھی۔

"پرویز۔۔۔پرویز کی قبر پر جاؤ۔۔۔۔اس سے معافی مانگو۔۔۔"

باجی نے کی سانس اب تکلیف سے اکھڑنے لگی تھیں

"جاؤ۔۔۔اپنا علم میں تمہیں سونپتی ہوں۔۔۔تم سے اپنا بدلہ لینے کی اس سے بڑی کوئی سزا ہو ہی نہیں سکتی۔۔۔۔۔اے شیطانی طاقتوں میں تم سب کو حکم دیتی ہوں ۔۔۔۔حکم دیتی ہوں۔۔۔کہ آج سے تم سب سفورا کے ہر حکم کو بجالاؤں گے اور اسی کی مریدی کروگے۔۔۔۔"

ایک کالا سایا باجی سے نکل کر سفورا میں جا گھسا تھا۔۔۔سفورا خوف کے مارے بیہوش ہو گئی تھی۔۔۔

باجی کی روح پرواز کر چکی تھی اس کا وجود اب بھی وہ ہی لال کیڑیاں کھا رہی تھیں ۔۔

ان میں کچھ سفورا پر بھی چڑھ چکی تھیں مگر وہ بیہوش تھی۔۔۔

تیز بارش۔۔۔۔۔شیطان۔۔۔۔۔۔اور شیطان کا خوفناک انجام۔۔۔

**********_

**********_

منی اور ماسٹر جی کی زندگی بظاہر نارمل تھی وہ دونوں اپنے اپنے کام کرتے زیادہ تر وہ کچھ نا کھاتے مگر جب کبھی کھاتے تو گوشت کا سالن۔۔۔ان کا دل گوشت کھا کھا کر تنگ آ گیا تھا مگر سبزی وغیرہ کھانا ناممکن سا لگتا تھا۔۔۔شروع شروع میں جب کوئی دال یا سبزی لے آتا وہ بس اس کو دیکھ دیکھ کر ہی ترستی آنکھوں سے نظریں چرا لیتے ۔۔۔

دماغ ہاتھ کو سبزی کا نوالا تک بنا کر کھانے کا حکم ہی نا دیتا۔۔۔جسم میں حاکم تو کہیں دل اور کہیں دماغ ہوا کرتا ہے۔۔۔

اگر دل اپنی من مانی کر جائے تو اکثر گناہ ہو جایا کرتے ہیں۔۔۔مگر جہاں دماغ کی حاکیمت ہو وہاں نتیجہ جرم کے طور نکلتا ہے۔۔۔۔

جرم اور گناہ میں میرے نزدیک جرم زیادہ خطرناک نتائج لے کر سامنے آیا کرتا ہے کیوں کہ گناہ میں اکثر ہماری نادانی اور اپنی ذاتی غرض شامل ہوتی ہے گناہ سے

سراسر ہم اپنا نقصان سب سے زیادہ اور پہلے کرتے ہیں۔۔۔ مگر جہاں اپنے ہوش و حواس میں رہ کر ہم اپنے دماغ کی سنتے ہیں پھر ہمارا مقصد کسی کی تباہی سب سے پہلے ہوتا ہے۔۔۔۔۔ مجرم اور گناہ گار میں بہت فرق ہے۔۔۔ گناہ گار بندہ اکثر اپنے اور اللہّٰ کے علاوہ کسی کا مجرم نہیں ہوتا مگر۔۔ مجرم۔۔۔۔ اپنا اللہّٰ اور پوری انسانیت کا گناہ گار ہوتا ہے۔۔۔۔

بہت کم وقت لگتا ہے۔۔۔ گناہ گار سے مجرم بننے میں۔۔۔ گناہ گار کی طلب معافی ہوا کرتی ہے مگر مجرم کو سزا دے کر گناہ گاری کا احساس دلائے بغیر معافی دینا اس کو جرم کا ایک اور موقع دینا ہے۔۔۔

قصہ مختصر۔۔۔۔۔ گناہ گار اور مجرم دونوں ہی ناپسندیدہ ہیں۔۔۔۔۔ بہتر ہے دل اور دماغ میں سے کسی ایک کو بھی مکمل حاکمیت نا دی جائے۔۔۔ دل کی تب تک مانو جب تک وہ گناہ پر نہیں اکسا رہا جہاں یہ حد پار لگے۔۔۔ حاکمیت دماغ کو دے دو ۔۔۔تب تک اس کی مانو جب تک وہ جرم سے روکے ہوئے ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

اگر فیصلہ بہت مشکل لگے تو دل کی مان لو۔۔۔کیوں کہ دل میں اللہ بستا ہے ۔۔۔۔دل کے فیصلے اکثر دماغ بھی مان لیا کرتا ہے۔۔۔مگر دل کی اکثر ساری عمر گزر جاتی ہے مگر وہ دماغ کا فیصلہ مان نہیں پاتا۔۔۔۔۔ویران دل۔۔۔۔کو دماغ کبھی سبز نہیں کر سکتا۔۔۔۔مگر دل۔۔۔دماغ میں جینے کی نئی امنگ بھر سکتا ہے ۔۔۔

ماسٹر جی اور منی۔۔۔کی حاکمیت نا دل کی تھی نا دماغ کی یہاں تو معاملہ ہی الٹ تھا ۔۔۔وہ مکمل تھے۔۔۔ہاں مکمل۔۔۔۔۔نہیں۔۔۔دل اور دماغ کے بغیر انسان اور جانور میں کوئی فرق نہیں۔۔۔جہاں کچھ پانے کی چاہت۔۔۔کچھ پانے خواہش نا رہے پھر بس کھا پی کر سونا تو انسان کہلوانے کے لئے کافی نہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

بہر حال ماسٹر جی ایک ماہ چار پائی پر گزار لینے کے بعد۔۔۔باقاعدگی سے اسکول جانے لگے تھے۔۔۔

وہ پڑھاتے منہ پر ہاتھ رکھ کر ایک طرف ہو کر گوشت کی الٹی کرنے لگتے ۔۔۔۔ان سے محبت اور اپنائیت کی وجہ سے اکثر ان کے شاگرد ان کو ایسا دیکھ کر رو پڑتے۔۔۔جب جب ان کا ھمزاد وہاں آدم خوری کرتا وہ اس کا ذائقہ اپنے منہ میں محسوس کرتے۔۔۔۔ان کو ہر وقت متلی رہتی۔۔۔آخر وہ قے کر کے پُر سکون ہو جاتے یہی حال منی کا تھا۔۔۔۔سلطانہ نے پل پل ماسٹر جی اور منی۔۔۔کو حرام کھانے کا احساس دلایا تھا۔۔۔اکثر وہ اور منی باآواز بلند رو دیا کرتے۔۔۔

منی۔۔۔بھی اسکول جانے لگی تھی۔۔۔وہ بلاشبہ صاف رنگ کی بھوری آنکھوں والی خوبصورت لڑکی تھی۔۔۔۔قد کھاٹ بھی اچھا تھا اسے وہاں اکثر مذاق کا نشانہ بنایا جاتا۔۔۔۔وہ جب کلاس کے دوران بھاگ کر قے کرنے جاتی تو کچھ خدا کی بنائی حدود کو بھولی ہوئی لڑکیاں اس کو پریگننٹ پریگننٹ کہہ کر ذلیل کرتیں۔۔۔وہ وقت منی کے لئے کسی ناقابل برداشت سزا کی طرح تھا۔۔۔۔مگر وقت کی ایک

www.novelsclubb.com

خوبی جو بہت خوبصورت ہے۔۔۔وہ یہ کہ وہ اچھا ہو یا برا گزر ہی جایا کرتا ہے

۔۔۔منی کا برا وقت بھی گزرتا چلا گیا۔۔۔۔مشکل تھا مگر۔۔۔۔۔۔۔گزر گیا۔۔۔۔

(یہاں یہ بات یاد رہے کہ ھمزاد کی عمر نہیں بڑھتی۔۔۔۔جب منی کا ھمزاد قید کیا گیا تھا تب وہ چھ سال کی تھی۔۔۔اس کا ھمزاد جو قبرستان میں ہے وہ اب بھی چھ سال کی بچی کا ہی ہے مگر جو منی دنیا میں ایک مکمل انسان ہے اس کی عمر میں اضافہ وقت کے ساتھ ہی ہوا ہے، ھمزاد کی عمر نہیں بڑھتی یہ میں نے ادھر فرض کیا ہے اصل میں کیا حساب ہوتا ہو گا یہ بس ھم سب کا اللہّ جانتا ہے بیشک)

منی 25 کی ہو چکی تھی۔۔۔بی۔اے کے بعد اس نے بی۔ایڈ پرائیویٹ کیا تھا

جس کا نتیجہ آنے والا تھا وہ گھر پر ہوا کرتی تھی آج کل جب ماسٹر جی کی ریٹائرمنٹ کا دن آن پہنچا تھا۔۔۔

پورا گاؤں آج اسکول میں ماسٹر جی کو الوداع کرنے پہنچا ہوا تھا۔۔۔اسکول کھچا کھچ ہر عمر کے لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔۔۔

ماسٹر جی کی شان میں ہر استاد، اسکول کے پرنسپل اور کچھ طلبہ نے کچھ باتیں اسٹیج پر آ کر مائیک میں کہیں تھیں۔۔۔

ماسٹر جی۔۔۔ مسلسل اپنے صافے (سکارف نما کپڑا)

سے اپنی تر آنکھیں صاف کرتے اور مسکرا کر ارد گرد محبت کرنے والوں کو دیکھ کر رب کا شکر ادا کرتے۔۔۔۔۔اسی دوران ایک خوب رو جوان اسٹیج پر آیا تھا جو ماسٹر جی کی پہچان میں نہیں آ رہا تھا۔۔۔

وہ خوبصورت پینٹ شرٹ کے اوپر لیدر جیکٹ میں ملبوس ایک ہاتھ میں چھتری تھامے بھاگ کر اسٹیج پر آیا تھا۔۔کیوں کہ بادل مسلسل برس برس کر ماسٹر جی کے جانے پر رو رہے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

وہ ایک ادا سے اپنے گیلے بالوں کو ترتیب دیتا بولنا شروع ہوا تھا۔۔۔

تقریب کا ارینج اسکول کے ایڈیٹوریم میں کیا گیا تھا

"السلام علیکم۔۔۔۔۔میرا نام احد ہے۔۔۔۔آپ میں سے شاید ہی کوئی مجھے جانتا بلکہ پہچانتا ہو۔۔۔۔مگر میرا یہاں آنے کا مقصد اس انسان کو خراج تحسین پیش کرنا ہے جو انسانوں میں بسا ایک فرشتہ ہے۔۔۔۔مجھے خدا اور میری ماں کے بعد اگر کسی نے زندگی دی ہے تو وہ۔۔۔۔۔۔تو وہ آپ ہیں ماسٹر جی۔۔۔"

احد کی آواز بات کرتے کرتے بھاری ہو گئی تھی۔۔۔وہ مائیک سے پیچھے ہٹ کر ایک طرف گھٹنوں کے بل بیٹھ کر آنکھیں مل رہا تھا۔۔۔اس کی آنکھیں لال ہو چکی تھیں وہاں موجود اساتذہ میں سے ایک نے اٹھ کر اس کا کندھا تھپتھپایا تھا۔۔۔اس کو پانی کا ایک گلاس لا کر دیا گیا وہ دو گھونٹ بھر کر ٹشو جیب میں رکھتا تیزی سے مائیک پکڑ کر کھڑا ہوا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ماسٹر جی کسی معصوم بچے کی طرح اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔ان کا دل بری طرح گوشت کی ہمک سے خراب ہو رہا تھا وہ اس سے الگ پریشان تھے۔۔۔

"میری ماں۔۔۔۔۔میرے مرحوم باپ کے بعد۔۔۔۔۔۔اپنے دوسرے شوہر کے ساتھ بھیج دی گئی۔۔۔۔وہ روتی رہی۔۔۔گڑگڑاتی رہی مگر۔۔۔نانا جی نے ان کا نکاح کر کے رخصت کر دیا۔۔۔۔اب میں سارا دن گلی میں آوارہ گردی کرتا ۔۔۔مجھے روکنے ٹوکنے والے تو مجھ سے چھن گئے تھے۔۔۔۔"

ایک بار پھر اس کی آواز بھاری ہوئی تھی۔۔۔وہ آنسو اپنے اندر اتار کر بولا تھا۔۔

ایک دن تیز بارش ہو رہی تھی۔۔۔میں ٹھنڈ میں کھانستا ہوا بخار میں تپ رہا تھا ۔۔۔ماں تو تھی نہیں نا جو مجھے اس بارش میں باہر آنے سے روکے رکھتی۔۔۔اور ابو تو۔۔۔۔۔۔اس دنیا میں ہی۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔تھے۔۔"

وہ نچلا لب کاٹ کر بولا تھا اب کی بار اس نے آنسو صاف نہیں کیئے تھے۔۔۔

یہ تب کی بات ہے جب ماسٹر جی نئے نئے سرکاری ماسٹر بنے تھے۔۔۔۔ان کی نظر مجھ پر پڑی انہوں نے مجھ سے گھر پوچھا اور ساتھ چلے آئے۔۔۔انہوں نے میرے نانا جی۔۔۔اور ماموں کو بہت محبت سے میری ذمہ داری، صحت اور تربیت کا احساس

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دلایا۔۔۔انہوں نے پیسے کا رونا رویا۔۔۔ماسٹر جی نے ان کو مجھے روزانہ اپنے پاس بھیجنے کی تاکید کی۔۔۔۔میں تو ویسے بھی ایک بوجھ تھا۔۔۔۔۔فرق پڑتا تو اتنا کہ اب میں گلیوں میں نہیں ماسٹر جی کے ساتھ اسکول اور پھر ان کے گھر پر ہوتا

۔۔۔۔۔مسٹر جی دن رات مجھے اچھے برے کی تمیز بھی سکھاتے اور مجھے پڑھائی بھی اپنی نگرانی میں کرواتے۔۔۔۔۔ایسے ہی مجھے انہوں سائنس کے ساتھ پرائیویٹ میٹرک کا امتحان دلادیا۔۔۔۔۔نویں اور دسویں کی تیاری کے دوران میں مستقل ان کے پاس رکنے لگا تھا۔۔۔مجھے پڑھنے کا کوئی شوق نہیں تھا۔۔۔مگر۔۔ان کی محبت اور مجھے اپنی اہمیت بتانے کا انداز اتنا سحر انگیز تھا کہ میں رات اور دن میں بنا فرق کیے پڑھنے لگا۔۔۔۔پڑھائی کا بیج۔۔۔۔انہوں نے بو دیا تھا مجھے بس اب اسے ہوا اور پانی فراہم کرنا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے آج بھی وہ دن یاد ہے۔۔۔۔جب۔۔۔۔میرا میٹرک کا نتیجہ ہاتھ میں پکڑے ماسٹر جی کسی معصوم بچے کی طرح زار و قطار روئے تھے۔۔۔

میں۔۔۔میں چاروں اضلاع میں پرائیویٹ طالب ہو کر بھی اول آیا تھا۔۔۔

وہ اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا کر دوسری طرف پیشانی کر کے کچھ دیر کھڑا رہا تھا

اس بات پر پورا ھال تالیوں سے گونجا تھا ماسٹر جی کے آنسوؤں میں بھی تیزی آئی

تھی۔۔۔۔ساتھ بیٹھی نقاب اور بڑی چادر میں لپٹی منی نے فخر سے اپنے باپ کی

طرف دیکھ کر ان کے آنسو اپنی انگلیوں کی پوروں سے صاف کیئے تھے۔۔۔

"یہ دنیا ازل سے چڑھتے سورج کی پجاری رہی ہے"

میں اس وقت ایک نام بن گیا تھا بہت سے پرائیویٹ اسکول لپک کر گاؤں آئے

تھے وہ مجھے اپنے اسکول میں ایف۔اس۔سی میں داخلہ دے کر میری کامیابی کو

اپنے نام کے ساتھ جوڑنا چاھتے تھے۔۔۔

مجھے ماسٹر جی کی ناراضگی کا ڈر تھا کہ کہیں وہ یہ نا سمجھیں کہ میں ان کے ساتھ احسان

فراموشی کرنے والا ہوں۔۔۔مگر میں جب بھی ان کی طرف دیکھتا۔۔۔ان کی

چہرے پر ایک عجیب سا سکون ہوتا وہ بس یہ جان کر خوش تھے کہ اب میں گلیوں میں کیڑے مکوڑے کی طرح نہیں رینگوں گا۔۔۔ان کو اس بات سے کوئی سروکار نہیں تھا کہ میری کامیابی کا سہرا دنیا کس کے سر باندھتی ہے۔۔۔میں ان کی دعاؤں میں ایک پرائیویٹ کالج جو کہ ایک این۔جی۔او کے ساتھ بھی منسوب تھا ان کے ساتھ شہر آ گیا۔۔۔جہاں میرے ہاسٹل اور کھانے پینے کا ہر انتظام بلکل مفت تھا ان کو بس میری کامیابی سے مطلب تھا۔۔۔

میں ماسٹر جی کو ہر وقت اپنے ساتھ بیٹھا دیکھتا۔۔۔جب بھی ارادے تھکن کا شکار ہوتے ان کا ہاتھ میرے کندھے پر مجھے تھپکی دیتا۔۔۔میری آنکھوں کے آگے ان کے چہرے کا سکون آتا میں پھر سے نئے سرے سے پُر جوش ہو کر پڑھنے لگتا

www.novelsclubb.com

ماسٹر جی اکثر کہا کرتے تھے ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا۔۔

یہ دنیا عقل مند ذہین انسان کو تو ہرا سکتی ہے مگر ایک محنتی اور مستقل مزاج انسان دنیا کے لئے ایک پہاڑ کی مانند ہوتا ہے جسے وہ کبھی نہیں ہلا سکتی۔۔بس محنت کرو ۔۔۔اللہّ نے آج تک کسی کی محنت کا پھل اپنے پاس نہیں رکھا۔۔۔

بس میں جُتا رہا۔۔۔وقت گزرتا گیا۔۔۔میں نے محنت کی اس ذات نے اپنا وعدہ نبھایا۔۔۔ہر سال وظیفہ ملتا رہا۔۔۔آخر مجھے اسی دوران باقی کی تعلیم کے لئے سرکاری خرچہ پر باہر بھیج دیا گیا۔۔۔

اور آج۔۔۔۔میں ایک کامیاب ڈاکٹر اور سرجن ہوں۔۔۔میں جو ہوں ماسٹر جی آپ کی وجہ سے ہوں۔۔۔آپ نے اس دن تیز بارش میں مجھے اپنا ہاتھ نا دیا ہوتا تو آج۔۔۔۔۔۔۔میں شاید ہوتا ہی نا یا شاید کسی جیل میں چوری یا کسی اور جرم کی سزا کاٹ رہا ہوتا۔۔۔اور آج جب میں یہاں آ رہا تھا کوئی تانگہ کوئی رکشہ کچھ بھی گاؤں کے اندر والے اسٹاپ پر نہیں تھا۔۔۔میرے پاس اپنی گاڑی نا ہوتی تو میں یہاں پہنچ ہی نا پاتا۔۔۔ایک بندے سے جو سائیکل پر تھا اس سے وجہ پوچھی تھی تو وہ چلتے

www.novelsclubb.com

چلتے ہی بولا۔۔۔مطلب وہ بات کا جواب دینے کے لئے بھی رکنا نہیں چاہتا تھا.

۔۔۔کہتا آج ہمارے ماسٹر جی ریٹائرڈ ہو رہے ہیں آج گاؤں میں مقامی چھٹی ہے

۔۔۔۔سب ادھر جمع ہیں۔۔۔میں لیٹ ہو رہا ہوں بابو۔۔۔

احد کا چہرہ آنسوؤں سے پوری طرح بھیگ چکا تھا وہ بھرائی ہوئی آواز بولا تھا

ماسٹر جی۔۔۔

"I love you"

احدا سٹیج سے اتر کر سامنے بیٹھے ماسٹر جی کے قدموں میں سر رکھ کر زور قطار رو رہا تھا ماسٹر جی اس کے سر پر ہاتھ رکھے۔۔۔نم آنکھوں سے مسکرا رہے تھے۔۔۔پورا حال تالیوں سے گونج اٹھا تھا ہر آنکھ ماسٹر جی پر فخر محسوس کرتی اشک بار ہوئی تھی

۔۔۔

"اب میں۔۔۔اس پوری تقریب کے مہمان خاص۔۔بہادر شاہ۔۔۔ نہیں نہیں ۔۔ہمارے دل کی دھڑکن مسٹر جی کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ آکر اپنے خیالات کا اظہار کریں۔۔۔"

میزبان استاد کی آواز نے سحر توڑا تھا احد ماسٹر جی کا ہاتھ پکڑ کر ان کو اسٹیج پر لایا تھا ۔۔۔ماسٹر جی گلا کھنکار کر چہرے پر تبسم سجائے مائیک پکڑ کر کھڑے ہو گئے تھے ایک طالب علم نے ان کے لئے کرسی رکھی تھی مگر انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے انکار کر دیا تھا۔۔۔

"السلام علیکم۔۔۔۔۔"

وعلیکم السلام"

اجتمائی جواب دیا گیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"میں نہیں جانتا۔۔میں نے ایسا کیا کر دیا ہے جو اللہّ نے مجھے اتنی زیادہ محبتوں اور عزت سے نواز دیا ہے۔۔۔میں۔۔۔۔میں واقعی نہیں جانتا کیوں کہ میں نے تو صرف ایک معلم ہونے کا فرض نبھایا ہے۔۔۔۔جو مجھے نبھانا ہی تھا۔۔۔۔وہ ۔۔۔وہ میرا فرض اور کام تھا۔۔۔۔بیشک میرے رب نے یہ عزت میری قسمت میں لکھ بھیجی تھی۔۔۔۔میرا۔۔۔۔۔میرا۔۔۔مجھے اپنا اس میں کوئی بھی کمال نہیں نظر آتا۔۔۔۔بس۔۔۔میری بے بے۔۔۔۔۔۔۔۔میری جنت ہمیشہ ایک ہی بات کیا کرتی تھیں۔۔۔وہ۔۔۔ان پڑھ۔۔۔۔سادہ۔۔۔اور بہت معصوم تھیں ۔۔۔۔وہ ہمیشہ رات مجھے سلاتے ہوئے۔۔۔میرے سر میں ہاتھ پھیرتیں اور کہتیں۔۔۔بہادر شاہ پتر۔۔۔کل توں کتنا ہی کامیاب ہو جاوے۔۔۔اپنی اوقات مت بھولنا۔۔۔تو جانتا ہے اپنی اوقات؟؟؟

میں روز جان بوجھ کر مسکرا کر نفی میں سر ہلا دیتا۔۔۔وہ روز اسی وقت اٹھتیں اور صحن سے اپنی مٹھی مٹی سے بھر کر میرے آگے کر دیتی۔۔یہ ہے تیری اوقات

www.novelsclubb.com

۔۔۔میں ہنس کر کہتا بے بے میں مٹی کیسے ہو سکتا ہوں یہ تو مٹھی کھلتے ہی نیچے گر جاتی ہے میرا اور اس کا کیا جوڑ؟؟؟"

وہ ہاتھ جاڑ کر سکون سی کہتی۔۔۔جب انسان اپنی مٹھی کھولتا ہے (اوقات سے باہر آتا ہے) تو وہ اس مٹی سے زیادہ تیزی سے زمین بوس ہوتا ہے۔۔۔بس پتر اپنی اوقات مت بھولنا۔۔۔ایک بات کہوں پتر تو مجھ سے کتنی محبت کرتا ہے؟"

میں ان کو جپھی ڈال کر کہتا۔۔۔بہت زیادہ۔۔۔۔۔۔اور وہ میرے ماتھا چوم کر کہتیں اپنے استاد کی محبت اس حد سے شروع کرنا۔۔۔اور اللہ جس حالت میں بھی رکھے اس کی رضا میں شکر کرنا۔۔۔شکر میں اللہ نے جو سکون رکھا ہے اس کی قیمت کوئی ناشکرا نہیں جان سکتا۔۔۔

www.novelsclubb.com

بس میں نے ان تین باتوں پر آج تک عمل کیا۔۔۔آپ سب سے یہی کہوں گا ماں، باپ دادا دادی کی تعلیم پر مت جاؤ۔۔۔ان کے تجربے کو اہم مانو۔۔۔۔ان کے سفید بال۔۔۔آپکی ڈگڑی کو غلط ثابت کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔۔۔ان کی

عزت کرو۔۔۔ان کے پاس بیٹھ کران سے آج کی جدید دنیا کا کوئی بھی مسئلہ شیئر کرو وہ اس کا جواب اپنے حساب سے ضرور دیں گے۔۔۔۔ان کے جھکے ہوئے سر ۔۔۔۔جھکے ہوئے کندھے اس سفر کو مکمل کرنے کا ثبوت ہیں جس کا آغاز تم کرنے جارہے ہو۔۔۔اندر کیا ہو گا۔۔۔۔اس زندگی کے دروازے پر بیٹھے اس بوڑھے سے جان لو۔۔

آپ بہت امیر ہیں۔۔۔کہ مغرب کی طرح آپ اکیلے نہیں ہیں آپ کے پاس دادا ،دادی، نانا، نانی موجود ہیں۔۔یقین مانیئے۔۔۔۔یہ لوگ خود میں ایک مکمل درس گاہ ہیں۔۔۔۔ان کو جاہل اور فرسودہ جان کر مت جھٹکو۔۔وہ آپ کی جڑیں ہیں ۔۔۔۔آپ اگر سرسبز ہیں تو اس کی وجہ آپ کے والدین اور یہ چار لوگ ہیں جو آپ کو ہرا کرتے کرتے سوکھ گئے ہیں۔۔۔یاد رکھیں۔۔۔۔اگر آپ اپنی جڑ کی حفاظت نہیں کریں گے تو آپ زیادہ دیر ہرے نہیں رہ سکتے۔۔۔۔"

پورا ہال تالیوں سے گونج اٹھا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"میرے دوستوں۔۔۔میری بچوں۔۔۔میری بہنوں۔۔۔میری بیٹیوں ۔۔۔وقت کی قدر کریں۔۔۔

If you kill(waste) it(time) today,it will "

"definately kill you tomorrow

اگر آپ آج وقت کو ضائع کرتے ہیں تو کل یہ وقت یقنا آپ کو ضائع کر دے گا"

(یہ بات میرے محترم استاد سر انور علی چوہدری اکثر کہا کرتے تھے 😊 اللہّان کو لمبی صحت والی زندگی دے آمین ثم آمین)

آخر میں اتنا کہوں گا اپنے والدین کے بعد اپنے اساتذہ کے احسان کو کبھی مت بھولیں۔۔۔ہمارے پاس آپ کو پالنے پوسنے کے بعد باقی کچھ بھی نہیں بچا ہوتا ۔۔۔ہم نے آپ کو وہ دیا ہوتا ہے جو آپ کی نافرمانی کے باوجود بھی ہم واپس نہیں لے سکتے۔۔ہم نے آپ کو اپنا وقت دیا ہوتا ہے۔۔۔ہم نے آپ کو اپنی زندگی دے دی ہوتی ہے۔۔۔ساری عمر کما کر بھی کبھی کوئی استاد ایک سائیکل سے زیادہ

نہیں خرید پاتا۔۔ہماری ساری عمر کی کمائی آپ کا روشن مستقبل۔۔۔۔آپ کے لبوں سے عزت اور محبت کے چند الفاظ ہوتے ہیں۔۔۔۔آپ سب سے گزارش ہے اپنے کسی بھی استاد کو مت بھولیں۔۔۔ہو سکے تو ان سے ملنے چلے جائیں ۔۔۔۔یہ ممکن نا ہو تو ان کو فون کر لیں۔۔۔کسی پرانی کتاب میں کسی پرانی ڈائری میں کسی پھٹے ہوئے سیاہ صفحے پر مٹا مٹا سا۔۔۔۔دھندلا ہی سہی۔۔۔مگر کہیں تو ان کا پی۔ٹی۔سی۔ایل کا رابطہ نمبر ہو گا نا؟؟؟

فون کر کے دیکھیں۔۔۔آپ کو زندگی میں کامیاب کرنے کی دوڑ میں وہ رعب دار بلند آواز اب وقت کے چابک سہہ سہہ کر پست ہو چکی ہو گی۔۔۔۔مگر وہ آپ کا اپنا کوئی پرانہ حوالہ۔۔۔۔۔اپنا تعارف ذرا سا یاد کروانے پر دوبارہ جی اٹھیں گے۔۔ہو سکتا ہے وہ آپ کو پہچان نا پائیں... مگر پھر بھی وہ آپ کے چند روپوں کی فون کال پر دل سے آپ کو دعا ضرور دیں گے۔۔۔ان کا شکریہ بولیں۔۔۔۔آپ کچھ بھی نا کہیں تو وہ فقط آپ کے یاد رکھنے پر ہی نہال ہو جائیں گے۔۔۔

www.novelsclubb.com

استاد کی اصل پینشن اس کے طلبہ ہوتے ہیں۔۔۔

اگر یہ نہیں ہو سکتا تو جب نماز پڑھتے ہو نا؟؟؟ بس دعا میں اپنے تمام اساتذہ کے شفیق چہرے آنکھوں کے سامنے لا کر ان کے لئے صحت اور لمبی زندگی اور اگر حیات نا ہو تو مغفرت ضرور مانگ لیا کریں۔۔۔"

ماسٹر جی اب خاموش ہوئے تھے ایک بار پھر نم آنکھوں سے سب نے ان کو تالیوں سے داد دی تھی وہ مزید چند الوداعی جملے ادا کرنا چاہتے تھے مگر اب ان کے لیے قے کو روکنا ناممکن ہو گیا تھا وہ تیزی سے لنگڑا کر اسٹیج سے اترے تھے احد ان کے اس مسئلے سے ناواقف تھا وہ ان کو اس طرح بات بیچ میں چھوڑنے پر حیران ہوا تھا وہ ان کو سہارا دینے اٹھ کر بھاگ کر ان کی طرف بڑھا تھا مسٹر جی ہال سے نکل کر کھلے میدان میں نکلے تھے جہاں ہلکی ہلکی بارش اب بھی ہو رہی تھی انہوں نے منہ بھر کر قے کی تھی جس میں ایک انسانی انگلی صاف دیکھی جا سکتی تھی احد سکتے میں ان کی طرف دیکھ رہا تھا ماسٹر جی شرمندہ شرمندہ سے احد کو دیکھ کر اب اپنا منہ صاف

www.novelsclubb.com

سے صاف کر رہے تھے اب ماسٹر جی نے دور سے آتی منی کو دیکھا تھا جو منہ پر ہاتھ رکھے جلدی سے ایک جگہ بیٹھ کر قے کر رہی تھی۔۔۔

مسٹر جی احد کا ہاتھ پکڑے واپس اندر گئے تھے آج روزانہ کی طرح قے کے بعد ان کی طبیعت بوجھل نہیں ہوئی تھی بلکہ ان کو تیز بھوک لگی تھی۔۔

تحفے تحائف کے سلسلے کے بعد اب آہستہ آہستہ لوگ ماسٹر جی کو دعائیں دیتے جا رہے تھے۔۔۔

"ماسٹر جی آپ کب سے بیمار ہیں؟؟؟ میں اپ کو اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتا ہوں ۔۔۔"

احد ماسٹر جی اور منی دونوں کی طرف دیکھ کر بولا تھا۔۔

"میں ٹھیک ہوں بیٹا۔۔۔بس فلحال گھر جانا چاہتا ہوں بہت بھوک لگی ہے۔۔۔"

"ابا۔۔۔آج مجھے بھی بہت بھوک لگی ہے۔۔۔۔"

منی فورا بولی تھی۔۔۔

احد اتنی سنجیدہ سوال پر باپ بیٹی کے جواب پر ایک بار پھر حیران ہوا تھا۔۔۔

"سلام ماسٹر جی۔۔۔بس اپنی گڈی (رکشہ) تیار ہے بس آپ کی راہ دیکھ رہا ہے ۔۔۔"

ایک رکشہ ڈرائیور اپنائیت سے پاس آکر بولا تھا اس سے پہلے کہ ماسٹر جی کوئی جواب دیتے تین چار مزید آکر ماسٹر جی کو ساتھ لے جانے کی ضد کرنے لگے تھے۔۔۔وہ آپس میں بحث پر اتر آئے تھے۔۔۔

ماسٹر جی پریشان کھڑے صورتحال سے نپٹنے کا کوئی طریقہ ڈھونڈ رہے تھے۔۔احد نے ان کی مشکل آسان کر دی تھی۔۔۔

"آپ سب چلے جایئں ماسٹر جی کو میں خود اپنی گاڑی میں گھر چھوڑ کے آؤں گا"

وہ سب افسوس سے سر ہلاتے ماسٹر جی کو سلام کر کے چلے گئے تھے

احد نے عزت سے فرنٹ ڈور کھول کر ماسٹر جی کو بیٹھنے کو کہا تھا۔۔۔

منی بھی بیٹھ چکی تھی وہ تھوڑی آگے گئے تھے جب ایک سبزی کی دوکان دیکھ کر منی نے ابا کو مخاطب کیا تھا۔۔

"ابا۔۔۔دو منٹ رکیں میں نے ادھر سے سبزی لینی ہے"

احد نے گاڑی روک دی تھی وہ خود اتر کر یہ کام کرنا چاہتا تھا مگر گاڑی کی بریک لگنے کی دیر تھی منی بھاگ کر دوکان پر گئی تھی وہ دس منٹ تک شاپر میں مختلف چیزیں ڈالتی اور پھر آنسو صاف کرتی۔۔۔اب وہ دوبارہ گاڑی میں آکر بیٹھ گئی تھی۔۔

"میں خود لے آتا۔۔۔اپ نے ویسے ہی۔۔۔تنگ۔۔۔ل۔۔۔ی۔۔ف"

www.novelsclubb.com

"ابا آپ جانتے ہیں میں کیا لائی ہوں؟؟؟"

منی احد کی بات کاٹ کر تھوڑا سا آگے ہو کر باپ کا کندھا پکڑ کر بولی تھی

احد کو بھی اس شاپر میں دلچسپی ہوئی تھی وہ فورا متوجہ ہوا تھا

منی روتے ہوئے وہ شاپر ہاتھ میں پکڑے باپ کو دِکھا رہی تھی

جو بھنڈی، پیاز، ہری مرچوں اور ٹماٹروں سے بھرا ہوا تھا احمد ہکا بکا باپ بیٹی کو دیکھ رہا تھا جو ایک عام سی سبزی کی خریداری پر اس طرح خوشی سے رو رہے تھے۔۔۔

"ابا آج ہم دونوں سبزی کھائیں گے۔۔۔۔میں بہت مزے دار بناؤں گی سالن ۔۔۔ابا۔۔۔۔میں۔۔۔۔میں بہت خوش ہوں۔۔ابا۔۔۔لگتا ہے ہم ٹھیک ہو رہے ہیں"

وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی تھی۔۔۔

"الحمد للہ۔۔۔۔۔میری بیٹی۔۔مجھے بھی لگتا ہے۔۔۔یا اللہ تیرا شکر۔۔"

(یہ سین تب کے ہیں جب باجی کی خوفناک ہلاکت ہوئی تھی اور سفورا نے بھی مناہل کو دفنانے اور باجی کے سفورا کو مرتے مرتے کالا علم سونپنے کے بعد بیہوش ہونے کی وجہ سے ماسٹر اور منی کے ھمزاد پر وہ پانی نہیں چھڑکا تھا۔۔۔باجی کی موت

سے بھی اس جادو کا اثر کمزور ہوا تھا اور کافی اقساط میں ان کو گوشت خوری کرتا نہیں دیکھایا گیا تھا جس پر آپ میں سے اکثر نے وجہ پوچھی تھی یہی وجہ تھی)

"احد بیٹا۔۔۔آپ حیران مت ہو۔۔۔۔آج منی 25 کی ہے۔۔۔جب یہ چھ برس کی تھی نہ۔۔مطلب آج سے 19 سال پہلے۔۔۔۔تب کا ہم صرف گوشت ہی کھا رہے ہیں۔۔۔آج 19 سال بعد سبزی کھانے کو دل کیا ہے۔۔۔بیشک میرا رب بے مثال ہے۔۔۔وہ ترسانے کا ارادہ کر لے تو ایک معمولی سمجھی جانے والی نعمت سامنے ہو کر بھی کھانے کی توفیق چھین سکتا ہے۔۔۔"

ماسٹر جی نے اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے بولا تھا

"جی ماسٹر جی بے شک۔۔۔مگر میں بتا رہا ہوں آپ دونوں کو اپنے ساتھ لے کر جاؤں گا آپ کا علاج کرواؤں گا۔۔۔"

"یہ گھر آ گیا ہمارا۔۔۔"

بارش تیز ہو چکی تھی احد نے ماسٹر جی کے اوپر چھتری پکڑ کر ان کو گھر کے اندر جانے میں مدد دی تھی۔۔۔

منی نے مزیدار بھنڈی پکائی تھی۔۔۔وہ ہر نوالے پر شکر ادا کرتے ہوئے رغبت سے زیادہ عقیدت سے کھانا کھا رہے تھے۔۔۔

تیز بارش۔۔۔۔۔ تین انسان۔۔۔۔خدا کا رزق۔۔۔۔۔اور خدا کی رحمت۔۔۔

_**********

بہادر شاہ بیٹھا بے مقصد مٹی کھود رہا تھا منی پاس آ کر بیٹھی تھی۔۔۔

"ابا۔۔۔یہ سب کب ختم ہو گا۔۔۔"

ہو جائے گا ختم جھلی اس طرح اللہ کی رحمت سے ناامید نہیں ہوتے۔۔۔بہادر شاہ پھولی سانس لئے بولا تھا

www.novelsclubb.com

قبرستان کے گیٹ پر ایک ایمبولنس آکر رکی تھی۔۔۔جس کے اندر سے ایک روتی دھوتی بوڑھی عورت باہر نکلی تھی جس کے ساتھ ایک درمیانی عمر کا جوڑا بھی تھا وہ بھی بری طرح رو رہے تھے۔۔

بارش آنکھ مچولی کھیل رہی تھی کبھی شروع ہوتی تو کبھی ایک دم ختم ہو جاتی۔۔۔

وہ آدمی تیز قدم چلتا ہوا بہادر شاہ کے پاس آیا تھا

"السلام علیکم۔۔۔بھائی یہ قبر ہمیں دے دو۔۔۔جس کے لئے کھود رہے ہو اس کی دوسری کھود لینا۔۔۔"

"ھاھاھاھا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

بہادر شاہ نے قہقہ لگایا تھا

"میت ہی دفنانے آئے ہو نا؟؟؟تمہاری بے چینی سے تو لگ رہا ہے گناہ دفنانے آئے ہو۔۔۔۔"

بہادر شاہ نے رازداری سے قریب ہو کر پوچھا تھا اس بات پر وہ شخص تلملا اٹھا تھا

"اولاد جب والدین کے ساتھ ساتھ اللہ کی باتوں کو جھٹلاتی ہے تو وہ کسی گناہ کی سزا سے کم نہیں ہوتی۔۔اپ میرے ساتھ آ کر خود دیکھ لیں میری۔۔۔میری بیٹی کا عبرت ناک انجام"

وہ شخص بہادر شاہ کا ہاتھ پکڑے چل پڑا تھا وہ ایمبولنس تک پہنچے تھے اس آدمی نے دروازہ کھول کر بہادر شاہ کی مدد سے میت باہر نکال کر رکھی تھی۔۔۔

بادل زور سے گرجے تھے بارش کو برسنے کی گویا اجازت ملی تھی۔۔۔

"میری بچی میں کتنا سمجھاتی تھی اسے۔۔۔یہ کبیرہ گناہ ہے چھوڑ دے اسے ۔۔۔۔ہاآاائےےےے۔۔۔"

لڑکی کی دادی اس کا سٹریچر پکڑ کر بیٹھ کر روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

بہادر شاہ نے اس آدمی سے آنکھوں ہی آنکھوں میں وجہ پوچھی تھی جس پر اس نے دکھ سے اس میت سے پورا کپڑا ایک جھٹکے سے ہٹا دیا تھا جیسے دیکھ کر بہادر شاہ کا دل لرز گیا تھا وہ اپنے دونوں ہاتھ سر پر رکھ کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

وہ ایک 35 سے 40 کے درمیان لڑکی تھی جس کی زبان کسی مگرمچھ کی طرح بڑی، موٹی اور کانٹے دار ہو کر اس کے پورے جسم پر لپٹ کر آخر میں اس کی گردن کے گرد گھومی ہوئی تھی

جس سے اس کی آنکھیں ابل کر باہر آچکی تھیں۔۔۔

بہادر شاہ اس کا گناہ سمجھ چکا تھا۔۔۔

"میں خود مدرسے میں استانی ہوں۔۔۔ مگر میری اپنی ولاد اس گناہ میں ایسے ملوث ہوئی کہ۔۔۔۔۔ آج اس کے اپنے گناہ نے ہی اس کی جان لے لی ہے۔۔۔"

لڑکی کی ماں اب پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔

"غیبت، چغلی اور بہتان۔۔۔۔۔نے اس کی جان لے لی۔۔۔"

"ھاھاھاھاھا۔۔۔ارے یہ بھی مردہ گوشت کھاتی تھی؟؟؟"

بہادر شاہ نے طنز کیا تھا

"کیا مطلب؟؟"

لڑکی کے باپ نے میت پر چادر ڈالتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔

"جانتے ہو ہم صرف زنا کو ہی فاحشہ گناہ سمجھتے ہیں وہ برائی جو کھلے عام کی جائے ۔۔۔مگر اصل میں غیبت زنا سے بڑا فاحشہ گناہ ہے۔۔۔جو بنا سوچے سمجھے کی جاتی ہے۔۔۔

اور یہ اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اس کے مردہ گوشت نوچ نوچ کر کھانے کے مترادف ہے جو کہ گناہ کبیرا ایسا گناہ جو معاف نہیں ہوتا ان میں سے ہے۔۔۔۔ہم

www.novelsclubb.com

اپنی تمام نیکیاں مفت میں کسی دوسرے کے اعمال نامے میں منتقل کر دیتے ہیں ۔۔۔۔کیا کوئی شخص آپ کو اتنا زیادہ محبوب ہو سکتا ہے؟؟؟"

بہادر شاہ نے ان تینوں کی طرف دیکھا تھا دادی روتے ہوئے بولی تھیں

"میری پوتی ہر وقت فون پر کبھی کسی کی بات لے کر بیٹھ جاتی کبھی کسی کی ۔۔۔۔اس کو کسی کی پردہ پوشی کا کوئی احساس نہیں تھا۔۔۔۔اور آج۔۔۔یہ جس حالت میں ہے۔۔۔ہم کسی کو اس کی شکل نہیں دکھا پا رہے۔۔۔میں بہت سمجھاتی رہی جو کسی کی غیبت اور کردار کشی کرتا ہے اللہّٰ اسے اس کے اپنے گھر میں ذلیل اور رسوا کر دیا کرتا ہے مگر اس نے میری ایک نا مانی۔۔۔اس کی زبان نے مزید گناہ بولنے سے انکار کر دیا۔۔۔اور اسی کی جان لے لی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"بھائی آپ جلدی سے میری بیٹی کو دفنا دیں۔۔۔۔ہم بہت پریشان ہیں کسی خاندان والے کو پتہ چل گیا اور اس کی یہ حالت دیکھ لی تو ہم کسی کو منہ دیکھانے کے قابل نہیں رہے گے۔۔۔"

باپ ایک دم جیسے ہوش میں آیا تھا

بہادر شاہ نے اس لڑکی کی میت سے کپڑا ہٹا کر اس کی پتھرائی آنکھوں کو دیکھا تھا

۔۔۔۔

"افسوس تم نے اپنے قبر کے لئے کوئی نیکی نہیں چھوڑی۔۔۔سب کسی ٹافی کی طرح بانٹ دیں۔۔۔۔اب قبر میں کیا ساتھ لے کر جائے گی؟؟؟؟"

بہادر شاہ نے قبر کھودی اور اس کے باپ کی مدد سے اسے قبر میں اتار دیا۔۔۔اس کی زبان پر فورا کالے بچھو بڑے بڑے ڈنگ نکال کر مارنا شروع ہوئے تھے۔۔۔کچھ اس کی پتھرائی ہوئی آنکھوں میں سوراخ کر رہے تھے۔۔۔وہ ایک خالی ہاتھ میت تھی۔۔۔خالی ہاتھ میت پر قبر میں رحم نہیں عذاب کیا جاتا ہے۔۔۔ویسے بھی اس نے غیبت سے اپنی زبان سے خود اپنی ہر نیکی کا حق دار کسی اور کو بنایا تھا۔۔۔"

اب وہ تمام لوگ جو اسے خود سے کمتر اور کچھ خود سے بہتر لگا کرتے تھے وہ ان کی برائیاں کر کر کے اپنی زبان کی تسکیں کیا کرتی تھی۔۔۔وہ اپنے اپنے گھروں میں

اس تیز بارش میں پر سکون سو رہے تھے اور وہ اپنی زبان کا عذاب اب قیامت تک بھگتنے والی تھی۔۔۔

بہادر شاہ اس خالی ہاتھ لڑکی کی قبر کو تیز بارش اس کے گھر والوں کے جانے کے بعد کھڑا دیکھتا رہا۔۔۔وہ اس تیز بارش میں بھی اس کی قبر سے نکلتے شعلے دیکھ سکتا تھا

۔۔۔

وہ شعلے تیز بارش میں بجھانے سے قاصر تھی۔۔۔

تیز بارش۔۔۔۔۔آگ۔۔۔۔اور خالی ہاتھ لڑکی۔۔۔

"**********_

**********_

تیز بارش ہو رہی تھی منی برآمدے میں بیٹھی ماسٹر جی کے کپڑے استری کر رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

ماسٹر جی اندر لیٹے کوئی کتاب پڑھ رہے تھے منی استری شدہ کپڑے کمرے میں دروازے کے پیچھے لگی کیلوں میں ہینگر میں لگا کر ٹانگ رہی تھی

"بس کر دو جھلی کیوں خود کو ہلکان کیا ہوا ہے اب اس بوڑھے بابے نے کدھر جانا ہے جو ڈھیر کا ڈھیر استری کر لیا ہے"

ماسٹر جی نے کتاب سے نظریں ہٹا کر منی کو سرسری سا دیکھ کر کہا تھا منی استری سنبھال کر اب باپ کے پاس آ کر بیٹھ گئی تھی

"ابا جی۔۔۔۔پتہ ہے میرا دل کیا کرتا ہے۔۔۔"

ماسٹر جی نے کتاب رکھ کر دلچسپی سے منی کی طرف دیکھا تھا

www.novelsclubb.com

"یا اللہ خیر۔۔۔ہاہاہاہا۔۔"

ماسٹر جی نے قہقہ لگا کر کہا تھا

"مذاق بنا رہے ہیں میرا؟؟؟میں نے اب بتانا ہی نہیں"

منی منہ پھُولا کر دروازے میں جا کھڑی ہوئی تھی۔۔ماسٹر جی جانتے تھے منی کے پیٹ کا مروڑا سے بنا بتائے رکنے ہی نہیں دے سکتا۔۔وہ مسکرا کر خاموشی سے اپنی جندا اپنی پیاری بیٹی کو دیکھ رہے تھے جس کی لمبی اور موٹی چوٹی اس کی کمر کو چھو کر نیچے تک جھول رہی تھی۔۔

منی نے کن آنکھیوں سے ماسٹر جی کو دیکھا تھا جواب آنکھیں بند کر کے لیٹ گئے تھے۔۔

"ابا۔۔۔چلیں ایک بار تو پوچھ لیتا ہے بندہ۔۔۔"

منی ناراض ہوتی بولی تھی۔۔۔

"نہیں میں نہیں پوچھوں گا، یہ میرا آخری فیصلہ ہے"

ماسٹر جی شرارت کے موڈ میں تھے وہ سنجیدگی سے بولے تھے۔۔

"اچھا۔۔۔تو یہ بات ہے۔۔۔آج تو میں پھر بتا کر ہی رہوں گی۔۔۔۔"

منی دوبارہ ماسٹر جی کے پاس آکر بیٹھ گئی تھی

"ابا۔۔۔میرا دل کرتا ہے میں میں آپکے۔۔۔۔۔ہاتھ پیلے کر دوں۔۔۔۔گھر بسا دوں آپ کا بس بہت ہو گی ماسٹری اب شاگردی چلے گی"

منی کہہ کر تیزی سے دروازے میں کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

"ھاھاھاھاھا۔۔۔۔"

ماسٹر جی پیٹ پکڑ کر اپنی ہنسی روکنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔اسی دوران ان کو کھانسی کا شدید دورہ پڑا تھا منی پہلے تو ساتھ ہنستی رہی مگر جب دیکھا باپ کی آنکھیں کھانس کھانس کر لال اور نم ہو رہی ہیں وہ بھاگ کر پانی لائی تھی۔۔۔مگر ماسٹر جی کا رنگ پیلا پڑنے لگا تھا وہ خود کو دائیں طرف سینے سے تھوڑا نیچے سختی سے پکڑ کر بیٹھ گئے تھے وہ کچھ بھی بول نہیں پا رہے تھے۔۔۔منی کو کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ بری طرح رونے لگی تھی وہ بار بار پوچھتی ابا بتائیں نا آپ کو کیا ہو رہا ہے؟؟؟بولیں

نا؟؟؟ابا؟؟؟؟"مگر ماسٹر جی کے درد کی شدت اتنی تھی کہ ان کی آنکھوں سے لگاتار آنسو بہہ رہے تھے وہ کچھ بھی بول نہیں پا رہے تھے۔۔۔

اسی دوران دروازے پر دستک ہوئی تھی منی ننگے پیر دوپٹہ گلے میں جھول رہا تھا بھاگ کر تیز بارش میں گیٹ پر آئی تھی سامنے احد چھتری لئے کھڑا تھا

وہ کچھ بھی احد کو بتائے بغیر اس کا ہاتھ پکڑے کھینچ کر اپنے ساتھ اندر لے کر بھاگی تھی چھتری احد کے ہاتھ سے چھوٹ کر دور جا گری تھی وہ حیران پریشان منی کی اس حرکت پر اس کی طرف دیکھ رہا تھا

جب تک وہ اندر پہنچے ماسٹر جی بیہوش ہو چکے تھے منی ان کو مردہ ہوا سمجھ کر کانپنے لگی تھی

www.novelsclubb.com

"ابا؟؟؟؟؟منی کا کوئی نہیں ہے ابا؟؟؟؟؟اٹھ جا ابا؟؟؟؟؟"

منی نڈھال سی مسٹر جی کو جھنجھوڑ کر اٹھا رہی تھی

"آپ پلیز ہمت کریں ان کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے ان کی حالت سے یہی اندیشہ ہے ان کو فوری ہسپتال لے کرنا جانا پڑے گا"

"میں۔۔۔میں۔۔۔کسی کو بلا کر لاتی ہوں"

منی کی جان میں جان آئی تھی وہ دوپٹہ سر پر ڈال کر بھاگ کر گلی میں گئی تھی تیز بارش ہو رہی تھی گلی خالی تھی اس نے ان کے گھر سے تھوڑے فاصلے پر موجود گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا جو پہلے ہی کھلا تھا وہ بھاگ کر اندر گئی تھی جہاں گھر کے مقیم بیٹھے باتیں کر رہے تھے منی کو اس طرح پریشان دیکھ کر وہ بنا وجہ پوچھے منی سے پہلے بھاگ کر ماسٹر جی کے پاس پہنچے تھے جلدی سے ماسٹر جی کو احد کی گاڑی میں ڈال کر شہر والے ہسپتال لے کر جایا گیا تھا

www.novelsclubb.com

ماسٹر جی نہایت نگہداشت کے یونٹ میں تھے ڈاکٹرز کے مطابق ان کو شدید قسم کا دل کا دورہ پڑا تھا جس سے فلحال جان بچ گئی تھی مگر وہ بولنے سے معذور ہو چکے تھے کیوں کہ ساتھ ہی ان بائیں طرف پر فالج ہو گیا تھا۔۔۔ڈاکٹروں کا کہنا تھا فالج نے

ان کی جان بچالی ہے ورنہ جتنا شدید یہ دل کا دورہ تھا ان کا بچنا ناممکن تھا۔۔۔وہ اس کو ایک معجزہ کہہ رہے تھے کیوں کہ ان کے دل کے دو وال ایک ساتھ بند ہو چکے تھے۔۔۔۔ڈاکٹر احد کو کارڈیالوجسٹ نے زیادہ امید نہیں دلائی تھی...وہ اب چند دن کے مہمان تھے۔۔۔۔وہ سٹیتھو سکوپ گلے میں ڈالے سفید اپر پہنے باہر آئے تھے جہاں تقریباً پورا گاؤں مرد عورتیں بوڑھے جوان سب نیچے بیٹھے تھے کوئی درود پڑھ پڑھ کر ماسٹر جی کی طرف پھونک رہا تھا تو کوئی سپارے پکڑے بہتے آنسو لئے اللہ کا کلام پاک پڑھ کر رب سے مدد طلب کر رہا تھا۔۔۔منی ایک طرف جائے نماز بچھائے حاجت کے نوافل

ادا کر کے اب زار و قطار روتے ہوئے اپنی چھت،اپنے آسمان،اپنے سائبان کے لئے دعا کر رہی تھی ڈاکٹر احد کو اس معصوم لڑکی پر بہت ترس آیا تھا وہ اس کے دیکھنے پر بمشکل مسکرایا تھا وہ بھاگ کر اس کے پاس آئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"بھائی ابا کیسے ہیں اب؟؟؟ کیا کہا آپ کے ڈاکٹر دوست نے؟؟؟ آپ کو تو سب ٹھیک ٹھیک بتایا ہو گا نا؟؟ میرے ابا کو کیا ہوا ہے؟؟؟"

منی سوالوں کا انبار لئے بنا جواب کا وقت دیے بولی جا رہی تھی

"چپ۔۔۔ایک دم چپ۔۔"

احد نے اپنے لبوں پر انگلی رکھ کر اسے نرمی سے کہا تھا منی فوراً خاموش ہوئی تھی ۔۔۔وہ دیوار پکڑ کر اب پھر رونے لگی تھی۔۔

"کیسے چپ کروں۔۔۔وہ میرا باپ نہیں ہے میری ماں، میرا بھائی، میری بہن، میرا دوست۔۔۔میرا۔۔۔میرا سب کچھ ہے۔۔۔۔آپ نہیں سمجھ سکتے یہ ۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

منی بے بس سی بولی تھی

"منی آپ شاید بھول رہی ہیں۔۔۔۔ماسٹر جی کے علاوہ میرا ابھی کوئی نہیں ۔۔۔۔ہے۔۔۔۔"

احد کا چہرہ آنسوؤں سے تر ہو چکا تھا۔۔۔

"وہ۔۔۔۔ان کو دل کا دورہ پڑا ہے۔۔۔۔اور۔۔۔۔اور۔۔فالج۔۔۔۔ بھی۔۔۔"

یہ بات سننے کی دیر تھی گاؤں کے لوگ دھاڑے مار مار کر رونے لگے تھے وہ ہسپتال احد کا تھا یہی وجہ تھی ان کے جذبات کو اہمیت دے کر ان کو اس طرح اندر آنے دیا گیا تھا۔۔۔

منی یہ سن کے بیہوش ہو گئی تھی احد نے اسے سہارا دے کر نرس کو آواز دی تھی

منی جب ہوش میں آئی رات کا کوئی پہر تھا بارش زوروں پر تھی وہ ایک پرائیویٹ روم تھا اس کی ڈرپ ختم ہونے کو تھی اس نے خود ہی وہ نکال کر رکھ دی تھی سر

بھاری ہو رہا تھا ماسٹر جی کا خیال دل میں آتے ہی وہ کمرے سے باہر آئی تھی جہاں ایک نرس اسی کی طرف آتی نظر آئی تھی۔۔

"آپ اٹھ گئیں میں آپ کو ہی جگانے آ رہی تھی ڈاکٹر احد نے مجھے بھیجا ہے آپ کے والد کو ہوش آ گیا ہے وہ آپ کو دیکھنا چاہتے ہیں"

منی نرس کی بات مکمل ہوتے ہی آئی۔سی۔یو کی طرف بھاگی تھی ڈاکٹر احد ماسٹر جی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے وہ اشاروں سے اور کچھ نا سمجھ آنے والے الفاظ استعمال کر کے احد سے کوئی بات کر رہے تھے احد ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑے ہر بات پر اثبات میں سر ہلا رہا تھا اس کا چہرہ بلکل سپاٹ تھا تھوڑی تھوڑی دیر بعد آنسو گال تک رسائی حاصل کرتے جیسے وہ ٹشو سے صاف کر لیتا۔۔

www.novelsclubb.com

منی باپ کے پاس آئی تھی جس کا جسم مختلف مشینی آلات کی تاروں سے جکڑا ہوا تھا وہ چیخ کر رونا چاہتی تھی مگر ضبط کر گئی۔۔

ماسٹر جی نے اپنا ایک ہاتھ اٹھا کر اسے اپنے پاس بلایا تھا وہ باپ کے سینے سے جا لگی تھی

"ابا۔۔۔میرے پیارے ابا۔۔۔آپ۔۔۔۔آپ۔۔۔ بلکل ٹھیک ہو جائیں گے ۔۔آپ۔۔۔آپ۔۔۔آپ کو میں کچھ نہیں۔۔۔۔کچھ نہیں ہونے دوں گی ۔۔۔۔میں۔۔میں نے اللہّ سے کی ہے بات۔۔آپ ہی تو کہتے ہیں۔۔۔اللہّ ہماری ہر بات اسی وقت سنتا ہے اور دعا بھی قبول کر دیتا ہے۔۔۔میں نے بتایا ہے اللہّ کو ۔۔۔۔۔۔۔کہ میرا کوئی نہیں ہے۔۔ابا کے علاوہ۔۔۔۔اللہّ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ ماسٹر جی کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر زور قطار رو رہی تھی۔۔۔

"ابا۔۔۔۔میں۔۔میں آپ کی شادی کروں گی۔۔پھر سارا کام میں کروں گی آپ بس آرام سے پنی دوسری بیوی کے ساتھ مزے کرنا۔۔۔۔گھومنا پھرنا ۔۔۔۔ٹھیک ہے ابا؟؟؟؟آپ ٹھیک ہو رہے ہو نا میرے لئے؟؟؟؟"

ماسٹر جی کی انسو بہہ کر تکیے میں جذب ہوئے تھے۔۔۔وہ بمشکل مسکرائے تھے۔۔۔

انہوں نے احد کی طرف دیکھا تھا جو ایک طرف ہو کر کسی کو میسج کر رہا تھا جس کے ساتھ ہی فون آیا تھا

"ہاں ابھی اسی وقت"

وہ کہہ کر فون کاٹ چکا تھا ماسٹر جی نے احد کو اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا تھا جس پر وہ فورا آیا تھا

ماسٹر جی نے منی کا ہاتھ احد کے ہاتھ میں تھما دیا تھا جسے احد نے دونوں ہاتھوں سے عقیدت سے تھام کر اثبات میں سر ہلایا تھا منی حیران پریشان صورت حال سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی

ھھھھھھھھھھھھھن

"دُددددددددددل۔۔۔۔۔۔۔۔۔للللل۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ننن۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

ماسٹر جی نے یہ لفظ بڑی مشکل سے ادا کیا تھا اس دوران نظروں کا تعاقب احد تھا انہوں نے ان کی بات کو فورا سمجھ لیا تھا وجہ آئے دن ایسے مریضوں سے واسطہ پڑنا تھا۔۔۔

وہ سر ہلا کر منی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ باہر لے آیا تھا گاڑی کا دروازہ کھول کر اسے اندر بیٹھنے کا اشارہ کر کے وہ خود ڈرائیونگ سیٹ پر آیا تھا منی شش و پنج میں فقط اتنا سمجھ پائی تھی کہ جو بھی ہو رہا ہے اس کے باپ کی حکم پر ہو رہا ہے

"احد بھائی۔۔۔۔؟"

منی نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا تھا

"منی۔۔۔ ہمارا نکاح ہے تھوڑی دیر میں۔۔۔ ماسٹر جی تمہیں دلہن بنا دیکھنا چاہتے ہیں"

احد کی آواز میں بھی آنسوؤں کا وزن تھا

منی ایک بار پھر تکلیف سے رونے لگی تھی اسے ماسٹر جی کی حالت کا اندازہ اس خواہش سے بخوبی ہو گیا تھا

ایک جگہ احد نے گاڑی روک کر بڑی سی شاپ سے دلہن کا جوڑا خرید کر منی کو پیچھے پکڑایا تھا تھوڑی آگے جا کر ایک پالر جس کے ساتھ گھر بھی تھا اس کا دروازہ کھٹکھٹایا نیند سے بوجھل آنکھیں لئے ایک لڑکا دروازے پر آیا تھا

"دو منٹ میں پالر کا دروازہ کھولتا ہوں، باجی منہ پر چھینٹے مار کر آتی ہیں"

وہ کمر کھجاتا ہوا بیزار سا بولا تھا

وہ دونوں پالر کے اندر آ کر بیٹھ گئے تھے منی کی نظر سامنے لگی گھڑی پر پڑی تھی جو ٹک ٹک کرتی اپنا فرض ادا کر رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ ایک طرف موجود واش بیسن پر آکر وضو کرنے لگی تھی شیلف پر جہاں دنیا جہان کا میک اپ اور باقی کے پالر کے لوازمات پڑے تھے وہاں جائے نماز بھی نچلی لائن میں موجود تھی وہ ایک طرف جائے نماز بچھا کر تہجد پڑھنے بیٹھ گئی تھی۔۔۔

اتنے میں وہ بیوٹیشن آچکی تھی جو کھوجتی نگاہوں سے اس تیز بارش اور رات کے اس پہر دلہن کا میک اپ کروانے ایک خوبرو لڑکے کے ہمراہ آئی تھی اس نے منی کو دلہن کا جوڑا پہنوا کر اس کو تیار کرنا شروع کیا تھا وہ بیس بناتی منی کے آنسو اس کو بہا لے جاتے آخر وہ تنگ آکر بول اٹھی۔۔۔

"اگر اتنے ہی والدین عزیز ہیں اور احساس گناہ بھی ہے تو کیوں اس وقت ان کے بغیر دلہن بن رہی ہو؟؟؟"

www.novelsclubb.com

یہ بات سن کر منی نے اپنا سر گھٹنوں میں دے لیا تھا وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی احد پریشان سا اس کے پاس آیا تھا

بیوٹیشن بھی اپنی بات پر شرمندہ ہوئی تھی

"میرے ابا ادھر مر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔میرے بوجھ کے ساتھ سکون سے مر بھی نہیں سکتے۔۔۔۔بس۔۔۔۔اسی لئے۔۔۔۔ان کا بوجھ ہٹانا چاہتی ہوں"

"یا اللہ۔۔۔۔۔۔۔میرے ابو۔۔۔۔"

منی کو سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا احد کی اپنی حالت خراب ہو رہی تھی

بیوٹیشن نے منی کا سر اپنے ساتھ لگا کر اس کو رونے دیا تھا وہ اس کو مسلسل تھپتھپا رہی تھی اسی دوران احد کو ہسپتال سے فون آیا تھا وہ جلدی سے بولا تھا

"آپ ایسا کریں ان کو بس ریڈ لپ سٹک لگا دیں"

بیوٹیشن نے فورا اس پر عمل کیا تھا منی نے بھاری دوپٹہ ایسے ہی سر پر لے لیا تھا جسے بیوٹیشن نے کچھ پنز کی مدد سے فکس کر دیا تھا

آنسوؤں سے دھلی ہوئی خوبصورت بھری آنکھیں صاف دودھیا رنگ اناری لال شادی کا جوڑا۔۔۔اور ہم رنگ لب۔۔۔ منی اتنی سی تیاری میں بھی کمال لگ رہی تھی۔۔۔

احد نے پیسے دینے چاہے مگر لڑکی نے منی کو گلے لگاتے ہوئے انکار کر دیا تھا۔۔

بارش زوروں پر تھی منی اور احد جلدی سے گاڑی میں سوار ہوئے تھے

اب وہ ہسپتال میں ماسٹر جی کے پاس موجود تھے جہاں ایک مولوی کچھ احد کے ڈاکٹر دوست اور چند گاؤں کے آدمی گواہ کو حیثیت سے موجود تھے

ماسٹر جی کو اکسیجن ماسک لگا ہوا تھا ان کے دل کی حالت سامنے لگے مونیٹر پر بار بار بدل رہی تھی منی بڑی چادر میں چہرہ چھپائے ماسٹر جی کا ہاتھ پکڑ کر بیٹھی ہچکیوں سے رو تھی۔۔

"آپکا نکاح احد میر ولد امیر عبداللہ سے کیا جاتا ہے کیا اپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟؟

آخر منی سے یہ سوال کیا گیا تھا جس پر منی نے باپ کی طرف دیکھا تھا جواب کوئی جواب دینے کے قابل نہیں لگ رہا تھا ان کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں منی نے جلدی سے قبول ہے کہا تھا نکاح ختم ہوتے ہی ایمرجنسی کا ماحول بن گیا تھا بہت سے ڈاکٹر ماسٹر جی کے ارد گرد جمع ہو چکے تھے

ان کے فوری آپریشن کا حتمی فیصلہ کیا گیا مگر یہ سہولت اس شہر میں موجود فلحال صرف ایک سرکاری ہسپتال میں تھی ادھر رابطہ کیا گیا اور فوری طور پر ماسٹر جی کو ایمبولنس میں ادھر لے جایا گیا۔۔۔

جہاں ان کی سرجری کی فوری تیاری کی گئی تھی ان کو اندر لے جایا جا چکا تھا احد بھی ساتھ ہی اندر گیا تھا

www.novelsclubb.com

منی آپریشن تھیٹر کے باہر بیٹھی بری طرح رو رہی تھی مگر دل تھا کہ کسی صورت مطمئن نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

(اب جو سین لکھنے جا رہی ہوں یہ اس سین کے بعد کے ہیں جب مناہل پانی لینے جاتی ہے اور اسے سعد مل جاتا ہے اور وہ اس کے ساتھ وارڈ میں آ جاتی ہے)

مدھو کی آنکھ کھلی اور مناہل کو نا پا کر وہ اس دیکھنے باہر آئی تھی بارش زور پکڑے جانے کس کے جانے کا غم منانے میں برس رہی تھی بجلی چمکتی تو باہر کا پورا منظر دن کی طرح روشن ہو جاتا۔۔۔

ہسپتال کے اندر مکمل سکوت تھا سب لوگ سو رہے تھے۔۔۔ فجر کا وقت ہونے کو تھا کوئی جاگتا بھی کیوں۔۔۔اس وقت تو ویسے ہی نیند بہت میٹھی اور سکون دینے لگتی ہے۔۔۔لاکھ کوئی شب بیداری کا عادی ہو یا مریض ہو اس وقت نیند کا کوئی مسئلہ نہیں ہوتا۔۔۔ فورا نیند آتی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

مدھو مناہل کی تلاش میں آئی۔سی۔یو کے ساتھ لگے فلٹر کی طرف آئی تھی کیوں کہ وہ جگ کو ٹیبل پر موجود نا پا کر یہ سمجھ گئی تھی کہ وہ ادھر ہی آئی ہو گی۔۔

آئی۔سی۔یو کے پاس ہی دوسری طرف آپریشن تھیٹر تھا جہاں سے کسی کی درد میں رونے کی آواز نے مدھو کے قدم روک لئے تھے اس کا دل زور سے دھڑکا تھا وہ دل پر ہاتھ رکھے اپنے خاص انداز سے چلتی ہوئی اس طرف آئی تھی جہاں منی بیٹھی کرب سے روری تھی۔۔

اس کو دیکھ کر ایک عجیب سی اپنائیت دل میں محسوس ہوئی تھی اسے روتا دیکھ کر مدھو کی آنکھیں بناوجہ جانے بھیگی تھیں

وہ اپنے قدم روک نہیں پائی تھی

وہ تقریبا بھاگتی ہوئی منی کے پاس آکر بیٹھ گئی تھی

"تمہیں کیا ہوا ہے رانی ایسے کیوں رو رہی ہے؟؟؟تم اتنی پیاری لگ رہی ہو دلہن بنی۔۔۔اللہ۔۔۔۔۔۔"

وہ بلائیں لے کر بولی تھی۔

"کون بیمار ہے تیرا؟؟؟"

مدھو اپنے آنسو روک نہیں پا رہی تھی وہ بھرائی ہوئی آواز میں پوچھ رہی تھی

منی نے جیسے ہی خواجہ سرا کو دیکھا اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے دعا کا کہنے لگی۔۔۔

"میرا ابا بہت زیادہ بیمار ہو گیا ہے۔۔۔آپ۔۔آپ کی دعا تو اللہ فوراً سنتا ہے نہ آپ ۔۔آپ پلیز میرے ابا کے لئے دعا۔۔۔دعا کر دیں۔۔۔"

مدھو کو اس کے ہاتھ پکڑنے پر جو اپنائیت اور ابا کی بیماری کا سن کر جو تکلیف اور بے چینی نے آگھیرا تھا وہ خود بھی حیران تھی

"یا اللہ اس باجی کے ابا جی کو صحت والی لمبی زندگی دینا۔۔۔آمین۔۔"

مدھو نے اسی وقت کینولا لگا ہاتھ اٹھا کے دعا کی تھی

www.novelsclubb.com

منی زور قطار رو رہی تھی مدھو اس کو چپ کروانے کی بجائے اس کا رونے میں ساتھ دے رہی تھی جانے کیا بات تھی مدھو کے پاس حوصلہ دینے کے لئے الفاظ ہی نہیں تھے

منی دلہن بنی روتے ہوئے اور بھی خوبصورت لگ رہی تھی مدھو کا اس کو دیکھ دیکھ کر خون جوش مار رہا تھا

کچھ لمحے گزرے ہوں گے آپریشن تھیٹر کی لال بتی بجھ چکی تھی اور احد اور اس کے دوست ڈاکٹر سٹریچر لئے باہر آے تھے

منی اور مدھو بھاگ کر ان کے پاس آئے تھے احد ایک طرف دیوار پر ہاتھ رکھ داڑھے مار مار کر رونے لگا تھا

www.novelsclubb.com

منی نے ماسٹر جی کے چہرے سے سفید کپڑا اٹھایا تھا ان کی تھوڑی سفید پٹی سے باندھی گئی تھی اور ناک میں روئی ڈالی گئی تھی۔۔۔

ایسالگ رہا تھاوہ سکون سے سو رہے ہیں۔۔۔

"ابا؟؟؟؟ابا؟؟؟؟"

منی نے چیخ ماری تھی مدھو ماسٹر جی کو دیکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی اس کا دل دھڑکنا بھول گیا تھاوہ اپنے انداز سے نیچے بیٹھ کر اپنے دونوں ہاتھ سر پر مارتی رونے لگی تھی وجہ وہ خود نہیں جانتی تھی مگر دل اس انجان شخص کی موت پر تڑپ اٹھا تھا

۔۔

"خون پانی سے گاڑہ ہوتا ہے"

یہ آج ثابت ہو چکا تھا

احد کو دوست ڈاکٹرز نے حوصلہ دیا تھااب میت کو وہاں سے لے جایا جانے لگا تھا احد نے منی کو ہاتھ کے گھیرے میں کر کے سہارا دے رکھا تھاوہ نڈھال سی شکستہ قدم چل رہی تھی

مدھو پر کسی کا دیہان نہیں گیا تھا مدھو نے نیچے بیٹھے سٹریچر کے ویلز کو دیکھا تھا جو اس سے دور جا رہے تھے مدھو ایک دم ہوش میں آئی تھی اس نے بھاگ کر ان کا تعاقب کیا تھا

وہ ماسٹر جی کے پاس جا کھڑی ہوئی تھی اس نے ان کے چہرے سے کپڑا ہٹا کر ماتھا چوما تھا پھر وہ قدموں کی طرف جا کر ان کے آپس میں بندھے پیروں کو سینے سے لگا کر بری طرح رو رہی تھی

منی مدھو کے پاس آئی تھی اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اس کی طرف دیکھا تھا

"ابا۔۔۔۔۔۔۔۔اب۔۔۔۔۔ابا۔۔۔۔"

مدھو نے منی کا ہاتھ پکڑ کر کہا تھا۔۔۔

"میری دعا قبول نہیں ہوئی۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

منی کے رونے میں بھی تیزی آئی تھی وہ یہی سمجھی تھی ماسٹر جی ہزاروں لوگوں کی طرح مدھو کے بھی محسن تھے۔۔۔ تبھی وہ اس طرح رو رہی ہے مگر یہ بات تو بس اللہ جانتا تھا کہ منی آج اکیلی یتیم نہیں تھی ہوئی۔۔۔۔آج مدھو کا باپ بھی مرا تھا ۔۔۔۔۔وہ باپ جس کی کبھی اس نے آواز نہیں سنی۔۔۔وہ باپ جو کبھی اس کو گود میں کھیلا نہیں پایا تھا۔۔۔وہ باپ جس نے اپنی انگلی پکڑا کر مدھو کو چلنا نہیں سکھایا تھا۔۔۔۔

مگر اس کا دل شاید اپنے خون کو پہچان چکا تھا یہی وجہ تھی مدھو اور منی کے رونے میں کوئی فرق نہیں لگ رہا تھا دونوں ہی کسی تپتی سڑک پر ننگے پیر کھڑے مسافر کی طرح بے سروساماں نظر آرہی تھیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

احد نے اپنے ہسپتال فون کر کے ادھر گاؤں کے بیٹھے لوگوں کو اطلاع دی تھی۔۔

میت کو ایمبولنس میں ڈال کر گاؤں کے راستے پر ڈال دیا گیا تھا۔۔۔

مدھو روتی پیٹتی ادھر اکیلی رہ گئی تھی۔۔۔

تیز بارش۔۔۔۔ایک اکیلا ادھورا وجود۔۔۔اور بے بسی

**********_

(یہ سین تب کے ہیں جب سفورا ہوش آنے کے بعد گھر آئی تھی۔۔۔شروع کی چند اقساط میں یہ دکھایا گیا تھا کہ سفورا کو ہر وقت ڈر لگتا ہے وہ کوئی چیلا کاٹ رہی ہے جس پر سعد اس کو مخاطب کر کے اس کا تسلسل توڑ دیتا ہے۔۔۔۔پھر اسے رات کو ڈرتا اور خوفزدہ ہوتا اور ایک خواب میں کسی قبر کو ڈھونڈتے ہوئے دکھایا گیا جس میں موجود عورتوں کو وہ حقیقت میں بھی صحن میں دیکھ رہی ہوتی ہے اب اس کی بیچ کی کہانی ابھی جو اسی پیراگراف میں بتائی گئی کہانی نکال کر باقی کے سین لکھ رہی ہوں)

www.novelsclubb.com

کالا علم جتنا سیکھنا مشکل ہے اس کو سیکھ لینے کے بعد اس کو سنبھالنا اس سے کہیں زیادہ کھٹن کام ہے وہ انسان کسی صورت ایک نارمل انسان کی زندگی نہیں گزار سکتا کیوں کہ اس کے پاس کافی مقدار میں جو شیطانی موکل غلام کی صورت جمع ہو

جاتے ہیں ان کی خوراک مختلف قسم کے شیطانی چیلے ہوتے ہیں جس میں حیوانی گوشت ثور، الو، کتا، بلی اور چوہے وغیرہ کے ساتھ ساتھ مردہ انسانوں کا گوشت بھی شامل ہے

یہ سب سفورا جیسی ڈرپوک اور سست عورت کے بس کی بات کسی طرح نہیں تھی کالے علم کا ایک اصول یہ بھی ہے کہ اس کو حاصل کرتے ہی ایک طویل چِلا کاٹا جاتا ہے (یہ میں نے فرض کیا ہے حقیقت میں کیا ہوتا ہے میں یہ نہیں جانتی) باجی اسے یہ بات بتانے سے پہلے ہی مر چکی تھی اور اگر ایسا نا کیا جائے تو وہ مخلوق اپنے عالم کے خلاف ہو کر اسی کو نقصان پہنچاتی ہے۔۔۔

۔۔ سفورا ہوش میں آئی تو دن چڑھ چکا تھا کیڑیاں باجی کو مکمل طور پر کھا چکی تھیں اور اب وہ غائب تھیں کچھ سفورا کو کاٹ کر اس کے جسم میں تیز خارش اور آبلے بنا چکی تھیں باہر اب بھی بارش ہو رہی تھی خود کو اس طرح دیکھ کر وہ بہت زیادہ

www.novelsclubb.com

خوفزدہ ہوئی تھی وہ سرپٹ گھر کی طرف دوڑی تھی جہاں سعد ساری رات رونے اور جاگنے کے بعد اب شاید سو رہا تھا دروازہ کھلا تھا وہ جلدی سے اندر آئی تھی۔۔۔

وہ بری طرح گیلی تھی وہ کپڑے بدل کر اپنے خاص کمرے میں اوپر گئی تھی جہاں اسے منی اور بہادر شاہ کے تابوت پر وہ خاص پانی ڈالنا تھا وہ جیسے ہی کمرہ کھول کر اندر گئی کمرہ بدصورت انسانوں سے بھرا پڑا تھا جو کالے چولے پہنے جھک کر سفورا کو خوش آمدید بول رہے تھے سفورا کا اوپر کا سانس اوپر نیچے کا نیچے رک گیا تھا وہ خوفزدہ سی محض ان کو دیکھ رہی تھی جبکہ اسے بدلے میں ایک خاص منتر جو باجی نے باہیں کھول کر پڑھا تھا وہ پڑھنا تھا مگر وہ ڈر کے مارے یہ بھول گئی تھی یا شاید وہ خاص منتر جانتی ہی نہیں تھی کیوں کہ باجی پرویز سے کالے جادو کے سارے اصول سیکھ چکی تھی مگر سفورا کو ایسا کوئی علم نہیں تھا

www.novelsclubb.com

سفورا کی خاموشی پر وہ مخلوق غصے سے بین کرتی دل دہلا دینے والی ایک خاص آواز نکالنے لگی تھی سفورا ڈر کے باہر بھاگی تھی اور وہ دروازہ بند کر کے نیچے آگئی تھی

آج دوسرا دن تھا جب وہ خاص پانی تابوتوں پر نہیں ڈالا گیا تھا

سفورا کو ایک دم بھوک کا شدید احساس ہوا تھا وہ کچن میں آگئی تھی کل کا کھانا جو اس نے مناہل کے لئے آخری بار تعویز ملا کر بنایا تھا پڑا ہوا تھا وہ جلدی سے نکال کر دو دو ہاتھوں سے وہ اپنے منہ میں ٹھوسنے لگی تھی۔۔۔

وہ کھاتے ہی اس کو نیند سی آئی تھی مگر کمرے میں سر گھٹنوں میں دیے سعد کو دیکھ کر اس کے کانوں میں باجی کی بات گونجی تھی

"تیرا بیٹا قطرہ قطرہ موت مرے گا"

اس بات سے اس کی نیند ہوا ہو گئی تھی۔۔۔

"کیسے پتہ چلاؤں اس پرویز کی قبر کا؟؟"

وہ سعد کی نظر میں آئے بغیر اپنے کمرے میں آگئی تھی

جہاں وہ ہی بدصورت چہرے اس کے منتظر تھے

"کیا تو نہیں جانتی اب تم ہماری ملکہ ہے؟؟؟ ہمیں قبول کر ہمیں خوش آمدید کہنے والا وہ مکرو منتر پڑھ۔۔۔ پھر دیکھ ہم تیرا ہر حکم کیسے مانتے۔۔"

وہ یک آواز بولے تھے۔۔۔

سفورا اس تیز بارش میں بھی پسینے میں شرابور ہوئی تھی وہ چہرے میں آتی پسینے کی بوندوں کو دوپٹے سے خشک کرتی گھبرائی گھبرائی ان کی طرف دیکھ رہی تھی

www.novelsclubb.com

"تم ہماری حاکم بننے کے قابل ہی نہیں ہو۔۔۔ جو ہم پر وہ منتر پڑھنے میں دو گھنٹے سے زیادہ لیتا ہے ہم اس بات کو اپنی توہین سمجھتے ہیں۔۔۔ جلدی پڑھو"

وہ اجتمائی آواز میں غصے میں بولے تھے

"وہ۔۔۔۔وہ۔۔۔۔میں نہیں جانتی۔۔۔۔مجھے آپ میں سے کوئی بتادے۔۔؟

اس کا یہ کہنا تھا ان بدصورت چہروں میں سے بہت سے چہرے غائب ہوئے تھے جس کا مطلب اس کے محکوم (غلام) بننے سے انکار۔۔مطلب بغاوت تھی

ان میں سے ایک نے سفورا کو وہ منتر بتایا تھا جو اب وہ غلط سلط پڑھنے لگی تھی اسنے جیسے ہی آنکھیں کھولی اب ادھر کوئی بھی نہیں تھا سوائے اسی موکل کے جو با آواز بلند قہقے لگا رہا تھا

"اب تمہارا انجام بہت دردناک۔۔۔اور خوفناک ہونے والا ہے تم لوگوں کے لئے عبرت بنو گی۔۔۔۔تم عبرت بنو گی ان تمام کالے جادو کرنے اور کروانے کے لئے جو سب جانتے بوجھتے اللہّ کے حکم کی سرکشی کرتے رہے۔۔۔

ابھی بھی وقت ہے کلمہ پڑھ لو سفورا۔۔۔"

سفورا ہانپتی کانپتی بنا کوئی جواب دیے بیٹھ گئی تھی وہ موکل غائب ہو چکا تھا۔۔۔

جب سے مناہل کا انتقال ہوا تھا سعد زیادہ تر گھر سے باہر رہتا۔۔۔وہ قبرستان اس دن کے بعد نہیں گیا تھا

وہ اپنے ہاتھ سے اسے دفنا کر بھی اسے جگہ جگہ کھوجتا رہتا۔۔قبرستان اس ڈر سے نہ جاتا کہ اس کی قبر دیکھ کر اس کی تلاش نا ختم ہو جائے۔۔۔

سفورا سارا دن گھر میں اجنبی اجنبی گھومتی رہتی اس کے کالے جادو کے موکل اسے خوفزدہ کیئے رکھتے۔۔۔

وہ کچن میں کھانا کھانے یا بنانے جاتی تو وہ اس کی چیزیں اٹھا کر یہاں وہاں چھپا دیتے ۔۔وہ پورا دن روٹی کا ایک نوالا تک کھانے کو ترس جاتی۔۔سعد دو دو دن بعد گھر آتا تو اس سے کھانا منگوا کر کھا لیتی۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ رات سو رہی ہوتی تو وہ اس کی چارپائی اوپر چھت پر تیز بارش میں رکھ دیتے اور آنکھیں کھولنے پر اس کے گرد گھیر بنا کر خوفناک قہقہے لگا رہے ہوتے۔۔۔

باجی اس کی ڈرپوک فطرت سے اچھی طرح واقف تھی اس نے اپنی تباہی کا بدلہ برابری پر آکر لیا تھا۔۔۔

وہ اپنے ہی گھر میں دو دو دن تک ایک جگہ سمٹ کر بنا کچھ کھائے پیے خوفزدہ بیٹھی رہتی۔۔۔۔حد تو یہ ہے کہ ناوہ بیہوش ہوتی ناہی دماغ اپنا کام چھوڑ رہا تھا وہ ہوش و حواس میں سب دیکھ اور محسوس کر رہی تھی۔۔۔

سعد کی دو دو دن بعد آتا اس کی صحت بھی تیزی سے گر رہی تھی۔۔۔خود پر آنے کی دیر تھی وہ تابوتوں پر خاص پانی ڈالنے والی بات سرے سے فراموش کر چکی تھی ۔۔۔جس کا فائدہ منی اور بہادر شاہ کو ہوا تھا۔۔۔وہ آدم خوری چھوڑ چکے تھے ۔۔۔ھمزاد کسی بھوک پیاس سے عاری ہوتا ہے وہ پر سکون فلحال قبرستان میں رہ رہے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

سفورا کو نا نیند آتی نا ہی سکون اس کی آنکھیں مستقل کھلی رہنے کی وجہ سے دیکھنے میں عجیب و غریب ہو گئی تھیں اور ان میں ہونے والا تیز درد الگ سے جان لیوا تھا

مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی ابھی تو حساب شروع ہوا تھا۔۔۔وہ شیطانی کھیل جس کا آغاز سفورا نے کیا تھا اس کا انجام شیطان نے اپنی مرضی سے کرنا تھا

تیز بارش۔۔۔۔کالا جادو۔۔۔اور کالے جادو کے خوفناک انتقام کی ابتداء

_**********

بہادر شاہ منی کی تلاش میں جھونپڑی سے باہر آیا تھا ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی

وہ اسے یہاں وہاں دیکھتا ماسٹر جی کی قبر پر گیا تھا وہ قبر پر ہاتھ رکھے ساتھ لیٹ کر باتیں کر رہی تھی بہادر شاہ چہرے پر مسکراہٹ لئے اس کی طرف دیکھ رہا تھا

"ابا۔۔۔میں آپ کو بہت یاد کرتی ہوں۔۔۔آپ بہت اچھے ابا ہیں۔۔میرے ساتھ تو آپ کا ھمزاد ابا ہے آپ جو منی دنیا میں چھوڑ کر یہاں آکر آرام سے لیٹ گئے ہیں اس کا خیال نہیں آیا ایک بار بھی ابا؟؟؟"

"جھلی اپنی اولاد کو بے آسرا چھوڑ کر آنے کا دل کسی باپ کا نہیں کرتا مگر کیا کریں ۔۔۔یہی قدرت کا قانون ہے۔۔۔اپنی مرضی تھوڑی چلتی ہے اس رب کے آگے ۔۔"

بہادر شاہ نے منی کو اوپر اٹھانے کے لئے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا جس کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا

"ابا۔۔۔۔۔منی تو بہت روتی ہو گی آپ کے بغیر۔۔"

منی کی آواز میں اداسی واضح تھی

www.novelsclubb.com

اس سے پہلے کے بہادر شاہ کچھ کہتا اس کی نظر قبرستان کے گیٹ پر پڑی تھی جہاں ایک بڑی لینڈ کروزر آکر رکا تھا

جس میں سے ایک عورت اتری تھی جو کرتہ پہنے ہوئے تھی جس کے ساتھ سر سے سے کوئی دوپٹہ یا سکارف نہیں تھا جبکہ ٹائٹس کے نام پر اس کی گھٹنوں سے اوپر قمیض میں اس کی ٹانگوں کا گوشت برہنہ ہونے کی حد تک صاف دکھ رہا تھا، اس کے بال ضرورت سے زیادہ چھوٹے تھے اور دوپٹہ نا ہونے کی وجہ سے وہ ان بالوں کے ساتھ دور سے چھوٹے قد کا آدمی لگ رہی تھی

اس کے ساتھ ایک لمبے قد کا لڑکا جو ضرورت سے زیادہ چست بنیان نما شرٹ اور شارٹس (نیکر جو اکثر گھٹنوں سے بھی تھوڑی اوپر ہوتی ہے) پہنے ہوئے تھا اس کا رنگ حد سے زیادہ گورا تھا اس کے لمبے بھورے بالوں اور ملائی رنگت کی وجہ سے اس کے لڑکی ہونے کا گمان ہو رہا تھا

www.novelsclubb.com

وہ دونوں تیزی سے اتر کر بہادر شاہ کی طرف آئے تھے جبکہ منی اب بھی قبر کے ساتھ لیٹی ماسٹر جی کے ساتھ میٹھی میٹھی باتیں کر رہی تھی

"او مسٹر۔۔۔ قبر کھودو ہمیں جلدی ہے"

وہ لڑکے کے نام پر سیاہ دھبہ غرور سے بولا تھا

"ھاھاھاھا۔۔۔"

بہادر شاہ نے قہقہ لگایا تھا جس پر ان دونوں نے ایک دوسرے کو حیرانگی سے دیکھا تھا

"ارے تمہاری آواز تو مردوں جیسی ہے"

www.novelsclubb.com

"ھاھاھاھا"

بہادر شاہ ایک بار پھر دل کھول کر ھنسا تھا منی نے باپ کو دیکھا تھا وہ بھی ہنسنے لگی تھی

"وقت برباد مت کرو ہمارا ہمیں جلدی ہے میڈیا آتا ہی ہو گا اور بے بی کی حالت ایسی نہیں کہ ان کی لائیو کوریج ہو۔۔۔"

وہ عورت اپنے مردانہ بالوں میں ہاتھ پھیر کر ادا سے بولی تھی

"وقت تو تم لوگوں کو برباد کر رہا ہے میں کون ہوتا ہوں تمہارے وقت کو برباد کرنے والا"

بہادر شاہ ایک دم خوفناک حد تک سنجیدہ ہوا تھا

"جانتے ہو لباس کا بھی سوال ہو گا، لباس کے تین تقاضے ہیں

پہلا اور بنیادی تقاضہ پردہ

www.novelsclubb.com

دوسرا موسم کے گرمی سردی کے اثرات سے خود کو بچانا

اور تیسرا اور آخری زینت مطلب خوبصورت نظر آنا ہے۔۔۔

جو عورت ایسا لباس پہنے جو لباس کے باوجود بھی برہنہ لگے مطلب اس کا لباس اتنا مختصر، تنگ یا باریک ہو تو ایسی عورت کو قیامت کے دن اس طرح اٹھایا جائے گا کہ وہ برہنہ ہو گی (اَسْتَغْفِرُاللہ)

اور مرد کا ستر ناف سے لے کر گھٹنوں تک ہے جس کی آج کا مرد شارٹ کے نام پر دھجیاں اڑا رہا ہے۔۔۔

جیسا لباس ہو گا ویسے ہی مزاج میں تبدیلی آتی جائے گی۔۔۔ عورت مردانہ روش اپنا کر سخت اور بے پردہ جبکہ مرد زنانہ چست کپڑے پہن کر نرم مذاج اور شرمیلا اور نسوانی ہو جائے گا۔۔۔ وہ بہادری اور ہمت و جرات جو مرد کی پہچان ہوا کرتی ہے وہ ملیامیٹ ہو جاتی ہے

www.novelsclubb.com

عورت کو مرد کی اور مرد کو عورت کی مشابہت اختیار کرنا حرام ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں پر لعنت فرمائی ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے:

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: لعن رسول اللہ ﷺ المتشبھین من الرجال بالنساء والمتشبھات من النساء بالرجال۔(رواہ البخاری)

ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت فرمائی اور مردوں سے مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے عورت بننے والے مردوں اور مرد بننے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔ فرمایا: اُنہیں اپنے گھروں سے نکال دو۔ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّہِینَ مِنَ الرِّجَالِ، وَالْمُذَکَّرَاتِ مِنَ النِّسَاءِ، قَالَ: أَخْرِجُوھُمْ مِنَ الْبُیُوتِ۔(شعب الایمان: 7420)(بخاری: 5886)

تمہارے جوانوں میں بہترین جوان وہ ہیں جو تمہارے بوڑھے لوگوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور تمہارے بوڑھے لوگوں میں سے بدترین لوگ وہ ہیں جو تمہارے جوانوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں، تمہاری بدترین عورتیں وہ ہیں جو تمہارے مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں اور تمہارے بدترین مرد وہ ہیں جو تمہاری عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔اِنَّ خَیْرَ شَبَابِکُمْ مَنْ تَشَبَّہَ بِشُیُوخِکُمْ، وَشَرَّ شُیُوخِکُمْ مَنْ تَشَبَّہَ بِشَبَابِکُمْ، وَشَرَّ نِسَائِکُمْ مَنْ تَشَبَّہَ بِرِجَالِکُمْ، وَشَرَّ رِجَالِکُمْ مَنْ تَشَبَّہَ بِنِسَائِکُمْ۔(شعب الایمان:7420)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: جو عورت مردوں کی اور جو مرد عورتوں کی مشابہت اختیار کرے اُس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّہَ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ، وَلَا مَنْ تَشَبَّہَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ۔(مسند احمد:462)

www.novelsclubb.com

حضرت سُوید بن غفلہ فرماتے ہیں کہ مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں کا ہم سے اور ہمارا اُن سے کوئی تعلق نہیں۔ اَلْمُتَشَبِّهَةُ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ لَيْسَتْ مِنَّا، وَلَسْنَا مِنْهَا۔ (ابن ابی شیبہ: 26495)

تشبّہ اختیار کرنے کی وعیدیں:

تشبّہ اختیار کرنے والوں کی عاقبت کی خرابی: نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: جس نے جس قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کی وہ (کل قیامت کے دن) اُسی کے ساتھ ہو گا۔ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ۔ (ابوداؤد: 4031)

تشبّہ بالکفار کے مرتکب سے حضور کا لاتعلّقی کا اِظہار: نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: اُس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں جو ہمارے علاوہ کسی اور (کافروں) کی مشابہت اختیار کرے۔ لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا۔ (ترمذی: 2695)

جنسِ مخالف کی مشابہت اختیار کرنے والے ملعون ہیں: آپ ﷺ نے ایسے مرد و عورت پر لعنت فرمائی ہے جو مخالف جنس کی مشابہت اختیار کرتے ہیں، چنانچہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

حدیث میں ہے: نبی کریم ﷺ نے اُن مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو جنسِ مخالف کی مشابہت اختیار کرنے والے بدترین لوگ ہیں: آپ ﷺ نے مخالف جنس کی مشابہت اختیار کرنے والے مرد و عورت کو بدترین مرد و عورت قرار دیا، چنانچہ ارشادِ نبوی ﷺ ہے: تمہاری بدترین عورتیں وہ ہیں جو تمہارے مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں اور تمہارے بدترین مرد وہ ہیں جو تمہاری عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔ وَشَرَّ نِسَائِکُمْ مَنْ تَشَبَّہَ بِرِجَالِکُمْ، وَشَرَّ رِجَالِکُمْ مَنْ تَشَبَّہَ بِنِسَائِکُمْ۔ (شعب الایمان: 7420)

جنسِ مخالف کی مشابہت اختیار کرنے والے جنّت سے محروم ہیں: نبی کریم ﷺ نے مخالف جنس کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں اور عورتوں کو جنت سے محروم قرار دیا، چنانچہ حدیث میں ہے، نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: تین افراد ایسے ہیں جو جنّت میں داخل نہیں ہوں گے: ایک وہ مرد جو عورتوں جیسا لباس پہنے اور دوسری وہ عورت جو مرد جیسا لباس پہنے، اور دَیُّوث۔ ثَلَاثَۃٌ لَا یَدْخُلُونَ الْجَنَّۃَ:

www.novelsclubb.com

الرَّجُلِ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ، وَالْمَرْأَةُ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ، وَالدَّيُّوثُ۔(شعب الایمان: 7417)

جنسِ مخالف کی مشابہت اختیار کرنے والوں سے حضور ﷺ کا لاتعلق ہونا: نبی کریم ﷺ نے مخالف جنس کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں اور عورتوں سے اپنی لاتعلّقی ظاہر فرمائی، چنانچہ ارشاد فرمایا: جو عورت مردوں کی اور جو مرد عورتوں کی مشابہت اختیار کرے اُس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ، وَلَا مَنْ تَشَبَّهَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ۔(مسند احمد: 462)

قومِ لوط کا ایک گناہ جنسِ مخالف کی مشابہت اختیار کرنا بھی تھا: علامہ قرطبیؒ نے قومِ لوط کی ہلاکت کے جو اسباب اور گناہ ذکر کیے ہیں اُن میں سے ایک یہ بھی تھا کہ لِباس پہننے میں اُن کے مرد عورتوں کی اور عورتیں مردوں کی مشابہت اختیار کرتے تھے۔ وَتَتَشَبَّهُ الرِّجَالُ بِلِبَاسِ النِّسَاءِ وَالنِّسَاءُ بِلِبَاسِ الرِّجَالِ۔(تفسیر القرطبی: 342)

www.novelsclubb.com

"ارے بھئی موم اب یہ دو ٹکے کا گورکن ہمیں بتائے گا کہ ہم نے کیا پہننا ہے ۔۔۔یو ار جسٹ اون مائی فٹ"

وہ نفرت اور بد تہذیبی سے اپنے ہلکے بھورے سلکی بالوں میں ہاتھ پھیر کر بولا تھا بہادر شاہ نے خاموشی سے جھونپڑی سے چیزیں لا کر قبر کھود دی تھی اب وہ ان دونوں کے ہمراہ لینڈ کروزر کے پاس آیا تھا جس کی ڈیگی میں اس عورت کی بیٹی اور اس لڑکے کے بہن کی چادروں میں لپٹی میت تھی بہادر شاہ نے اس کی مدد کی تھی وہ باہر نکال کر رکھنے میں بارش بھی تیز ہو چکی تھی وہ عورت اس کی میت سے چادر ہٹا کر سر پکڑ کر بولی تھی

"کیا یار ٹونی اس کا یہ کفن بھی ریزہ ریزہ ہو گیا ہے"

www.novelsclubb.com

"یہ چھوٹا کفن ہے جو اس طرح پھٹ کر ختم ہوا ہے"

ٹونی نے بھی بے زاری کا اظہار کیا تھا

"کیا کرتی تھی اپ کی بیٹی؟؟"

بہادر شاہ نے اداس سے لہجے میں پوچھا تھا جس کا جواب بہت فخر سے اس کے بھائی نے دیا تھا

"She was just an international brand"

ٹاپ کی ماڈل تھی۔۔۔۔پوری دنیا میں نام تھا اس کا۔۔۔۔"

"پھر ابھی ایسے بے نام کیوں دفنا رہے ہیں آپ اس کو؟؟؟"

بہادر شاہ نے اس پر چادر ڈال کر کہا تھا

"تم دیکھ تو رہے ہو اس کا ہر کفن پھٹ جاتا ہے اس کو کوئی کپڑا ڈھانپ ہی نہیں رہا یہ خود تو مر گئی ہے پیچھے رہ گئے ہم۔۔۔ بھئی ہمیں تو سوسائٹی میں موو کرنا ہے نا ۔۔۔لوگ کیا کہیں گے۔۔۔اور وہ تم غریب مولوی لوگ کیا کہتے ہو۔۔۔۔؟؟؟"

وہ اداسے سوچتے ہوئے بولا تھا

"ہاں یاد آیا۔۔عبرت ناک موت"

"ہم نہیں چاھتے لوگ یہ سب کہیں ہماری بے بی کو دیکھ کر"

"حیرت کی بات ہے جب اس کو خود کو ڈھانپنے کا اختیار دے رکھا تھا اللہّ نے اس نے تب خود کو نمائش بنا کر پیش کیا پھر اب کیسی شرمندگی؟؟؟؟"

"یاد رکھنا۔۔۔۔لباس یہ طے کرتا ہے آپ اللہّ کے کتنے قریب ہو۔۔۔جیسے جیسے اللہّ سے دور ہوتے جاؤ گے لباس سکڑتا چلا جائے گا۔۔۔"

"مغرب کی طرف جاؤ گے تو ڈوب جاؤ گے کبھی سورج کو اس طرف ڈوبتے نہیں دیکھا؟؟؟"

وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر بہادر شاہ کو پاگل ہونے کا اشارہ دے رہے تھے

لڑکے نے فون نکالا تھا جس میں میڈیا کی اس طرف آنے کی خبر تھی وہ ماں کو آگاہ کرتے ہوئے اس ماڈل کی میت کو گھسیٹ کر لے جاتا ہوا اس قبر میں ڈال کر اوپر مٹی ڈالنے لگا تھا

وہ دونوں اپنا کام ختم کر میڈیا کے ڈر سے چلتے بنے تھے۔۔

اس کی قبر بھی بے پردہ تھی کیوں کہ اسے ٹھیک سے ڈھانپا ہی نہیں گیا تھا۔۔اس پر تو کسی مردہ جانور کی طرح بس مٹی ڈال کر چھپایا گیا تھا جب وہ جانور کی طرح بے لباس زندگی گزار رہی تھی پھر اس کا انسان کی طرح دفن ہونا کیسے ممکن تھا۔۔۔

بہادر شاہ کا دل اس کو ٹھیک کرنے کا نہیں کیا تھا وہ چپ چاپ چل پڑا تھا

تیز بارش۔۔۔۔ٹاپ کی ماڈل۔۔۔۔اور وہ بے پردہ قبر۔۔۔۔

**********_

**********_

آج ماسٹر جی کے انتقال کو تیسرا دن تھا ماسٹر جی کے بڑے ویڑے میں ٹینٹ لگائے گئے تھے پورا گھر لوگوں سے بھرا ہوا تھا لوگ سپارے لئے پڑھ رہے تھے ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی سب کی قرآن پاک پڑھنے کی دل کو سکون دینے والی اجتماعی آواز سماں باندھے ہوئے تھی۔۔۔

ماسٹر جی نے ہمیشہ کسی میت والے گھر جا کر اس کے لواحقین کو یہی تلقین کی تھی کہ جو ذی روح اس دنیا میں آیا ہے اس کو موت کا ذائقہ ہر حال میں چکھنا ہے۔۔۔یہ کوئی ظلم یا زیادتی نہیں ہے۔۔۔یہ جسم یہ روح اللہ کی امانت ہے۔۔۔اللہ یہ حق رکھتا ہے کہ جب چاہے اپنی امانت واپس لے لے۔۔،پرائی چیز پر پھر یہ واویلا ڈالنا کیسا۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہ دنیا ایک حسین خواب ہے حقیقت تو آخرت ہے۔۔۔کوئی اگر ہمیشہ کے لئے خواب میں رہنا چاہتا ہے تو کسی صورت ممکن نہیں ہو سکتا۔۔۔اس کو اس خواب سے جاگ کر حقیقت کی تیاری کرنی چاہیے۔۔۔

کتاب وسنت میں بہت سی نصوص ملتی ہیں جو صبر کرنے والوں کی فضیلت اور ان کے لئے اجر عظیم پر دلالت کرتی ہیں، اور اللہ تعالی انہیں بغیر حساب کے اجر وثواب عطا کرے گا، یہ اجر وثواب ہر اس شخص کے لئے ہے جو کسی بھی مصیبت پر صبر کرے۔۔۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

"اور ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کرینگے، دشمن کے ڈر سے، بھوک وپیاس سے، مال وجان اور پھلوں کی کمی سے، اور ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے، جنہیں جب کبھی کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم تو خود اللہ تعالی کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، ان پر ان کے رب کی نوازشیں اور رحمتیں ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں"

البقرۃ(155-157)

.

اور ایک مقام پر اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

"اور اللہ تعالی صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے"

آل عمران(146)

اور ایک مقام پر اللہ جل شانہ نے فرمایا:

"اللہ تعالی یقینا صبر کرنے والوں کو بغیر حساب کے اجر و ثواب دے گا"

الزمر(10).

امام مسلم رحمہ اللہ تعالي نے صہیب رضي اللہ تعالي عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

www.novelsclubb.com

"مومن کا معاملہ عجیب ہے کہ اس کے ہر معاملہ میں خیر ہی خیر ہے، یہ مومن کے علاوہ کسی اور کو حاصل نہیں، اگر مومن کو کوئی آسانی اور خوشی حاصل ہوتی ہے اور وہ اس پر اللہ کا شکر کرتا ہے تو یہ اس کے لئے بہتر اور خیر ہے، اور اگر اسے

کوئی تکلیف اور مصیبت پہنچتی ہے تو وہ اس پر صبر کرتا ہے یہ اس کے لئے بہتر اور خیر ہے"

صحیح مسلم(5318).

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے ابو سنان رحمہ اللہ تعالی سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں میں نے اپنے بیٹے سنان کو دفنایا اور قبر کے کنارے ابو طلحہ خولانی رحمہ اللہ تعالی بیٹھے ہوئے تھے جب میں نے نکلنا چاہا تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہنے لگے ابو سنان کیا میں تمہیں خوشخبری نہ دوں؟ میں نے جواب دیا کیوں نہیں، تو انہوں نے کہا:

"مجھے ضحاک بن عبدالرحمن بن عرزب رحمہ اللہ نے ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث بیان کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب کسی بندے کا بیٹا فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالی اپنے فرشتوں سے کہتا ہے تم نے میرے بندے کے بیٹے کی روح قبض کر لی تو وہ کہتے ہیں جی ہاں تو اللہ تعالی کہتا ہے

تم نے اس کے دل کا پھل اور ٹکڑا قبض کر لیا تو وہ کہتے ہیں جی ہاں، تو اللہ تعالی کہتا ہے میرے بندے نے کیا کہا؟ تو فرشتے جواب دیتے ہیں اس نے تیری حمد و تعریف اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھا، تو اللہ عزوجل فرماتا ہے:

"میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر تیار کر دو اور اس کا نام بیت الحمد رکھو"

جامع الترمذي حدیث نمبر (942). علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو السلسلۃ الصحیحۃ (1408) میں حسن قرار دیا ہے.

یہ وہ باتیں تھیں آج گاؤں والے ماسٹر جی کے جانے کے بعد جس پر عمل کرتے ہوئے صبر سے قرآن پاک پڑھنے میں مصروف تھے۔۔۔ یہ صرف اسی جگہ نہیں کیا جا رہا تھا بلکہ گاؤں میں ہونے والی ہر فوتگی پر ماسٹر جی یا ان کا کوئی نا کوئی شاگرد ان آیات اور باتوں کی تبلیغ کرتے۔۔۔ آہستہ آہستہ ہی سہی مگر فرق پڑ چکا تھا۔۔۔ اب بہت کم کسی گھر سے بین ڈالتی عورتوں کی آوازیں آیا کرتی تھیں۔۔۔

منی دو دن سے بیہوش تھی احد باہر بیٹھا سپارہ پڑھ رہا تھا جب ایک عورت نے اسے اندر آنے کا کہا تھا احد سپارہ رکھ کر اندر آیا تھا جہاں منی بے بس سی اپنے ابا لے لئیے استری کیئے کپڑوں کو دروازے کے پیچھے لٹکا دیکھ کر گھٹ گھٹ کر رو رہی تھی اس کی آنکھ کھلتے ہی اس کی نظر ان کپڑوں پر پڑی تھی جو ماسٹر جی کو پہننا نصیب نہیں ہوئے تھے۔۔۔یہ ہماری اوقات ہے۔۔۔۔وقت ختم ہو جائے تو اکثر روٹی کا منہ میں ڈالا ہوا نوالا بھی منہ میں ہی رہ جایا کرتا ہے پیٹ تک نہیں جا پاتا اور اللہ روح قبض کر لیتا ہے۔۔۔

سعد نے جلدی سے منی کے پاس بیٹھ کر اسے سینے سے لگایا تھا۔۔۔

"ڈاکٹر بیٹا منی نے دو دن سے کچھ نہیں کھایا، آپ ہی ان کو سمجھائیں.."

www.novelsclubb.com

ایک عورت اداس سی منی کے سر پر ہاتھ پھیر کر بولی تھی

"خالا آپ کھانا لایئے میں کھلا دیتا ہوں"

احد نے منی کو تھپتھپاتے ہوئے کہا تھا

"منی ایسے مت کریں پلیز۔۔ماسٹر جی کی روح کو تکلیف ہو رہی ہو گی۔۔۔میں ہوں نا آپ کے ساتھ۔۔۔میں وعدہ کرتا ہوں آپکا خیال ماسٹر جی سے بھی زیادہ رکھوں گا۔۔۔شادی جلدی میں ضرور ہوئی ہے مگر میرے محسن کی بیٹی ہونے کی حیثیت سے میری آپ سے دلی عقیدت بھی ہے۔۔۔"

"آپ کھانا کھالیں پھر ہم قبرستان چلیں گے ماسٹر جی کو یہ دکھانے کے آپ نے اللہ کی رضا میں سر جھکا دیا ہے"

منی نے آنسو صاف کر کے اثبات میں سر ہلایا تھا کھانا آچکا تھا احد خود نوالے بنا بنا کر منی کو کھانا کھلا رہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"خالا میں منی کو لے کر قبرستان جا رہا ہوں"

احد منی کے ہمراہ گیٹ کی طرف جاتا جاتا کسی عورت کو بتا رہا تھا

بارش کی ننھی بوندیں اب بھی موجود تھیں۔۔۔ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔۔

منی احد کے ساتھ آگے بیٹھ گئی تھی۔۔

"**********"

مناہل سعد کے ساتھ کچھ دیر وارڈ کے باہر موجود نشست پر بیٹھی رہی پھر سعد کو وارڈ میں اندر چھوڑ کر وہ باہر آئی تھی چونکہ وہ مردانہ وارڈ تھا اس کا وہاں رکنا مناسب نہیں تھا دوسرا سعد کو ڈرپ بھی لگنی تھی اور وہ نیند آور دوائی کے زیر اثر تھا لہذا مناہل نے اسے اندر بھیج دیا تھا۔۔۔اور مدھو والے وارڈ کا بھی بتا دیا تھا

مناہل باہر آئی تو مدھو کو زمین پر بیٹھا زور قطار روتا دیکھا وہ پریشان سی اس کے پاس نیچے آکر بیٹھی تھی

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا ہے مدھو آپی؟؟؟"

وہ مدھو کے سر کو ڈھانپ کر اس کے بال ٹھیک کرتے ہوئے اس کا چہرہ خشک کرتے پوچھ رہی تھی

"منو؟؟؟ایک بات تو بتا؟؟؟"

"جی پوچھیں آپی؟؟"اور پلیز رونا تو بند کر دیں آپ کو روتا دیکھ میرا دل گھبرا رہا ہے ۔۔"

"میں نہیں جانتی میرا باپ کون تھا مگر کوئی تو ہو گا یہ لازمی بات ہے۔۔۔مگر اگر آج جیسے مرا دیکھ میرا دل درد سے پھٹا ہے اگر میں اسے باپ سمجھ لو تو مجھے گناہ تو نہیں ہو گا؟؟؟"

"مجھے نہیں پتہ آپی چلیں اٹھیں آپ کی طبیعت بگڑ جائے گی"

مناہل نے مدھو کو ہاتھ سے اوپر اٹھایا تھا

"ایک منٹ منو"

مدھو آہستہ آہستہ چلتی آنسو صاف کرتی نرسنگ کاونٹر پر آئی تھی

"سسٹر باجی یہ جو ابھی ابھی ایک مریض دل کے آپریشن کے دوران وفات پا گئے ہیں ان کا نام دیکھ کر بتا دیں، رب آپ کا بھلا کرے"

بنا کوئی جواب دیے رجسٹر کھول کر دیکھنے لگی تھی

مدھو دل پر ہاتھ رکھے فقط اس کے ہونٹوں کو دیکھ رہی تھی

"بہادر شاہ"

اس کے لب پھڑ پھڑائے تھے۔۔۔

مدھو کے دل پر بوجھ بڑھ گیا تھا آنسوؤں کا ریلا امڈ آیا تھا

www.novelsclubb.com

سسٹر باجی ایک آخری احسان کریں گی؟"

مدھو نے ہچکی لے کر کہا تھا مناہل پریشان سی مدھو کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی

"جی بولیں؟؟"

"یہ نام ایک کاغذ پر لکھ دیں"

مدھو نے دونوں ہاتھوں میں اپنا چہرہ چھپا کر بلند آواز سے رو کر کہا تھا

نرس نے اسے کاغذ تھما دیا تھا

وہ اس پر لکھے نام کو چومتی چومتی مناہل کے ساتھ وارڈ میں آئی تھی وہ لیٹی کافی دیر اس نام کو دیکھتی رہی پھر جانے کب اس کی آنکھ لگی تھی

صبح آنکھ کھلی تو ڈاکٹر زراؤنڈ پر تھے مدھو کو ڈسچارج کر دیا گیا تھا ڈاکٹر علی تھوڑی دیر بعد راؤنڈ مکمل کر کے مدھو اور مناہل کے پاس آئے تھے

"ان کو ہمارا ارادہ کچھ دن مزید رکھنے کا تھا مگر اب یہ کافی بہتر ہیں اور یہ سچ ہے گھر والا ماحول اچھے سے اچھے ہسپتال کی جگہ نہیں لے سکتا۔۔۔لہذا ان کی دوائیں میں بھجوا دیتا ہوں ان میں سے کچھ جو درد اور انفیکشن کی ہیں وہ دس دن تک اور باقی طاقت کی گولیاں کچھ سپلیمنٹس ہیں جو ان کو تین ماہ تک استعمال کروانے ہیں

۔۔۔سب کی سب دوا ابھی ایک لڑکا آپکو دے جائے گا۔۔اس کے علاوہ کبھی بھی کسی بھی قسم کی میری مدد کی ضرورت ہو تو بندہ ناچیز حاضر ہے"

ڈاکٹر علی نے خلوص سے کہا تھا

"اللہّ آپ کا بھلا کرے ڈاکٹر صاحب اپ جگ جگ جیو۔۔۔اللہّ آپ کو مکمل کرے آپ کی شادی ہوئی ہے؟؟"

مدھو نے دونوں ہاتھ جوڑ کر دعا دے کر پوچھا تھا

"جی ہوئی ہے۔۔ مگر۔۔.اولاد"

اس سے پہلے کے ڈاکٹر علی بات مکمل کرتے ان کی بیگم کا فون آیا تھا جنہوں نے سٹرپ ٹیسٹ میں حمل مثبت آنے کی نوید دی تھی ڈاکٹر علی ہکے بکے اس ادھورے انسان کے ساتھ محض اچھی نیت سے اپنا فرض۔۔وہ فرض جس کی ان کو

تنخوادی جاتی ہے پورا کرنے پر۔۔۔۔۔اور اللہّ نے آج اس اچھی نیت پر دس سال بعد۔۔۔ہر طرح کے علاج میں ناکامی کے بعد باپ بننے کی خوشخبری دی تھی۔،

وہ فون رکھ کر مدھو کے بہت زیادہ شکر گزار ہو کر بولے تھے

"آپ اس ہسپتال میں میرے لئے رحمت بن کر آئی ہیں مدھو۔۔۔بیشک بعض اوقات آپ کی کوئی خواہش کسی کی دعا کی محتاج ہوتی ہے وہ ہستی وہ انسان کوئی بھی ہو سکتا ہے۔۔۔یہی معاملا کسی غیر کو بھی تکلیف دینے پر اس کی آہ یا بد دعا کی صورت آپ کی زندگی کا تختہ پلٹ سکتا ہے۔۔۔لہذا کبھی بھی کسی کو انجان سمجھ کر اس کی دعا یا بد دعا کو نظر انداز مت کرو۔۔۔

مدھو نے مسکرا کر ان کو دیکھا تھا ڈاکٹر علی جا چکے تھے جن کے جانے کے کچھ دیر بعد لڑکا دوائیاں پکڑا گیا تھا۔۔

مناہل نے ابھی تک مدھو کو سعد کا نہیں بتایا تھا وہ سارا سامان سمیٹ کر مدھو کو انتظار کرنے کا کہہ کر سعد کے وارڈ میں آئی تھی جہاں سعد بیٹھا اپنی ڈسچارج فائل کو دیکھ رہا تھا مناہل کو اندر آتا دیکھ وہ باہر آیا تھا

"سعد مدھو آپی کو گھر جانے کی اجازت مل گئی ہے آپ کو کیا کہا ڈاکٹرز نے؟؟"

"مجھے بھی مل گئی ہے بس اب باقی دوا گھر پر کھاؤں گا۔۔میں یہ فائل کاؤنٹر پر جمع کروا کر آپ کی مدھو آپی کے پاس آتا ہوں'

سعد نے مناہل کو پیار سے دیکھتے ہوئے کہا تھا

مناہل سعد کے ساتھ ہی فائل جمع کروا کر مدھو کے پاس آئی تھی جو گم سم سی اس کاغذ کو دیکھ رہی تھی جس پر بہادر شاہ لکھا تھا

"مدھو۔۔۔آپی۔۔یہ۔۔۔۔۔"

مناہل نے شرما کر شرم سے لال ہوتے ہوئے مدھو کا ہاتھ پکڑ کر سعد کی طرف اشارہ کر کے

بس اتنا ہی کہا تھا جس سے مدھو پوری بات سمجھ گئی تھی۔۔

وہ بیڈ سے اتر کر سعد کے سر پر ہاتھ رکھ کر دعا دینے لگی تھی۔۔۔

"اللہ خوش رکھے اپ دونوں کو۔۔اللہ لمبی صحت والی زندگی دے"

اب مناہل رات کا پورا قصہ مزے مزے سے مدھو کو سنا رہی تھی۔۔

"کتنی عجیب بات ہے وقت ایک ہی ہوتا ہے مگر اس کے معنی ہر کسی کے لئے الگ الگ ہوتے ہیں، کسی نے کچھ پایا ہوتا ہے اور کوئی خالی ہاتھ۔۔۔۔۔کل کی رات میرا دل ویران کر گئی اور مناہل کی زندگی آباد۔۔۔۔۔۔نصیب

۔۔۔۔ہاااائے ئے ئے ے.... کسی نے کیا سچ کہا ہے اپنے نصیب سے اکیلے ہی لڑنا پڑتا ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

مدھو نے مناہل اور سعد کو ایک دوسرے کو محبت سے دیکھتا دیکھ کر سوچ تھا۔۔

وہ تینوں فلحال مدھو کے گھر گئے تھے سعد ان کو وہاں چھوڑ کر اپنے گھر گیا تھا بارش زوروں پر تھی اور لائٹ بھی گئی ہوئی تھی۔۔

وہ آج چار دن بعد گھر آیا تھا گھر میں اندھیرا تھا وہ امی امی کرتا ان کو ڈھونڈ رہا تھا ہر جگہ دیکھنے کے بعد کمرے سے نکلتے نکلتے اس کی نظر کمرے کی چھت پر پڑی تھی سفورا کسی چھپکلی کی طرح اس سے چپکی ہوئی تھی مسلسل شب بیداری سے اس کی آنکھیں ارد گرد سے کالی ہو چکی تھیں رنگ بھی سیاہ اور پانی اور خوراک نا لینے کی وجہ سے چہرہ جھریوں سے بھر گیا تھا وہ کچھ ہی دنوں میں عمر رسیدہ ضعیف بڑھیا لگنے لگی تھی ۔۔۔ناخن بڑھ کر اس کو اور بھی وحشت زدہ دیکھا رہے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ عجیب سی آواز نکال کر کرب سے خوفزدہ سی بولی تھی

"سااااااااا۔۔۔ددد۔۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔۔ببببببب۔۔چاااا۔۔لو۔۔۔یہ ۔۔۔سب لوگ مجھے مل۔۔۔کر۔۔۔ماردیں گے۔۔۔"

سفورا کو کمرہ بد صورت انسانوں سے بھرا ہوا نظر آرہا تھا وہ سیاہ کپڑے کالے دانتوں والے بد صورت لوگ۔۔۔ جن کی آنکھوں میں سفیدی جیسا کچھ نہیں تھا اس کو گھور رہے تھے۔۔۔۔

"امی کوئی نہیں ہے یہاں چلے نیچے آجائیں۔۔"

سعد حیرانگی سے بولا تھا وہ کوئی ٹیبل لینے کمرے سے نکلنے کو تھا جب

"تڑخ"

کی آواز سے اس نے پیچھے دیکھا تھا جہاں سفورا فرش پر آہیں نکالتی نیچے پڑی تھی اسے شیطان نے منہ کے بل گرایا تھا جس سے اس کا ماتھا اور ناک فرش پر لگ کر خون و خون ہوا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

سعد جلدی سے بینڈیج کا ڈبہ لینے دوسرے کمرے میں بھاگا تھا مگر جب وہ آیا سفورا غائب تھی فرش پر خون موجود تھا اس نے چھت پر دیکھا جہاں ایک بار پھر اس کے موکلوں نے اسے چپکا دیا تھا۔۔

وہ ان کے پورے کمرے میں گونجتے قہقہوں کی آواز سن سکتی تھی۔۔۔۔وہ اتنی لاغر ہو چکی تھی کہ تکلیف پر بھی اس کے آنسو نہیں بہہ رہے تھے۔۔اور ویسے بھی آنسو اور رونا تو خدا کے آگے خود کو بے بس مان لینے کی دلیل ہوا کرتی ہے۔۔۔۔آنسو کا ایک قطرہ بھی مرحم ہوا کرتا ہے جو اللہ کچھ دلوں سے چھین لیتا ہے۔۔۔رونا دل کی نرمی کی علامت ہے جو کم از کم سفورا جیسی بے رحم عورت نہیں تھی۔۔

اللہ کہتا ہے۔۔

www.novelsclubb.com

"جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا"

ایک اور جگہ فرماتا ہے

(مفہوم)

"اہل زمین پر رحم والا معاملہ رکھو تاکہ تم پر رحم کیا جائے"

سفورا جیسی سفاک عورت پر اللہ کا عذاب تو ابھی شروع ہی نہیں ہوا تھا اللہ نے اس کی رسی دراز کر رکھی تھی فلحال تو وہ اپنے شیطان کے ہاتھ کا کھلونا بنی ہوئی تھی۔۔۔

شیطان کبھی بھی کسی انسان کا دوست نہیں ہو سکتا۔۔۔وہ تو اللہ سے کیئے اس جملے پر ڈٹا ہوا ہے جو اس نے سجدے سے انکار کر کے بولا تھا۔۔

اس کا کہنا تھا میں آگ سے بنا ہوں اور انسان مٹی سے میں ہر طرح سے اس سے افضل ہوں۔۔۔

www.novelsclubb.com

اللہ نے اس پر کہا تھا۔۔

"جو مجھے دل سے ماننے والا ہو گا وہ کبھی تمہارے اس فریب میں نہیں آئے گا اور جو تیری بات پر عمل کرے گا وہ میری رحمت سے خارج ہو گا۔۔۔

وہ دن ہے اور آج کا شیطان دن رات انسان کو بہکا کر اللہّ کے ساتھ دشمنی نبھا رہا ہے

جب بھی آپ کسی شیطانی کام کی طرف مائل ہونے لگیں ایک بار یہ ضرور سوچ لیں جو جس کا پیروکار بنے گا اس کا انجام اس سے الگ نہیں بلکہ ہو بہو وہی ہو گا۔۔۔

سعد کا دماغ بند ہو گیا تھا وہ بت بنا اپنی ماں کو دیکھ رہا تھا جس کی ناک اور ماتھے سے خون ٹپ ٹپ فرش پر گر رہا تھا۔۔۔

اس کے دیکھتے ہی دیکھتے سفورا ایک بار پھر منہ کے بل گری تھی جس سے اس کا ماتھا اب اندر تک گھڑا بن کر دکھ رہا تھا ناک پھول کر سفورا کو بھیانک بنا رہی تھی کالا خون اس کے پورے جسم پر پھیل چکا تھا وہ ہوش و حواس میں یہ سب محسوس کر رہی تھی مگر درد کی ایک آہ نکالنا بھی جو کہ اکثر درد میں کمی کا باعث ہوا کرتی ہے وہ تک اس کو نصیب نہیں تھی۔۔

سعد نے اسے اٹھا کر اس کے زخم صاف کیے تھے اب وہ باہر سے لا کر اسے کھانا کھلا رہا تھا وہ اس کا ذائقہ محسوس کرنے سے قاصر تھی۔۔۔

سفورا کے کان میں اپنی ساس کی آواز گونجی تھی

"بیٹا۔۔جو بھی ہو چپ کر کے کھا لیا کر۔۔۔میری دھی ایسے اللہّ کے رزق میں نقص نہیں نکالتے۔۔۔

اللہّ ناراض ہو گیا نا تو ہر کھانا ایک جیسا ہی لگے گا۔۔۔بعض اوقات اللہّ ذائقہ چھین کر بھی ناشکری کی سزا دیا کرتا ہے (کرونا میں مریض کی چھکنے کی حس ختم ہو جاتی ہے)

سفورا رونا چاہتی تھی مگر آنسو۔۔۔تو سرے سے تھے ہی نہیں۔۔۔بیشک رونا آنا بھی اللہّ کی نعمتوں میں سے ہے۔۔۔

سفورا پتھرائی آنکھوں سے باہر دیکھ رہی تھی بارش زوروں پر تھی۔۔۔

اسے صحن میں اپنے ساس سسر اور میاں صاف اُجلے کفن پہنے مسکراتے ہوئے نظر آرہے تھے۔۔۔وہ بارش ان بھگو نہیں رہی تھی۔۔۔

اب وقت گزر چکا تھا۔۔۔لفظ "کاش" کی توفیق بھی اللہّ نے اس سے لے لی تھی

۔۔۔۔

سعد مناہل کو اس ماحول میں واپس نہیں لائے گا وہ یہ فیصلہ کر چکا تھا۔۔۔

**********_

بہادر شاہ اور منی آج پورے قبرستان کا چکر کاٹ رہے تھے بارش ہلکی تھی وہ مردہ گوشت کھانا چھوڑ چکے تھے اور ھمزاد کو زندہ رہنے کے لئے کسی دنیاوی خوراک کی ضرورت نہیں ہوتی مردہ گوشت کھانا محض باجی کے جادو کا اثر تھا جو خاص پانی تابوت پر ناڈالنے کی وجہ سے ختم ہو چکا تھا اب بس کسی خدا کے بندے کا اپنے ہاتھوں سے اس تابوت کو کھولنے کی دیر تھی پھر وہ دونوں آزاد ہو جاتے وہ اپنی مرضی سے کہیں بھی جا سکتے تھے قبرستان کی حد بندی بھی ختم ہو جاتی۔۔۔اور وہ

چاھتے تو بہادر شاہ کا ھمزاد ماسٹر جی کی قبر میں اور منی کا احد کی بیوی منی کے جسم کا حصہ بھی بن کر وہ ہی زندگی گزار سکتے تھے جو ہر انسان گزار رہا ہے مگر ہاں اتنا ضرور ہوتا منی کی لوگوں کو جانچنے کی حس ضرور اس کی صفت بن جاتی۔۔۔

(مطلب وہ ھمزاد منی ایکٹو ہونے کی وجہ سے اس کی خاص خوبی انسان منی میں منتقل ہو جاتی، یہ میں نے فرض کیا ہے)

دو جنازے قبرستان کی طرف آتے دکھائی دیئے تھے منی اور بہادر شاہ ان کی طرف متوجہ ہوئے تھے

ایک آدمی جو غم سے بری طرح نڈھال تھا دو مردوں کے ہمراہ جو اسے سہارہ دیے ہوئے تھے بہادر شاہ کے پاس آیا تھا

www.novelsclubb.com

"قبریں۔۔۔۔ قبریں۔۔۔ کھود۔۔۔۔ مجھے۔۔۔ مجھے اپنی دنیا دفنانی ہے اپنے ان ہاتھوں سے"

وہ گھٹنوں کے بل بیٹھا دونوں ہاتھ پھیلا کر پھوٹ پھوت کر رو دیا تھا جس پر اس کے ساتھ موجود آدمی اس کو حوصلہ دے رہے تھے

بہادر شاہ نے اسے ہاتھ سے پکڑ کر اوپر اٹھایا اور اس کے ساتھ میتوں کی طرف چل پڑا

جنازہ بہت زیادہ بڑا نہیں تھا شاید بس قریب کے رشتہ دار ہی آئے تھے جن میں عورتیں بھی شامل تھیں

دو چارپائیاں زمین پر رکھ دی گئی تھیں ایک عورت جو شاید ماں تھی وہ پیلی زرد خوفزدہ سی ان چارپائیوں کو پکڑ کر سکتے میں چپ چاپ بیٹھی ہوئی تھی

بہادر شاہ نے ایک ایک کر کے میتوں سے چادر ہٹائی تھی دونوں بچے تھے ایک لڑکا اور ایک لڑکی کی میت تھی جن کی عمر ایک جیسی ہی لگ رہی تھی شکل بھی کافی مل رہی تھی دونوں کے جسم کالے اور نیلے ہو رہے تھے بہادر شاہ نے افسوس کرتے ہوئے ان کے چہرے دوبارہ ڈھک دیے تھے وہ آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا تھا

"کون ہیں یہ بچے؟؟؟ کیا ہوا تھا ان کو؟؟"

بہادر شاہ نے دکھی سے شکستہ آواز میں پوچھا تھا

"میرا بیٹا اور بیٹی ہیں۔۔۔اللہ نے جوڑا دیا تھا اور جوڑے میں ہی واپس لے لیا"

باپ چیخ کر کرب سے بولا تھا اب وہ سر پیٹتا ہوا زمین پر بیٹھ کر دیوانہ وار رو رہا تھا ماں سہمی سی اس کی طرف خشک آنکھیں لیئے دیکھ رہی تھی وہ شکل سے پاگل لگ رہی تھی وہ سب کو دیکھتی پھر بچوں کے چہروں سے کپڑا ہٹاتی اور سہم کر بیٹھ جاتی۔۔۔

بہادر شاہ اٹھ کر اس کے پاس بیٹھ گیا تھا

یار اس طرح بین ڈال کر رونا اللہ کی نظر میں ناپسندیدہ فعل ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسلام کہتا ہے۔۔۔

آدمی سے تعلق کی بنا پر اگر اس کی وفات پر آدمی رنجیدہ ہو یا رونا آجائے تو یہ مذموم نہیں ہے؛ بلکہ طبعی چیز ہے، خود حضرت ابراہیم علیہ اسلام کی وفات پر آپ صَلَّی اللہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی آنکھیں نم تھیں؛ البتہ نوحہ کر کے رونا یہ زمانۂ جاہلیت کی رسم ہے جو شرعاً ممنوع ہے، نوحہ یہ ہے کہ آدمی واویلا مچا کر خود بھی روئے اور دوسروں کو رلانے کے لیے مردہ کے اوصاف وحالات بڑھا چڑھا کر بیان کرے۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: دَخَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی أَبِی سَیْفٍ الْقَیْنِ وَکَانَ ظِئْرًا لِإِبْرَاہِیمَ فَأَخَذَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِبْرَاہِیمَ فَقَبَّلَہُ وَشَمَّہُ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَیْہِ بَعْدَ ذَلِکَ وَإِبْرَاہِیمُ یَجُودُ بِنَفْسِہِ فَجَعَلَتْ عَیْنَا رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ. فَقَالَ لَہُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: وَأَنْتَ یَا رَسُولَ اللہِ؟ فَقَالَ: ”یَا ابْنَ عَوْفٍ إِنَّہَا رَحْمَۃٌ ثُمَّ أَتْبَعَہَا بِأُخْرَی فَقَالَ: إِنَّ الْعَیْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ یَحْزَنُ وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا یُرْضِی رَبَّنَا وَإِنَّا بِفِرَاقِکَ یَا إِبْرَاہِیمُ لَمَحْزُونُونَ. (مشکاۃ: ۱۴۹، ۱۵۰)

www.novelsclubb.com

عَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّائِحَۃَ وَالْمُسْتَمِعَۃَ. رَوَاہُ أَبُو دَاوُد (مشکاۃ: ۱۵۰)

اور بخاری و مسلم میں کسی شخص کے ایک سے زیادہ بچے فوت ہونے اور اس پر صبر کرنے اور اللہ تعالی سے اجر و ثواب کی نیت کرنے کی فضیلت پر خاص حدیث مذکور ہے:

ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ عورتوں نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمِ سے عرض کی؛

"اے اللہ تعالی کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمِ ہمیں نصیحت اور تبلیغ کرنے کے لئے کوئی دین خاص کر دیں"

تو رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمِ نے انہیں وعظ و نصیحت کی اور فرمایا:

"جس عورت کے بھی تین بچے فوت ہو تو وہ آگ سے پردہ میں ہونگے"

ایک عورت کہنے لگی اور اگر دو ہوں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛

"اور دو بھی"

صحیح بخاري(99) صحیح مسلم(4786).

بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ :

انس بن مالک رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس مسلمان شخص کے بھی بلوغت سے قبل تین بچے فوت ہو جائیں اللہ تعالی ان کی وجہ سے اسے اپنی رحمت اور فضل سے جنت میں داخل کرے گا"

صحیح بخاري حدیث نمبر(1292).

ان احادیث میں یہ بیان ہوا ہے کہ جس کے بھی دو یا اس سے زیادہ بچے فوت ہو جائیں اور وہ اس پر صبر کرے تو اس کے ساتھ جنت میں داخل اور جہنم سے نجات کا وعدہ کیا گیا ہے. (بیشک وہ رب اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا)

"اگر بات میرے بچوں کی طبعی موت کی ہوتی تو میں صبر کر بھی لیتا۔۔۔میرے بچوں کا تو قتل کیا ہے اس عورت نے"

وہ آدمی غصے سے اپنی بیوی کی طرف اشارہ کر کے بولا تھا

"اس کی ناشکری اور اللہّ سے جنگ نے آج مجھے اپنے ان معصوم بچوں کو دفنانے پر مجبور کیا ہے"

"نہیں۔۔ نہیں۔۔۔میں۔۔۔میں نے نہیں مارا ان کو۔۔۔میں۔۔۔میں بے قصور ہوں"

وہ عورت خوفزدہ سی بولی تھی

"میرے اور اس کے سارے رشتہ دار یہاں موجود ہیں تم ان سے پوچھ لو میں کتنا امیر اور صاحب حیثیت ہوں۔۔۔۔۔مگر یہ میری ڈگڑی کی حد تک پڑھی لکھی مگر اپنی سوچ میں یہ آج بھی چودہ سو سال پہلے والی جاہلیت لیئے ہوئے بیوی جدید دکھنے

کی دوڑ میں ایسی پستی میں گرا چکی ہے مجھے کہ اب یہاں ساری عمر میں اندھیرے میں گزاروں گا"

بہادر شاہ نے اس کو بنا کوئی سوال پوچھے بولنے دیا تھا۔۔

"پہلی اولاد اللہ نے یہ جوڑوا بچے دیے۔۔۔بیٹا اور بیٹی۔۔۔یہ تین سال کے ہو چکے تھے اب میں اور اولاد چاہتا تھا۔۔۔۔میں بیٹے کے لئے بھائی اور بیٹی کے لئے بہن ۔۔۔۔۔چاہتا تھا۔۔ مگر میری بیوی کا کہنا تھا۔۔۔وہ کوئی جاہل گوار عورت تھوڑی ہے جو چار چار بچے پیدا کرے گی۔۔۔۔۔یہ بات جاہلیت کی ہوتی تو ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمِ نے اس لئے کم عمر لڑکی سے شادی کا نا کہا ہوتا تا کہ وہ اولاد زیادہ دے سکے۔۔۔

www.novelsclubb.com

(مطلب اس کی عمر کم ہو عموما 37،38 کے بعد بعض اوقات عورت اس صلاحیت سے محروم ہو جایا کرتی ہے باقی اللہ چاہے تو بڑھاپے میں بھی دے دے)

میں اس کی ضدی فطرت کو اچھی طرح جانتا تھا میں خاموش ہو گیا۔۔۔ مگر حد تو تب ہوئی جب ہر قسم کا جدید سے جدید طریقہ استعمال کرنے کے باوجود بھی یہ بہت بار پیٹ سے ہو جاتی تھی۔۔۔ یہ مجھے بتائے بغیر میری اجازت لیئے بنا اسے گرا دیتی۔۔۔۔ پورے دو سال یہ سلسلا چلا جس میں اس نے میرے چار بچے کسی جانور کے بچے کی طرح اللہّ جانے ضائع کروا فلش میں بہا دیے۔۔۔۔۔"

وہ دل پر ہاتھ رکھے بمشکل بول پا رہا تھا۔۔

خدا کا کرنا یہ بات مجھے کچھ عرصہ پہلے معلوم پڑی۔۔۔ جب ڈاکٹر نے مسلسل جان بوجھ کر دوائی کے زور پر حمل گرانے پر بچہ دانی میں زخم بتائے اور اسے ریمو و کرنے کا کہا۔۔۔ جو اس نے خوشی خوشی کروا بھی دی۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

میں نے وجہ پوچھی تو فخر سے کہتی میری فیملی مکمل ہے میں انسان ہوں جانور نہیں جو پورا جھنڈ بنا کر دوں۔۔۔۔"

"میں نے بہت سمجھایا۔۔۔کہ اللہّ کی بندی۔۔۔یہ اللہّ کی امانت اللہّ نے واپس لے لئیے تو ہم کیا کریں گے ؟؟؟؟ مگر اس کا غرور۔۔۔۔۔میرا گھر تباہ کر دیا اس نے ۔۔۔۔اولاد بھی تو رزق ہوا کرتے ہیں۔۔۔۔رزق کو ضائع کریں گے تو اللہّ اسے اٹھالیا کرتا ہے بس یہی ہوا میرے ساتھ۔۔۔۔اس کی سرجری کو ابھی مہینہ ہوا تھا میرے ہنستے کھیلتے بچے۔۔۔۔کرنٹ لگنے سے چھت پر۔۔۔ ننگی تار۔۔۔۔۔۔ایک ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔ہاااااے ے ے میرے اللہّ۔۔۔۔۔مجھے معاف کر دے ۔۔۔۔"

وہ آدمی اپنے بال نوچنے لگا تھا

بہادر شاہ کے پاس بولنے کے لئے کچھ نہیں تھا وہ اس عورت کو دیکھ کر فقط اتنا بولا تھا

"حمل جب چار مہینے کا ہو جائے، تو اس میں جان پڑ جاتی ہے، اس کے بعد حمل کا اسا قط کرنا حرام ہے، جس کی وجہ سے انسانی جان کے قتل کا گناہ ہوتا ہے۔اس سے

www.novelsclubb.com

پہلے اگر واقعۂ کسی مجبوری و عذر کے تحت حمل ساقط کیا جائے تو جائز ہے، لیکن بغیر عذر کے مکروہ ہے، اور اگر معاشی خوف سے کیا جائے تو ناجائز ہے"

میں۔۔۔۔میں۔۔نے دو بچوں کو۔۔۔چار چار ماہ کا ہو جانے کے بعد۔۔۔۔۔۔وہ۔۔ دوائی سے۔۔۔ بھی ختم نہیں ہو رہے تھے۔۔۔۔میں تو پہلے ماہ سے ہی دوائی ۔۔۔دوائی کھا رہی تھی۔۔۔۔"

وہ عورت اپنی لبرل سوچ کی وجہ سے واقعی پاگل ہو چکی تھی۔۔۔

بہادر شاہ نے دو قبریں کھود کر بچوں کو سب کی مدد سے دفنا دیا تھا اس کی ماں چیخ رہی تھی۔۔۔وہ نیچے سے کیچڑ اٹھا اٹھا کر خود پر مل رہی تھی۔۔۔

"مت دفناو۔۔۔مت دفناؤ۔۔۔میری۔۔۔۔میری فیملی مکمل ہے۔۔۔۔مت دفناؤ۔۔"

وہ فلک شگاف آوازیں۔۔۔۔بارش تیز ہو چکی تھی سب روتے دھوتے وہاں سے جا چکے تھے مگر وہ ماں باپ اب بھی ان دونوں قبروں پر بیٹھے رو رہے تھے بہادر شاہ نے دور کھڑی منی کی طرف دیکھا تھا جس نے قبرستان کے گیٹ پر کھڑی گاڑی کی طرف اشارہ کیا تھا بہادر شاہ نے ادھر دیکھا تھا احد چھتری پکڑے منی کا ہاتھ تھامے قبرستان کی طرف آرہا تھا۔۔۔

بہادر شاہ نے پھر سے ان پڑھے لکھے والدین کو دیکھا تھا جو دنیاوی تعلیم کے غرور میں اپنی دینی تعلیم کو فراموش کر چکے تھے۔۔۔

تیز بارش۔۔۔۔لبرل سوچ۔۔۔۔۔خام خیالی۔۔۔۔اور معصوم بچے۔۔۔

**********_

**********_

www.novelsclubb.com

مدھو اور مناہل بیٹھی باتیں کر رہی تھیں رات کے آٹھ بج چکے تھے کھانا وہ کھا چکی تھیں دروازے پر دستک ہوئی تھی مناہل تیز بارش میں سر پر ہاتھ رکھے جلدی سے دروازہ کھولنے آئی تھی

سعد چھتری تھامے جلدی سے اندر آیا تھا اب وہ کمرے میں بیٹھ گئے تھے

"مدھو آپی۔۔۔میں اپ کا بہت بہت شکر گزار ہوں آج میری مناہل، میری زندگی صرف آپ کی وجہ سے مجھے واپس ملی ہے۔۔۔"

سعد نے سادگی سے کہا تھا

"اپنے ہاتھ سے تمہیں قبر میں اتار کر بھی میرا دل یہی کہتا رہا کہ مناہل زندہ ہے میرے دل کا دھڑکنا اسی بات کا ثبوت ہے۔۔۔"

سعد اب رو پڑا تھا۔۔

مناہل اس کے پاس آکر بیٹھ گئی تھی۔۔

"آخر آپ کو ایسا کیوں لگتا تھا سعد؟؟؟ میں زندہ ہوتی بھی تو مٹی میں دفن ہونے کے بعد ختم ہو ہی جاتی پھر آپ مجھے کیوں ڈھونڈتے رہے؟؟؟ کبھی میری قبر پر آپ مجھے دیکھنے آئے تھے؟؟؟"

"یہ میں خود نہیں جانتا مناہل۔۔۔۔ مگر میں جس طرح تمہیں چھوڑ کر گیا تھا اور جس حالت میں تمہیں آکر مرا ہوا پایا تھا یہ بات مجھے نارمل نہیں لگ رہی تھی ۔۔اور پھر ایک دن میں۔۔۔۔۔۔۔"

سعد واپس اسی رات میں چلا گیا تھا۔۔

(یہ مناہل کو دفنا کر آنے کا تیسرا دن تھا)

بارش زوروں پر تھی بادل گرج گرج کر بارش کے شور میں اضافہ کر رہے تھے سعد کسی ایسے جواری کی طرح جو آج اپنی زندگی ہار آیا ہو اس طرح لڑکھڑاتا ہوا سنسان سڑک پر اس خراب موسم میں قبرستان کی طرف جا رہا تھا

وہ قبرستان کا گیٹ پر کھول کر اندر جانے کو تھا جب ایک سفید چولے میں ملبوس نورانی چہرہ لیے ایک شخص اسے اپنے ساتھ کھڑا نظر آیا تھا بجلی کی تیز چمک میں سعد اس کے چہرے کے سکون کو باآسانی دیکھ چکا تھا

"اندر مت جاؤ بیٹا۔۔۔سب آرام کر رہے ہیں"

اس سفید پوش شخص نے داخلی دروازے پر ہاتھ رکھ کر روکا تھا

"میری۔۔۔۔میری۔۔۔میری زندگی ادھر دفن ہے میں۔۔۔اس۔۔۔سے ۔۔"

"تم اپنی بات پر غور کرو بیٹا تمہاری بات کا جواب اسی میں ہے"

سعد اس بات پر ہوش میں آیا تھا رات کا منظر، تیز بارش۔۔۔قبرستان۔۔اور یہ آدمی۔۔خوف کی ایک لہر اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سرائیت کرتی محسوس ہوئی تھی

۔۔۔

"کیا مطلب ہے؟؟؟؟ کون ہیں آپ؟؟؟"

سعد کی آواز میں گھبراہٹ نمایاں تھی

"یہ قبرستان ہے یہاں مردہ لوگ دفن ہیں، زندگی تو حرارت کا نام ہے وہ ادھر کیسے ہو سکتی ہے؟؟؟"

"آپ جس کی تلاش میں ادھر آئے ہیں وہ آپ کی بیوی مناہل ہیں میں جانتا ہوں ۔۔۔وہ فلحال ادھر ضرور ہیں مگر ابھی آپ اگر ان کو یہاں سے نکال کر لے جاتے ہیں تو وہ سچ میں مر سکتی ہیں۔۔۔چالیس دن کا وقت پورا ہونے دیں۔۔۔ان پر بہت شدید قسم کا جادو کروایا گیا ہے جس سے وہ بچ ضرور گئی ہیں مگر ہم خود سے ان کو نہیں نکال سکتے۔۔جب تک وہ خود نکلنا نا چاہیں۔۔۔ان کی روح فلحال قید ہے جو اسی جگہ وہ خاص وقت گزرنے کے بعد ان میں واپس مقید ہو گی اور یہ باہر آجائے گی۔۔۔مگر آپ ان کی تلاش میں دوبارہ قبرستان مت آیئے گا۔۔۔چالیس دن کے

بعد اپ ان کو دنیا میں ضرور ڈھونڈنا شروع کر دیں۔۔۔قسمت میں ہوا تو وہ آپ کو مل جائے گی۔۔"

سعد کا دماغ سائیں سائیں کرنے لگا تھا

"کالا جادو؟؟؟ مگر اس کا تو کوئی دوست کوئی دشمن تھا ہی نہیں وہ ایک بے ضرر سی لڑکی تھی پھر اس کو کوئی کیوں مارنا چاہتا تھا؟؟؟"

سعد سر پکڑ کر نیچے بیٹھ گیا تھا

"اس بات کا جواب اپ کو میں نہیں دوں گا، وقت آپ کو دے گا۔۔۔"

ایک بار پھر بجلی چمکی تھی جس میں وہ شخص غائب ہوا تھا سعد اس خوفناک رات کا مطلب سمجھ کر سر کے بل گھر کی طرف بھاگ گیا تھا۔۔۔

(حال)

www.novelsclubb.com

بس تب سے میں روز تمہیں سوچتا سوچتا ہوا سو جایا کرتا اور تم روز میرے خواب میں آتی۔۔۔آخر چالیس دن پورے ہو جانے کے بعد بھی تم مجھے نہیں ملی تو میں اس آدمی کی باتوں کو سراب سمجھ کر تمہیں مرا ہوا مان کر خودکشی کرنے بیٹھ گیا۔۔ مگر موقعے پر ہی میرے ایک دوست کو میری حالت سے اندازہ ہوا اور وہ مجھے سرکاری ہسپتال چھوڑ کر بھاگ گیا کیوں کہ عموماً ایسی صورت حال میں پولیس سب سے پہلے لانے والے پر ہی شک کرتی ہے۔۔

"بیشک اللہ ہماری امید ٹوٹنے نہیں دیتا، جب میں برداشت کی آخری حد پر تھا اللہ نے میری آزمائش ختم کر دی اور تم مجھے مل گئی۔۔"

سعد نے مناہل کی طرف محبت سے تشکر بھری نظروں سے دیکھا تھا

"وہ بھلا آدمی کون ہو گا؟؟"

مناہل نے مدھو کی طرف دیکھ کر کہا تھا جو رضائی میں آنکھیں بند کر کے لیٹ گئی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"کاش وہ جو کوئی بھی تھا مجھے بھی مل جائے۔۔۔مجھے میرے ماں باپ کا بتادے"

ایک آنسو بہہ کر مدھو کے تکیے میں جذب ہوا تھا

سعد اور مناہل نے دکھ سے ایک دوسرے کو دیکھا تھا

"سعد آپ مجھے اور مدھو آپی کو اپنے ساتھ کب لے کر جائیں گے ؟؟"

"میں کہی نہیں جاؤں گی منو اپنے گرو کا گھر چھوڑ کر"

مدھو نے بھرائی آواز میں کہا تھا

سعد نے مناہل کو چپ رہنے کا اشارہ کیا تھا۔۔

"منو کافی دن ہو گئے میں گرو جی کے پاس نہیں گئی صبح قبرستان جاؤں گی۔۔"

www.novelsclubb.com

مدھو اٹھ کر بیٹھ گئی تھی

"نہیں ہر گز نہیں آپ اکیلی نہیں جا سکتیں ابھی آپ کے زخم تازہ ہیں میں آپ کے ساتھ چلوں گی"

مناہل پاس آکر محبت سے بولی تھی

"میں خود آپ دونوں کو لے کر جاؤں گا مگر پہلے آپ دونوں میرے ساتھ میرے گھر چلے گی"

"میں اپنی رانی کے گھر ضرور جاؤں گی مگر کل میں پہلے اپنے گروجی کے پاس جانا چاہتی ہوں۔۔۔وہ شخص میرا باپ تھا یا نہیں گروجی میری ماں اور باپ دونوں ضرور تھے۔۔۔اتنے دن ہو گے مجھے گئے ہوئے۔۔۔والدین کی قبر پر اگر ممکن ہو تو ایک چکر ضرور لگا لینا چاہیے۔۔۔۔وہاں جا کر قرآن پاک پڑھ کر ان کی قبر میں ٹھنڈک بھرنی چاہیے۔۔۔یہ کام بیٹے کریں بیٹیاں گھر بیٹھ کر قرآن پاک ایصال ثواب کریں۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"چلیں سعد یہ طے ہو گیا میں آپ کے سونے کا بندوبست کرتی ہوں"

رات سعد ادھر ہی رکا تھا صبح ہوئی تو بارش تھم چکی تھی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی

سعد ناشتے کا سامان رات ہی لے آیا تھا مدھو کی آنکھ گرم گرم بل والے پراٹھوں کی خوشبو سے کھلی تھی آملیٹ کی اشتعال انگیز خوشبو نے مدھو کے پیٹ میں بھوک سے مروڑ ڈال دیے تھے

وہ اٹھی تو مناہل مزے دار چائے بنا رہی تھی۔۔۔

مدھو جلدی سے منہ ہاتھ دھونے گئی تھی تب تک سعد بھی اٹھ چکا تھا مدھو کے بعد وہ فریش ہو کر چار پائی پر بیٹھ گیا تھا

مناہل نے زمین پر دستر خوان لگایا تھا مدھو اور سعد بیٹھ گئے تھے اب مناہل ناشتہ لگا رہی تھی

"مناہل اچار بھی لایا تھا وہ بھی رکھو لا کر"

سعد نے ناشتے کے لوازمات کا جائزہ لے کر کہا تھا

"لاتی ہوں"

مدھو بہت خوش تھی وہ سعد اور مناہل کو اپنے ساتھ بیٹھا دیکھتی اور خوشی سے اللہ کا شکر ادا کرتی۔۔۔یہ اس پر اللہ کا خاص کرم تھا ورنہ خواجہ سرا سے لوگ نفرت کرتے ہیں ان کو اچھوت سمجھا جاتا ہے ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا اپنی توہین سمجھا جاتا ہے۔۔

بہت اچھے ماحول میں ناشتہ کیا گیا سعد کو آج کافی مہینوں بعد گھر کا ناشتہ نصیب ہوا تھا

مناہل برتن دھو کر بڑی سی چادر اوڑھ چکی تھی اب وہ سب قبرستان کی طرف نکل گئے تھے ہلکی ہلکی بوندا باندی ہو رہی تھی رکشہ آسانی سے مل گیا تھا

جب تک وہ قبرستان پہنچے تھے بارش کافی تیز ہو چکی تھی ایک کار پہلے سے بھی وہاں موجود تھی جس میں سے ایک جوڑا اتر کر قبرستان کے اندر جا رہا تھا

"مدھو آپی ابھی بارش بہت تیز ہے وہ لوگ جس جھونپڑی میں گئے ہیں ہم بھی ادھر بارش رکنے کا انتظار کر لیتے ہیں"

سعد نے مدھو سے گویا اجازت لی تھی

مدھو نے کوئی جواب دیئے بغیر اس جھونپڑی کی طرف جانے کا ہاتھ سے اشارہ کیا تھا بارش کافی تیز تھی بجلی بھی چمک رہی تھی

اب وہ سب جھونپڑی کے باہر کھڑے تھے

"انکل جی کیا ہم اندر آ سکتے ہیں؟؟"

سعد نے بہادر شاہ کو کہا تھا جو منی اور احد کو اندر بیٹھا رہا تھا

منی (مسز احد) اور احد کو تو بہادر شاہ جان چکا تھا جبکہ منی (مسز احد) ابھی ماسٹر جی کے صدمے میں اتنی غرق تھی کہ اس نے یہ سوچا ہی نہیں کہ درمیانے عمر کا آدمی اس کے باپ اور چھ سال کی بچی اس کا اپنا ھمزاد ہیں کیوں کہ ان کی شکلیں اب وہ نہیں تھیں جو حقیقت میں ان دونوں کی اس عمر میں تھیں وہ حرام کھانے اور مسلسل گندگی میں رہنے کی وجہ سے بگڑ چکی تھیں

وہ سر جھکا کر احد کے پہلو میں بیٹھ گئی تھی جس طرح احد اس کی فکر کر رہا تھا بہادر شاہ کے دل میں اطمینان بھرا تھا منی (ھمزاد) بھی مسکرا کر خود کو اور احد کو دیکھ رہی تھی

"جی بیٹا آ جایئں"

بہادر شاہ نے سعد کو اجازت دی تھی مدھو اور مناہل سعد کے پیچھے اندر آئی تھیں

اب منی (ھمزاد) اور بہادر شاہ حیرانگی سے مدھو کی طرف دیکھ رہے تھے

بہادر شاہ کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو آئے تھے

مدھو، سعد اور مناہل ایک ساتھ اور احد اور منی (مسز احد) کے ساتھ بیٹھ گئے تھے

"گورکن چاچا اس نام کی قبر کدھر ہے؟؟"

مدھو نے نرس کا دیا ہوا وہ بہادر شاہ کے نام والا کاغذ بہادر شاہ کو دو ڈبل شاپروں سے نکال کر تھما دیا تھا

جیسے بہادر شاہ نے دیکھ کر بمشکل اپنا رونا روکا تھا منی بھی گم سم سی مدھو کو دیکھ رہی تھی

"یہ تمہارا کیا لگتا ہے بیٹی؟؟"

"میں نہیں جانتی مگر میرا دل ان کو اپنا باپ مان چکا ہے"

مدھو کسی ٹرانس میں بولی تھی

مدھو کے اس جواب پر بہادر شاہ نے منی (ھمزاد) کو دیکھا تھا جس کی آنکھوں میں چمک تھی

"اگر میں کہوں اپنے دل کی بات مان لو بیٹا"

www.novelsclubb.com

بہادر شاہ نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا تھا

مسز احد منی نے نظریں اٹھا کر بہادر شاہ اور منی کی طرف دیکھا تھا وہ جیسے ہوش میں آئی تھی

سعد اور مناہل نے بھی حیرانگی سے ایک دوسرے کو دیکھا تھا

"آپ۔۔۔۔۔آپ۔۔یہ کیسے ؟"

مدھو کی آواز بھیگی تھی وہ اتنا ہی بول پائی تھی

میرے ساتھ آؤ۔۔۔بہادر شاہ نے کہا

سب جھونپڑی سے نکل کر کھلے آسمان تلے تیز بارش میں آچکے تھے۔۔

بہادر شاہ نے ایک دائرے میں سب کو ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑا دیے تھے

اب وہ آنکھیں بند کیے تیز بارش میں دائرہ بنا کر کھڑے تھے بجلی زور سے کڑکی تھی

۔۔۔سب نے بہادر شاہ کی آواز پر آنکھیں کھول دی تھیں اب اس دائرے میں

شروع سے آخر تک کی سب کی کہانی کسی فلم کی طرح سب دیکھ رہے تھے جب تک

وہ سب ختم ہوا دن سے رات ہو چکی تھی۔۔۔اب سب آنکھیں کھول چکے تھے

www.novelsclubb.com

(یہاں یہ بات یاد رہے ھمزاد کی سب دیکھ لینے کی خوبی کو استعمال میں لاتے ہوئے ان سب کا ہاتھ پکڑ کر ہی وہ سب دیکھا یا جا سکتا تھا جو مسز احد منی، احد، مناہل، سعد اور مدھو کو دیکھ کر بہادر شاہ اور منی جان پائے تھے

منظر بدل گیا تھا

اب بہادر شاہ اپنی اصلی شکل میں سب کو نظر آ رہا تھا

مدھو ماسٹر جی کے سینے سے لگی زور قطار رو رہی تھی مسز احد منی اور مناہل بھی ماسٹر جی کا ہاتھ پکڑے غم زدہ کھڑی تھیں

"بیٹا میری سب سے خاص بیٹی تم ہو مدھو جانتی ہو کیوں؟؟"

ماسٹر جی نے مدھو کا سر اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر محبت سے کہا تھا

"کیوں کہ تم میری بیٹا اور بیٹی دونوں ہو۔۔۔۔میں تمہارے ساتھ کبھی وہ نا کرتا جو لوگ ادھوری اولاد کے ساتھ کیا کرتے ہیں بیٹا"

"میں تمہیں پڑھاتا لکھاتا۔۔۔ایک مکمل زندگی گزارنے کے قابل بناتا۔۔۔"

میں تمہیں کبھی گانا بجا کر، ناچ گانا کر کے یا بھیگ مانگ کر زندگی نا گزارنے دیتا،،

مدھو بیٹا۔۔

اسلام کہتا ہے۔۔۔

"سخت احتیاج و مجبوری کے بغیر بھیک مانگنا جائز نہیں، اور گانے بجانے کا مشغلہ بھی حرام ہے، خواہ یہ عمل کوئی کرے۔ ہجڑے کے اندر اگر مرد کی علامات واوصاف غالب ہیں تو اس کو مرد شمار کیا جائے گا اور اگر نسوانی علامات کا غلبہ ہے تو عورت کے احکام جاری ہوں گے"

(فإن بال من مبال الرجال فهو رجل وإن بال من مبال النساء فهو امرأة (تاتار خانية)

"مخنث کو خنثی بھی کہا جاتا ہے، یہ بھی مکلف انسان ہیں، خنثی وہ فرد ہے جس میں خلقۃً مردانہ وزنانہ دونوں علامات پائی جائیں، اس کی دو قسمیں ہیں: مشکل اور غیر مشکل، غیر مشکل وہ خنثی ہے جس کے بارے میں طے ہو جائے کہ یہ مرد ہے یا کہ عورت، لہذا جب اشتباہ ختم ہو گیا تو اس کے ساتھ اسی جنس مرد یا عورت والا معاملہ کیا جائے گا اور اگر مشکل ہے تو اس حکم یہ ہے کہ وہ کسی کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتا۔۔۔"

(فتاوی دار العلوم دیوبند: ۷، ص ۱۲۳) البتہ خواتین کے لیے ان سے پردہ کا حکم ہو گا۔

اس طرح کے بچوں میں علامات کو دیکھا جاتا ہے اگر عورتوں کی علامات زیادہ ہوں تو عورت کے سارے احکام ان پر لاگو ہوتے ہیں اور اگر مرد کی علامات زیادہ ہوں تو مردوں والے احکامات جاری ہوتے ہیں اور ان کے ماں باپ پر فرض ہے کہ جس طرح اپنے نارمل بچوں کی پرورش کرتے ہیں ان کی بھی کریں کیونکہ ان کی اس

www.novelsclubb.com

معذوری میں ان کا کوئی قصور نہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اس کی آزمائش ہے ماں باپ پر ان کے بھی وہی حقوق ہیں جو دوسرے بچوں کے ہیں ان کو اس طرح کسی دوسرے کے حوالے کر کے اپنی جان چھڑانے کی شریعت قطعا اجازت نہیں دیتی۔۔۔۔

ماسٹر جی اب مدھو کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھ کر خاموش ہوئے تھے۔۔

یہ محض شریعت نہیں تھی جو ماسٹر جی نے مدھو کو بتائی تھی بلکہ یہ ایک خواجہ سرا کا مان تھا جو اسے لوٹا دیا گیا تھا۔۔

اسے یہ بتا دیا گیا تھا کہ وہ بھی اللہ کی نظر میں اتنی ہی اہم ہے جتنی کوئی بھی مکمل انسان ہے۔۔۔۔والدین کی محبت پر اس کا بھی اتنا ہی حق ہے جتنا اس کے مکمل بہن بھائیوں کا۔۔۔وہ مکمل تھی۔۔۔۔

خدا کی نظر میں۔۔۔۔۔اپنے باپ کی نظر میں۔۔۔۔

مدھو کی روح مکمل سرشار ہوئی تھی وہ باپ کی شفقت کے لئے ساری عمر ترسی تھی آج اس کے تن من میں اللہ نے آسودگی ڈال دی تھی۔۔۔

مدھو اور مسز احد منی سگی جبکہ مناہل ان کی سوتیلی بہن تھی کیوں کہ اس کا باپ پرویز تھا منی نے بھی مدھو اور مناہل کو گلے لگ کر پیار کیا تھا۔۔۔

مدھو اور مناہل کے خونی رشتے نے منی کا غم بانٹ دیا تھا وہ ان کو گلے لگ کر پر سکون ہوئی تھی۔۔

بارش تھم چکی تھی

اب وہ سب بہادر شاہ کی قبر پر کھڑے تھے وہ تینوں اب خاموشی سے سورہ فاتحہ پڑھ رہی تھیں

www.novelsclubb.com

۔۔اس کے بعد سب گرو کی قبر پر گئے تھے

"اب گھر چلتے ہیں بارش پھر سے آنے کو تھی"

وہ سب بہادر شاہ کے ساتھ مل کر اب جانے کو تھے۔۔۔

"جاؤ میری بیٹیوں جاؤ اور واپس ادھر کا رخ مت کرنا۔۔"

"کیوں ابا جی؟؟؟"

سوال مدھو نے کیا تھا

عورتوں کے قبرستان میں جانے سے اگر غم تازہ ہو اور وہ بلند آواز سے روئیں تو ان کے لیے قبرستان جانا گناہ ہے؛ کیوں کہ حدیث میں ایسی عورتوں پر لعنت آئی ہے جو قبرستان جائیں تاکہ غم تازہ ہو۔ نیز چوں کہ ان میں صبر کم ہوتا ہے، اس لیے گھر ہی سے ایصال ثواب کرنا چاہیے۔

اگر کوئی بوڑھی عورت عبرت اور تذکرہ آخرت کے لیے قبرستان جائے تو اس شرط کے ساتھ اجازت ہے کہ وہ جزع فزع نہ کرے، اور جوان عورت کے لیے تذکرہ موت و آخرت کی نیت سے جانے میں بھی کراہت ہے۔

البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري (210/2):

"(قوله: وقيل: تحرم على النساء إلخ) قال الرملي: أما النساء إذا أردن زيارة القبور إن كان ذلك لتجديد الحزن والبكاء والندب على ما جرت به عادتهن فلا تجوز لهن الزيارة، وعليه حمل الحديث: «لعن الله زائرات القبور»، وإن كان للاعتبار والترحم والتبرك بزيارة قبور الصالحين فلا بأس إذا كن عجائز، ويكره إذا كن شواب، كحضور الجماعة في المساجد"۔فقط واللہ اعلم

ہم نہیں آئے گے۔۔۔گھر بیٹھ کر آپ کے لئے پڑھائی کریں گے اباجی"

تینوں نے یک مشت کہا تھا سب آگے مناہل اور سعد پیچھے تھے نیچے پڑے پتھر سے مناہل کو ٹھوکر لگی تھی وہ گر کر ایک بے نام قبر پر جا پڑی تھی سب اس کے لئے رک گئے تھے سعد نے مناہل کو اٹھنے میں مدد دی تھی

"رکو سعد پتہ نہیں کس بیچارے کی قبر ہے جو تختہ تک نہیں لگایا کسی نے تو فاتحہ پڑھنے کون آتا ہو گا۔۔چلو کچھ پڑھ لیتے ہیں"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ سب اس کے پاس آ کر اب فاتحہ خوانی کر رہے تھے

"یہ احمد (پرویز) کی قبر ہے مناہل۔۔۔ تمہارے باپ کی قبر

مناہل

بہادر شاہ کی آواز نے مناہل کو خوش کر دیا تھا وہ خوشی سے نم آنکھوں لیے اس قبر پر بیٹھ کر اب مغفرت، قبر میں آسودگی اور بلند درجات کی دعا کرنے لگی تھی اس کی آنکھیں بھیگی ضرور تھیں مگر یہ آنسو خوشی اور رب کے شکر کے تھے جس نے آج اسے یہ احساس دیا تھا کہ وہ اپنے باپ کی من چاہی اولاد تھی۔۔۔۔ جیسے وہ اپنی مغفرت کا سامان سمجھتا تھا۔۔۔۔ ناجائز کے نام پر وہ گالی نہیں تھی۔۔۔ کم از کم اپنے باپ اور اپنے رب کے لئے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آج یہ شاید پہلی بار ہوا تھا جب ہر کوئی قبرستان سے اپنی اپنی روح کا بوجھ اتار کر پر سکون ہلکا پھلکا ہو کر جا رہے تھا۔۔۔ آج بھی وہاں دفنایا گیا تھا

انسان کی بنائی گئی غلط سوچوں۔۔۔۔غلط روایات۔۔۔۔وہموں۔۔۔بد گمانیوں ۔۔۔۔اور نفرت سی بنائی گئی غیر انسانی نظریات کو۔۔۔۔

بہادر شاہ اور منی ان کو جاتا دیکھ رہے تھے۔۔۔۔وہ ہاتھ ہلاتے ہوئے جا چکے تھے ۔۔۔

اب کچھ باقی تھا تو۔۔۔۔

تیز بارش۔۔۔۔۔منی۔۔۔۔اور بہادر شاہ۔۔۔۔

۔**********

مدھو اور مناہل سعد کے ساتھ اپنے گھر آ گئے تھے جہاں گھپ اندھیرا ان کا منتظر تھا سعد نے لائٹ لگا کر جلدی سے سب کے سونے کا بندوبست کیا تھا رات چونکہ پہلے ہی بہت ہو چکی تھی سب دبک کر رضائی میں سو چکے تھے

مناہل اور سعد فجر پڑھنے اٹھے تھے مناہل نے سعد کی امامت میں نماز پڑھی تھی مدھو بھی آنکھیں ملتی وضو کر کے ان کے ساتھ ملی تھی۔۔۔

سکون ہی سکون تھا۔۔آج ایسی کوئی بات نہیں تھی جس پر رویا جاتا آج شکر ادا کیا گیا تھا۔۔اس رب کا اس ذات کا جو کبھی ہمارے ساتھ ناانصافی نہیں کرتا۔۔

سعد لیٹ چکا تھا مناہل اور مدھو کچن میں آئی تھیں جس کا برا حال تھا مناہل اور مدھو نے مل کر اس کی ایک ایک چیز دھو کر چمکا دی تھی سعد کو ناشتہ باہر سے لینے بھیج دیا تھا

"مناہل کی نظریں بار بار سفورا کو ڈھونڈ رہی تھیں مگر اس کا دل ذکر پر آمادہ نہیں ہوا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

سعد کام سے باہر چلا گیا تھا اب وہ دونوں بہنیں ایک کمرے سے شروع ہوئی اور آہستہ آہستہ پورا گھر صاف کر ڈالا۔۔۔اب مناہل فرنیچر پر سرف والی ٹاکی لگا رہی

تھی جبکہ مدھو پورے صحن میں جھاڑو لگا کر کوڑا پھینک رہی تھی موسم آج قدرے بہتر تھا مگر گھنے بادل آسمان پر ابھی بھی موجود تھے۔۔

"چلیں مدھو آپی اب اوپر والا کمرہ اور چھت صاف کر لیتے ہیں پھر تب تک سعد سے کھانے کا پوچھوں گی کہ کیا کرنا ہے کیوں کہ کچن کا سارا سامان لگ بھگ لانے والا ہے۔۔۔"(قوله: وقيل: تحرم على النساء إلخ) قال الرملي: أما النساء إذا أردن زيارة القبور إن كان ذلك لتجديد الحزن وا لبكاء والندب على ما جرت به عادتهن فلا تجوز لهن الزيارة، وعليه حمل الحديث: «لعن الله زائرات القبور»، وإن كان للاعتبار والترحم والتبرك بزيارة قبور الصالحين فلا بأس إذا كن عجائز، ويكره إذا كن شواب، كحضور الجماعة في المساجد"۔فقط واللہ اعلم

www.novelsclubb.com

ہم نہیں آئے گے۔۔۔گھر بیٹھ کر آپ کے لئے پڑھائی کریں گے اباجی"

تینوں نے یک مشت کہا تھا سب آگے مناہل اور سعد پیچھے تھے نیچے پڑے پتھر سے مناہل کو ٹھوکر لگی تھی وہ گر کر ایک بے نام قبر پر جا پڑی تھی سب اس کے لئے رک گئے تھے سعد نے مناہل کو اٹھنے میں مدد دی تھی

"رکو سعد پتہ نہیں کس بیچارے کی قبر ہے جو تختہ تک نہیں لگایا کسی نے تو فاتحہ پڑھنے کون آتا ہو گا۔۔ چلو کچھ پڑھ لیتے ہیں"

وہ سب اس کے پاس آ کر اب فاتحہ خوانی کر رہے تھے

"یہ احمد (پرویز) کی قبر ہے مناہل۔۔۔ تمہارے باپ کی قبر

مناہل

بہادر شاہ کی آواز نے مناہل کو خوش کر دیا تھا وہ خوشی سے نم آنکھوں لیے اس قبر پر بیٹھ کر اب مغفرت، قبر میں آسودگی اور بلند درجات کی دعا کرنے لگی تھی اس کی آنکھیں بھیگی ضرور تھیں مگر یہ آنسو خوشی اور رب کے شکر کے تھے جس نے آج

اسے یہ احساس دیا تھا کہ وہ اپنے باپ کی من چاہی اولاد تھی۔۔۔۔ جیسے وہ اپنی مغفرت کا سامان سمجھتا تھا۔۔۔۔ ناجائز کے نام پر وہ گالی نہیں تھی۔۔۔ کم از کم اپنے باپ اور اپنے رب کے لئے۔۔۔۔

آج یہ شاید پہلی بار ہوا تھا جب ہر کوئی قبرستان سے اپنی اپنی روح کا بوجھ اتار کر پر سکون ہلکا پھلکا ہو کر جا رہے تھا۔۔۔ آج بھی وہاں دفنایا گیا تھا

انسان کی بنائی گئی غلط سوچوں۔۔۔۔ غلط روایات۔۔۔۔ وہموں۔۔۔ بدگمانیوں ۔۔۔۔ اور نفرت سی بنائی گئی غیر انسانی نظریات کو۔۔۔۔

بہادر شاہ اور منی ان کو جاتا دیکھ رہے تھے۔۔۔۔ وہ ہاتھ ہلاتے ہوئے جا چکے تھے

۔۔۔

www.novelsclubb.com

اب کچھ باقی تھا تو۔۔۔۔

تیز بارش۔۔۔۔۔ منی۔۔۔۔ اور بہادر شاہ۔۔۔۔

**********_

مدھو اور مناہل سعد کے ساتھ اپنے گھر آ گئے تھے جہاں گھپ اندھیرا ان کا منتظر تھا سعد نے لائٹ لگا کر جلدی سے سب کے سونے کا بندوبست کیا تھا رات چونکہ پہلے ہی بہت ہو چکی تھی سب دبک کر رضائی میں سو چکے تھے

مناہل اور سعد فجر پڑھنے اٹھے تھے مناہل نے سعد کی امامت میں نماز پڑھی تھی مدھو بھی آنکھیں ملتی وضو کر کے ان کے ساتھ ملی تھی۔۔۔

سکون ہی سکون تھا۔۔۔آج ایسی کوئی بات نہیں تھی جس پر رویا جاتا آج شکر ادا کیا گیا تھا۔۔اس رب کا اس ذات کا جو کبھی ہمارے ساتھ ناانصافی نہیں کرتا۔۔

سعد لیٹ چکا تھا مناہل اور مدھو کچن میں آئی تھیں جس کا برا حال تھا مناہل اور مدھو نے مل کر اس کی ایک ایک چیز دھو کر چمکا دی تھی سعد کو ناشتہ باہر سے لینے بھیج دیا تھا

"مناہل کی نظریں بار بار سفورا کو ڈھونڈ رہی تھیں مگر اس کا دل ذکر پر آمادہ نہیں ہوا تھا۔۔

سعد کام سے باہر چلا گیا تھا اب وہ دونوں بہنیں ایک کمرے سے شروع ہوئی اور آہستہ آہستہ پورا گھر صاف کر ڈالا۔۔۔اب مناہل فرنیچر پر سرف والی ٹاکی لگا رہی تھی جبکہ مدھو پورے صحن میں جھاڑو لگا کر کوڑا پھینک رہی تھی موسم آج قدرے بہتر تھا مگر گھنے بادل آسمان پر ابھی بھی موجود تھے۔۔

"چلیں مدھو آپی اب اوپر والا کمرہ اور چھت صاف کر لیتے ہیں پھر تب تک سعد سے کھانے کا پوچھوں گی کہ کیا کرنا ہے کیوں کہ کچن کا سارا سامان لگ بھگ لانے والا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

مدھو جواب سے خود کو لڑکی مان چکی تھی اچھے سے دوپٹہ اپنے گرد گھوما کر اداسے آرام آرام سے چلتے ہوئے اس کے ساتھ اوپر آئی تھی ابھی کچھ دن اور۔۔۔پھر وہ اپنی عادت پر مکمل ضبط پانے والی تھی۔۔۔

"ہمت مرداں، مدد خدا"

ایک جھٹکے سے وہ پورا دروازہ کھلا تھا جس کے ساتھ ہی تعفن کے بھبھوکے ان کی ناک میں گھسے تھے دونوں نے دوپٹہ منہ پر اچھی طرح باندھ لیا تھا

اب ان دونوں نے مل کے وہ تینوں تابوت کھولے تھے۔۔۔

پہلا تابوت جس میں خون آلود کپڑے کی گڑیا تھیں اس کو کھینچ کر نکال کر باہر چھت پر رکھا تھا باقی کے دونوں تابوت بظاہر خالی تھے وہ ان کو کھول کر باہر لے آئی تھیں۔۔۔

نیک ہاتھوں سے منی اور بہادر شاہ کے ھمزاد والے تابوت کھلنے کی شرط پوری ہوئی تھی وہ آزاد ہو چکے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

اب وہ قبرستان کے علاوہ بھی ہر جگہ بنا کچھ کھائے رہ سکتے تھے۔۔۔اور چاھتے تو منی کا ھمزاد اپنے وجود مسز احد کے ساتھ اور بہادر شاہ قبر میں ماسٹر جی کے ساتھ ہمیشہ

ہمیشہ کے کے مدفن ہو سکتا تھا۔۔۔ مگر اب یہ ان کی مرضی تھی۔۔۔۔ وہ اب اپنی چاہت میں بلکل آزاد تھے۔۔۔

اب مناہل ان تینوں تابوتوں اور کمرے میں موجود اور بہت سی عجیب و غریب چیزوں کو ان تابوتوں کے ساتھ رکھ کر ان پر مٹی کا تیل ڈال رہی تھی۔۔

مناہل نے ماچس مدھو کو پکڑائی تھی۔۔۔

اب آگ کے شعلے آسمان تک بلند ہو چکے تھے وہ کمرہ خالی ہو چکا تھا

مدھو اور مناہل نے مل کر اسے دھو لیا تھا اس میں موجود شیلف پر قرآن پاک اور تسبیح جبکہ پورے کمرے میں چٹائی بچھا کر اسے فقط عبادت کے لئے مختص کر دیا گیا تھا

www.novelsclubb.com

کمرے کی کھڑکی کھول کر پردہ بھی دھونے کے لئے اتار دیا گیا تھا۔۔۔

دروازہ کھول کر اسے تازہ ہوا کے لئے مستقل کھلا چھوڑ دیا گیا تھا۔۔۔

اب بارش شروع ہو چکی تھی مدھو نے لگی بارش میں چھت دھولی تھی اب وہ دونوں نیچے آچکی تھیں مدھو کی نظر ایک دم برگد سے لٹکی سفور اپر گئی تھی جو ٹانگیں ہلا رہی تھی اس کی جان ابھی باقی تھی جب شیطانی موکلوں نے اسے رسی سے آزاد کر دیا تھا وہ

"تڑاخ"

کی آواز سے تیز بارش میں صحن میں گری تھی نیچے گرتے ہی اس کے ہاتھ میں شیطان موکلوں نے عام شیو کے لئے گھروں میں استعمال ہونے والے بلیڈ دیے تھے جنہیں وہ کبھی منہ میں ڈال کر چباتی کبھی ایک دم سے خود کو جگہ جگہ کٹ لگاتی ۔۔۔اس کا پورا جسم کالے خون سے بھر چکا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس کا منہ اندر تک کٹ لگنے کی وجہ سے چھوٹے چھوٹے گوشت سے بھر گیا تھا

مدھو اور مناہل اسے حیران پریشان کھڑی دیکھ رہی تھیں۔۔۔

کچھ دیر یہ سب چلتا رہا اب شیطان نے پھر اسے منظر سے غائب کیا تھا۔۔۔

ایسا کافی عرصہ تک چلتا رہا۔۔۔ سفورا کی سزا میں اختتام لفظ سرے سے لکھا ہی نہیں گیا تھا۔۔۔ وہ ہمیشہ کی زندگی چاہتی تھی۔۔۔۔ مناہل کو مار کر ایک تیر سے دو فائدے لینا چاہتی تھی۔۔۔۔۔ اس کی یہ خواہش پوری ہوئی تھی۔۔۔۔

اب وہ امر ہو چکی تھی۔۔۔ اب اسے یہی درد کا عذاب سہنا تھا۔۔۔۔۔ مناہل نے پورے گھر میں سورہ بقراء کی تلاوت لگا دی تھی۔۔۔

شیطان ویسے بھی اس نمازی اور دینی ماحول میں نہیں رہ سکتا تھا وہ سفورا کو ایک جنگل میں لے گیا تھا جہاں وہ اسے بھوکے جانوروں کے آگے ڈال دیتا وہ جیسے ہی اسے شدید زخمی کر دیتے اور کھانے کے قریب ہوتے شیطان اسے وہاں سے غائب کر کے کسی دوسری جگہ تڑپتا چھوڑ دیتا۔۔۔ اب یہی اس کا مقدر تھا۔۔۔

کالا جادو۔۔۔ اس کی زندگی کالی کر چکا تھا۔۔۔۔ وہ ایک ایسے سرنگ میں تھی جس میں گھپ اندھیرا تھا۔۔۔۔ جہاں سے وہ کبھی نہیں نکل سکتی تھی۔۔۔

سعد ماں کا گناہ جان کر اس کو اس کے حال پر چھوڑ چکا تھا۔۔۔۔

سعد کچھ دیر میں گھر کا سارا سامان لے کر آ چکا تھا اب ان کو کل ہی منی اور احد کو انکی شادی کی دعوت دینی تھی۔۔۔

کیوں کہ ماسٹر جی کے انتقال کو تین دن گزر چکے تھے۔۔۔

اور اسلام میں تین دن سے زیادہ سوگ کو ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے۔۔۔

آج منی اور احد کی دعوت تھی مدھو کی رات سے ہی طبیعت خراب تھی مگر وہ خاموشی سے سہہ رہی تھی اس کی کمر اور پیٹ میں سخت درد تھا

وہ فجر کے بعد سے ہی گھر کی صفائی میں مناہل کی مدد کروا کر اب دعوت کی تیاری میں مناہل کی مدد کر رہی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

جیسے ہی منی احد کے ساتھ گھر پہنچی تھی بارش نے زور پکڑ لیا تھا۔۔۔دن کے بارہ بجے بھی شام کا منظر لگ رہا تھا۔۔۔

بڑے اچھے ماحول میں کھانا کھایا گیا تھا۔۔۔

مدھو کا درد بڑھتا جا رہا تھا سب خوش گپیوں میں مصروف تھے جب ایک دم مدھو درد سے بیہوش ہوئی تھی اسے فوری طور پر ہسپتال لایا گیا تھا

بنیادی ٹیسٹس اور الٹرا ساؤنڈ کے علاوہ بھی احد نے اپنی شک کی بنیاد پر مدھو کے کچھ خاص ٹیسٹ کروا لیئے تھے۔۔۔

جن کی رپورٹس کچھ دنوں بعد آنی تھی۔۔۔

آخر احد کا شک یقین میں بدلا تھا وہ واقعی ہی مکمل طور پر خواجہ سرا نہیں تھی بلکہ ایسے اکثر بچے پیدائشی طور پر کچھ نقاص کے ساتھ اس دنیا میں آتے ہیں جن کا تب ہی ایک چھوٹا سا آپریشن کر کے ان کو ایک جنس بنا دیا جاتا ہے مگر چونکہ مدھو کو ایسے والدین کا سایہ نہیں ملا تھا لہذا وہ آج تک ایک خواجہ سرا کی زندگی گزارتی رہی۔۔۔

اب قدرتی طور اس کے جسم نے رد عمل دیا تھا یہ خبر سب کے لئے ہی بہت خوشی کا باعث تھی۔۔۔

خیر مدھو کو آپریشن کے لئے اندر لے کر جایا گیا باہر سب اس کے لئے خلوص سے اللہّ سے دعائیں مانگ رہا تھا۔۔۔

کچھ گھنٹوں کے انتظار کے بعد ڈاکٹر احد خوشی سے باہر آے تھے۔۔۔

انہوں نے ایک حجام کو بلا کر اندر بھیجا تھا جس نے مدھو کے بال کاٹے تھے۔۔۔۔

"احد آپ آخر یہ کیا کر رہے ہیں آپ کیوں مجھے ہماری بہن سے ملنے نہیں دے رہے۔۔؟؟؟"

منی نے تنگ آکر پوچھا تھا۔۔

"سوری منی۔۔۔ تم اب کبھی اپنی بہن سے نہیں مل سکتی۔۔۔ میں۔۔۔۔ میں تمہاری بہن کو نہیں بچا پایا۔۔"

www.novelsclubb.com

اس سے پہلے کے منی اور مناہل رو رو کر پورا ہسپتال سر پر اٹھا لیتیں۔۔احد نے سعد کو ان کے ساتھ اندر آنے کا کہا تھا۔۔

"احد مدھو کدھر ہے اور یہ لڑکا کون ہے؟؟"

منی نے احد کی شرٹ پکڑ کر بھینچی تھی

"ارے یہی آپ کی مدھو ہیں جو سرجری کے بعد آپ کا بھائی بن گئی ہیں ۔۔۔مطلب یہ بائے برتھ لڑکا ہی تھیں بس کچھ تھوڑی ڈاکٹری چھیڑ چھاڑ کی ضرور تھی۔۔۔"

"یہ ابھی بول نہیں سکتے تھوڑی سی چھیڑ چھاڑ ان کے گلے میں بھی کی گئی ہے"

www.novelsclubb.com

مناہل اور منی نے ایک دوسرے کو گلے لگا کے ایک دوسرے

کو مبارک باد دی تھی

دو سال بعد۔۔۔۔

"سعد شاہ میر کو ذرا پکڑیں میں کپڑے چینج کر کے آ رہی ہوں بس باقی یہ گفٹس ہے جو احمد بھائی اور بھابھی کو دینے ہیں۔۔۔۔"

اس سے پہلے کہ سعد جواب دیتا احمد (مدھو جس کا نام مناہل نے اپنے باپ کے نام پر احمد رکھا تھا)

کا فون آیا تھا

"ہیلو۔۔۔ہاں یار بس آ رہے ہیں تقریب شروع ہونے سے پہلے ہی آ جئیں گے تم فکر نا کر یار تیری بہن بس چینج کر لے پھر نکل رہے ہیں"

اتنے میں مناہل تیار ہو کر آ چکی تھی اور عبایا پہن چکی تھی کیوں کہ تقریب کے بعد سب نے منی کے گھر جانا تھا اس نے گول مٹول شاہ میر کو سعد کو تھما کر خود گفٹس پکڑ لیے تھے۔۔

ویسے سعد آپ چاہیں تو یہ گفٹس بھی ایک ہاتھ میں اٹھا سکتے ہیں"

مناہل نے شرارت سے کہا تھا جس پر سعد نے فوراوہ بھی اٹھا کر محبت سے دیکھ کر اور کچھ ؟؟ کہا تھا مناہل نے جواب میں بہت آہستہ سے اَلحمدُ للہِ کہا تھا۔۔۔

"ایک عورت پوری نسل کی تربیت کرتی ہے عورت جتنی قابل عزت ہستی اللہ نے انبیا کرام کے بعد کوئی دوسری نہیں بنائی۔۔۔

جب تک عورت خود اپنی اہمیت نہیں سمجھے گی، خود کو عزت نہیں دے گی کوئی دوسرا اس کو سر پر بیٹھالے۔۔۔۔یہ ممکن نہیں۔۔۔

بچوں کو تعلیم دینے کے لئے بہت سے اسکول موجود ہیں۔۔۔ مگر ایک ماں کو ۔۔۔۔ایک اس ناخواندہ عورت کو جو آدھی زندگی اندھیرے میں گزار چکی ہے ۔۔۔میں اس کو تعلیم کا زیور پہنانا چاہتی ہوں۔۔۔میں اسے تعلیم کا وہ ھتیار دینا چاہتی ہوں جس سے وہ اپنی سروائیول کی جنگ جیت سکے۔۔۔۔عورت کمزور نہیں ہے۔۔۔۔اللہ نے سب کو ایک جیسا مکمل پیدا کیا ہے۔۔۔۔۔

میں آپ سب کو کہوں گی۔۔۔آپ میرے اسکول میں آیے۔۔۔۔

اس بات کی پرواہ مت کریں کہ آپ اب پڑھ نہیں سکتیں۔۔۔۔لوگ کیا کہیں گے ۔۔یہ سراسر جاہلیت ہے ارے جب اللہّ نے تعلیم پر عمر کی کوئی حد نہیں لگائی پھر لوگ کون ہوتے ہیں؟؟؟؟"

"علم مومن کی گمشدہ میراث ہے اسے جب ملے پالے۔۔"

یہ ہے اصل بات۔۔۔۔میرا یہ اسکول صرف آپ سب کا ہے۔۔بدلاؤ کو آنا ہی پڑے گا جب ایک ماں۔۔۔پڑھی لکھی اور باشعور ہو گی۔۔۔جب ایک عورت کو اپنے حقوق اپنے اہمیت اور اپنی ذمہ داریوں کا علم ہو گا۔۔۔"

کلاس میں موجود گاؤں کے عورتوں نے منی کی باتوں پر دل کھول کر تالیاں بجائی تھیں۔۔۔

"یہ اسکول ہمارے بچوں اور آپ سب کا ہے۔۔جہاں ہمارا مستقل اہم ہے جہاں ہمارے بچے ہمارا مستقبل ہیں وہاں ہی آپ یعنی کے ہم مائیں اس مستقبل نامی درخت کی جڑیں ہیں ہماری مضبوطی کے بنا یہ درخت کبھی بھی مضبوط نہیں ہو سکتے ۔۔"

"باجی احد بھائی آپ کو بلا رہے ہیں"

"باقی کی کلاس کل ہو گی۔۔اپنی اپنی سب دوستوں، رشتہ دار خواتین، سب عورتوں کو لانے کی کوشش کرنی ہے"

منی اپنے بڑے ابھرتے پیٹ پر ہاتھ رکھے آہستہ آہستہ باہر آئی تھی

"بیگم صاحب احد بھائی کب سے فون کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔"آپ کو نا میرا خیال ہے اور نا ہی ھمارے بچے کا۔۔۔"

احد منی کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر بولا تھا اور ساتھ بچے نے کک ماری تھی۔۔

واہ۔۔۔ بھئی۔۔۔ پاپا کو کک مار دی یہ ضرور آپ کی ممانے کہا ہو گا۔۔

دونوں ہنستے ہوئے گاڑی میں جا بیٹھے۔۔۔۔۔ منی کی چادر احد ہاتھ میں لئیے اسے پہلے ہی اوڑھا چکا تھا

ماسٹر جی کے گیٹ کے اوپر

"بہادر شاہ ہائیر سیکنڈری اسکول اینڈ تعلیم بالغاں سینٹر"

کی عبارت تحریر تھی۔۔۔ بہت جلد ہی اب احد ایک چھوٹا سا ہسپتال بھی وہاں شروع کرنے والا تھا تعمیری کام مکمل تھا بس مشینری کے لئے فنڈنگ ہو رہی تھی

۔۔۔

گاڑی احمد کے گھر (جو کہ مناہل کی ماں سعدیہ نے مناہل کے نام کیا تھا وہ اس نے اپنے بھائی احمد مطلب جو پہلے مدھو تھی اس کو دے دیا تھا وہ اب مکمل زندگی اپنی

بیوی سدرہ جو کہ اسی طرح آپریشن سے لڑکی بنی تھی ڈاکٹر احد کی وساطت سے یہ رشتہ ہوا تھا اس کے ہمراہ گزار رہا تھا جو بہت جلد ماں باپ بننے والے تھے۔۔۔)

دونوں نے اپنے پیاروں کی مدد سے ایک چھوٹی سی این۔جی۔یو بنائی تھی جس کا کام خواجہ سراؤں کو عزت کو دلوانا اور ان کے حقوق کی ادائیگی تھی۔۔۔

جب تک منی اور احد پہنچتے تقریب شروع ہو چکی تھی شہر کے تقریبا تمام خواجہ سر بن ٹھن کر وہاں آئے تھے وہ بہت خوش تھے اپنی اہمیت پر۔۔

وہ ہاتھ اٹھا اٹھا کر احمد اور سدرہ کے لئے دعا کر رہے تھے۔۔۔

"ہم مکمل ہیں۔۔۔۔۔۔۔ادھورا انسان وہ ہوتا ہے جس کی سوچ ادھوری ہوتی ہے ۔۔۔ہم خواجہ سرا ذہنی لحاظ سے مکمل ہوتے ہیں جسمانی کمی پر احساس کمتری اور جسمانی خوبصورتی پر احساس برتری دونوں ذہنی معذوری ہے۔۔۔ جسم تو اللہّ نے بنایا ہے اس میں کسی انسان کا کوئی کمال یا غلطی نہیں۔۔پھر کوئی ہمیں عزت کیوں نہیں دیتا؟؟؟؟

"اصل ہیجڑا میرے نزدیک وہ مرد اور وہ عورت ہے جو مکمل ہو کر بھی اپنے اللہ کی بنائی حدود کو توڑتا ہے جبکہ اسے ایک چھت کے نیچے دونوں ماں اور باپ کا ساتھ بھی ملتا ہے اور دینی اور دنیاوی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔۔۔۔جبکہ ایک ہیجڑہ ان سب چیزوں سے محروم ہوتا ہے۔۔۔۔آج سے

کوئی بھی

ناناچ گانا کرے گا ناہی بھیک مانگے گا۔۔۔۔میں یہاں موجود سب لوگوں سے درخواست کرتا ہوں۔۔وہ اپنے اپنے تمام جاننے والوں میں یہ بات پھیلا دیں ۔۔۔اب سے اگر اللہ آپ کو ایسی اولاد سے نوازتا ہے تو اسے قبول کیجیے بیشک ایک ہیجڑا بھی جب بچہ ہوتا ہے تو اسے بھی ماں کے سینے کی گرمی کی اتنی ہی ضرورت ہوتی ہے جتنی ہر نارمل بچے کو ہوتی ہے۔۔

دوسرا اگر آپ کم ظرف ہیں تو پھر اپنا بچہ کسی گرو کے حوالے نا کریں بلکہ ھماری این۔جی۔او کو دے دیں۔۔۔ہم یہاں ان کو ان کی بنیادی تعلیم دینے کے بعد،ان

www.novelsclubb.com

کوان کے رجحان کے مطابق کسی ہنر میں ماہر بنائیں گے تاکہ کوئی بھی مدھواب دو وقت کی روٹی کے لئے بخار میں بھی ناچنے نا جائے۔۔۔"

اس بات پر احمد کی آواز بھرائی تھی اور حال تالیوں سے گونج اٹھا تھا۔

منی اور مناہل کی بھی آنکھیں بھیگی تھیں۔۔۔

تقریب کے بعد سب اب کھانا کھا رہے تھے سدرا ابھرا پیٹ لئیے بار بار اٹھ رہی تھی جس پر احمد نے اسے ڈانٹ کر بیٹھا دیا تھا۔۔۔

کچھ عرصہ بعد۔۔۔

منی کے ہاں بیٹا۔۔اور احمد کے ہاں بیٹی کی پیدائش ہوئی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

نیک موکل نے اپنا سفور اسے کیا،اس کی ہر چال کو ناکام بنانے کا وعدہ پورا کیا تھا اس رات ایک نورانی آدمی کی شکل اختیار کر کے وہ سعد کی رہنمائی نا کرتا تو صورت حال آج شاید یہ نہ ہوتی۔۔۔

مزے کی بات اب روز بارش نہیں ہوتی تھی۔۔۔دھوپ بھی نکلتی تھی۔۔۔

بہادر شاہ اور منی اب بھی قبرستان میں موجود تھے۔۔۔کسی کو بہادر شاہ ماسٹر جی کی شکل میں ملتا تو کسی کو بے رحم بہادر شاہ بن کر۔۔۔بہادر شاہ اور منی تو شاید ہر قبرستان میں ہوا کرتے ہیں۔۔۔

آپ کبھی قبرستان جایئں تو ایک بار اپنے گریبان میں جھانک کر سوچیئے گا ضرور کے آپ کو بہادر شاہ کس روپ میں ملے گا۔۔۔۔

ویسے تو بارش اب کم ہونے لگی تھی مگر جب بھی کوئی قبرستان میں میت کی بجائے اپنا کوئی گناہ یا پچھتاوا دفنانے آتا تو بارش زور پکڑ لیتی۔۔۔

ایک بڑی سی گاڑی قبرستان کے دروازے پر آکر رکی تھی۔۔۔

ایک لڑکا جو اپنے دوست کو حسد کی آگ میں موت کے گھاٹ اتار چکا تھا بھاگتا ہوا جھونپڑی کی طرف آرہا تھا۔۔۔

ہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔

اسے دیکھ کر بہادر شاہ اور منی کا بے رحم قہقہ بلند ہوا تھا۔۔۔

تیز بارش۔۔۔۔حسد۔۔۔اور اس بے رحم کا انجام۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ختم شد۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com